خصوصی اشاعت سے متعلق آراء و تاثرات پر مبنی خاص شمارہ

بیادِ شہیدِ اسلام و ناموسِ رسالتؐ

شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق نوراللہ مرقدہ

ربیع الثانی ۱۴۴۳ھ۔اکتوبر نومبر ۲۰۲۱

ماہنامہ

الحق

ایمان افروز داستان

تذکرہ و سوانح، خدمات، کارنامے، شہادت اور سفرِ آخرت پر
نامور علماء، دانشوروں، سیاستدانوں اور اہلِ علم و قلم کی طرف سے
خراجِ عقیدت و محبت پر مشتمل قیمتی دستاویز

مرتبین

مولانا راشد الحق سمیع
مدیر اعلیٰ
مجلہ الحق جامعہ حقانیہ

مولانا عبد القیوم حقانی
مدیر اعلیٰ
مجلہ القاسم جامعہ ابوہریرہ

جلد اول | جلد دوم | جلد سوم | جلد چہارم

مؤتمر المصنفین
جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پاکستان

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلیٰ اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیمًا

جلد نمبر 57
شمارہ نمبر 01
ربیع الثانی ۱۴۴۳ھ
اکتوبر،نومبر ۲۰۲۱ء

اے بی سی آڈٹ بیورو سرکولیشن کی مصدقہ اشاعت

ماہنامہ **الحق** اکوڑہ خٹک

بانی: حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ
باہتمام: حضرت مولانا انوار الحق صاحب
نگران: مولانا حامد الحق حقانی
مدیر اعلیٰ: حافظ راشد الحق سمیع حقانی

نائب مدیران: مولانا حبیب اللہ حقانی، مولانا محمد اسلام حقانی
ناظمین: مولانا محمد فہد، بابر حنیف

فہرست مضامین

- نقش آغاز: قومی کانفرنس: خدمات مولانا سمیع الحق شہیدؒ وتقریب رونمائی خصوصی اشاعت ماہنامہ ''الحق''، مولانا مفتی غلام الرحمن صاحب کا تفسیری کارنامہ ...... مولانا راشد الحق سمیع ۲
- برادر شہیدؒ کے حوالے سے ''الحق'' کی تاریخی کاوش .... حضرت مولانا انوار الحق مدظلہ ۷
- روداد: قومی کانفرنس مولانا سمیع الحق شہیدؒ حیات و خدمات وتقریب رونمائی خصوصی اشاعت ماہنامہ ''الحق'' (مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، مولانا انوار الحق، مولانا محمد ادریس، مولانا حامد الحق حقانی، جناب سراج الحق، مولانا شیرانی، مولانا محمد احمد لدھیانوی، مولانا فضل الرحمن خلیل، مولانا عبدالقیوم حقانی، علامہ طاہر اشرفی، ڈاکٹر قبیق الرحمن، مفتی محمد، عبداللہ گل، شیخ یعقوب صاحبان اور اعلامیہ) ...... اسامہ سمیع ۹
- مولانا سمیع الحق شہیدؒ نمبر: ہمہ جہت عبقری انسان کی داستان حیات ...... مولانا عبدالقیوم حقانی ۳۱
- ماہنامہ ''الحق'' کا مولانا سمیع الحق شہیدؒ نمبر ...... بریگیڈیئر (ر) ڈاکٹر قاری فیوض الرحمن ۳۵
- اکوڑہ کا شیخ چلا گیا .... ڈاکٹر ندیم عباس ۴۷
- ماہنامہ ''الحق'' کی خصوصی اشاعت ایک قرض جو چکا دیا گیا .... ڈاکٹر عبدالستار آزاد ۵۰
- ماہنامہ ''الحق'' کی خصوصی اشاعت بیاد مولانا سمیع الحق شہیدؒ .... مولانا محمد عبداللہ حقانی ۵۵
- افکار و تاثرات ...... (مولانا سید سلمان ندوی، مولانا عبدالقیوم حقانی، مولانا عبدالقدوس ترمذی، ڈاکٹر قاسم محمود کراچی، ڈاکٹر اکرام الحق، پروفیسر اظہار الحق، مولانا مفتی سعید خان، مولانا غلام رسول، اسرار مدنی، مولانا حسان الرحمن، مفتی محمد وہاب، جناب عبدالستار اعوان، بابر حنیف صاحبان) ...... ادارہ ۵۸
- ہدیہ تبریک وتحسین ...... (نظم: خصوصی اشاعت ماہنامہ ''الحق'') مولانا مفتی محمد وہاب منگلوری ۶۵
- دارالعلوم کے شب و روز .... صاحبزادہ عبدالحق ثانی ۶۷
- تعارف وتبصرہ کتب .... مولانا محمد اسلام حقانی ۷۱

674-675 / ربیع الثانی ۱۴۴۳ھ، اکتوبر،نومبر ۲۰۲۱

قومی کانفرنس بسلسلہ خدمات مولانا سمیع الحق شہیدؒ وتقریب رونمائی ماہنامہ ''الحق'' خصوصی اشاعت

دو نومبر حضرت والد ماجد شہید ناموس رسالتؐ ،شہید اسلام ،شہید جہاد افغانستان شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق رحمہ اللہ کی خدمات کوخراج تحسین پیش کرنے کیلئے ایک عظیم الشان قومی کانفرنس پشاور میں منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ تھے، اس عظیم کانفرنس میں حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی حیات و خدمات پر ماہنامہ ''الحق'' کی خصوصی اشاعت (جو چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے) کی تقریب رونمائی شیخ الاسلام مدظلہ کے دست مبارک سے ہوئی۔ اس پروقار تقریب سے دینی ،سیاسی ،علمی ،ادبی ،سماجی اور مختلف سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے قومی قائدین اور ان کے اہم رہنماؤں نے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی ملی، سیاسی ،دینی ،جہادی ،علمی ،ادبی اور تصنیفی خدمات پر انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا اوراس عزم کا اظہار کیا کہ حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کے دینی وسیاسی مشن کے مطابق اسلام کی سربلندی، شریعت کے نفاذ ،استحکام و دفاع پاکستان دنیا بھر کے مظلوموں کی حمایت اور استحصالی سامراجی قوتوں کے خلاف جدوجہد جاری رکھی جائے گی۔تقریب سے شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ (صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان) نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ''کہ میرے محبوب دوست حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کے بارے میں ماہنامہ ''الحق'' نے جو خصوصی اشاعت شائع کی ہے آج اس کی تقریب رونمائی ہورہی ہے، میں اس موقع پر اپنے دل کے جذبات کی صحیح ترجمانی کے لئے موزوں الفاظ نہیں پاتا ہوں چونکہ حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کے ساتھ میرا ایک طویل عرصہ ،محبت کا ،پیار کا ،الفت کا اور ایک ساتھ مل کر دین کی خدمت کرنے کا ایک ساتھ گزرا ہے۔میں نے کسی زمانے میں ایک شعر کہا تھا کہ

وہ جان کیا جو نہ ہو خرچ ترے راستے میں جو تیرے در پہ نہ بہہ جائے وہ لہو کیا ہے

انہوں نے سعادت کی زندگی اور شہادت کی موت پائی بلکہ قرآن پاک کی خدمت اور تفسیر لاہوریؒ

لکھتے ہوئے اپنی زندگی کا اختتام کیا ،(ان شاء اللہ یہ تفسیر دس ضخیم جلدوں میں عنقریب آ رہی ہے)
جب میں نے ان کی شہادت کی خبر سنی تو مجھ پر ایک بجلی گری اور بے ساختہ میرے منہ سے نکلا کہ

قبائے نور سے سج کر لہو سے باوضو ہوکر وہ پہنچے بارگاہ حق میں کتنے سرخرو ہوکر

میں اپنے بھتیجے مدیر "الحق" مولانا راشد الحق سمیع ،مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب اور ماہنامہ "الحق" کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اتنی ضخیم خصوصی اشاعت شائع کی ،یہ نمبر یقیناً تاریخ کا حصہ بنے گا۔ان حضرات نے اس کے لئے بہت محنت کی ہے اور ماشاء اللہ یہ نمبر ظاہری و معنوی لحاظ سے بہت خوبصورت اور جامع ہے۔تقریب سے پہلے حضرت اقدس کی خدمت میں راقم نے یہ نمبر پیش کیا جسے حضرت مدظلہ نے اپنے دونوں ہاتھوں میں اٹھا کر کانفرنس کے شرکاء کو دکھایا۔"

اس تقریب میں خصوصی اشاعت کے حوالے سے حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب نے مجھ ناکارہ طالب علم کے بارہ میں حسن ظن بھی فرمایا کہ "مولانا راشد الحق سمیع صاحب نے اپنے عظیم والد کے بارے میں اس قدر ضخیم نمبر اپنی ٹیم کے لائق ممبران کے ہمراہ شائع کرکے ہم سب کے دل جیت لئے ہیں۔آج جو یہ عظیم اشاعت چار ضخیم جلدوں میں آپ کے سامنے پیش کی جارہی ہے میرے علم کے مطابق برصغیر پاک و ہند کے مجلاتی صحافت میں کسی بھی ایک شخصیت پر اتنا جامع اور تفصیلی نمبر کم سے کم میری نظروں سے نہیں گزرا۔اس نمبر کی تیاری میں "موتمر المصنفین" کی لائق ٹیم بھی قابل صد مبارکباد کی مستحق ہے جو دن رات حضرت مولانا شہیدؒ کے مشن کی تکمیل کے لئے مولانا راشد الحق کے دست و بازو بنے رہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس صاحب مدظلہ نے فرمایا "کہ آج افغانستان میں طالبان اور امارات اسلامیہ کی کامیابی کا بڑا ذریعہ میرے شیخ سمیع الحق شہیدؒ تھے،مولانا سمیع الحق شہیدؒ کوئی معمولی شخصیت نہیں بلکہ وہ امت کے علماء کا محور و مرکز تھے۔حضرت شیخ کی شخصیت میں کمال جامعیت تھی سیاسی اختلاف رائے کے باوجود ہر کسی کے لئے ایک متفق علیہ شخصیت تھے،اللہ تعالیٰ نے کمال اور جامعیت عطا کی تھی، ایک سوچ دی تھی ،ایک حلم دیا تھا،صبر دیا تھا،ان کو جذبہ ایمانی دیا تھا،اس شخصیت کا مشن زندہ ہے لہٰذا وہ زندہ ہیں اور آج ہم فخر سے کہتے ہیں کہ مولانا سمیع الحق شہیدؒ کا مشن زندہ ہے ہم اس کے مشن کو خیر مقدم پیش کرتے ہیں، ہم ان کے مشن کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں،خوش آمدید کہتے ہیں اور مجھے بہت خوشی اور مسرت ہوئی کہ ان کے بچے ، دوست ، احباب اور شاگرد ایک گلدستہ کی صورت میں ایک جگہ جمع ہوکر آپکی خدمات کو خراج تحسین پیش کرر ہے ہیں اور

خصوصاً مولانا راشدالحق صاحب کوخراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے حضرت شیخ صاحبؒ کے مناقب کو چار جلدوں میں مرتب کیا، آج تک کسی بھی علمی شخصیت پر مجلاتی صحافت میں چار جلدوں میں نمبر نہیں لکھا گیا، مولانا راشد الحق نے اپنے عظیم والد اور ان کے کارناموں کو صدیوں تک محفوظ کردیا ہے اور انہوں نے ہم سب حقانیوں کی طرف سے فرض کفایہ ادا کردیا ہے۔ یہ نمبر مولانا شہید کے کمال جامعیت اور عظیم علمی ،ادبی وسیاسی شخصیت ہونے پر دلالت کرتا ہے کہ ان پر اتنی بڑی خصوصی اشاعت چار جلدوں میں منظر عام پر آئی۔"

تقریب سے شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثانی مدظلہ کے علاوہ ،شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ (مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ)،نائب مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ مولانا حامد الحق حقانی ، جماعت اسلامی کے امیر جناب سراج الحق صاحب، مولانا محمد احمد لدھیانوی صاحب (امیر جماعت اہل سنت پاکستان)، مولانا محمد حنیف جالندھری (ناظم وفاق العربیہ پاکستان) ،مولانا فضل الرحیم (مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور)، جامعہ حقانیہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس صاحب، مولانا عبدالرؤف فاروقی (جمعیت علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری)، جے یو آئی ف پنجاب کے امیر مولانا عتیق الرحمٰن راولپنڈی ،پاکستان علماء کونسل کے چیرمین مولانا طاہر اشرفی، پیر طریقت مولانا مختار الدین شاہ، جامعہ عثمانیہ کے مہتمم حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب، مولانا فضل الرحمٰن خلیل (امیر انصار الامہ پاکستان)، جے یو آئی ف اور وفاق کے مرکزی رہنما مولانا سعید یوسف خان، جناب سینیٹر طلحہ محمود، مولانا خلیل احمد مخلص (رہنما جے یو آئی نظریاتی)، جناب شاہ جی گل آفریدی (قبائلی رہنما)، جناب ارباب عاصم خان، مولانا محمد خان شیرانی ، جنرل ضیاء الحق شہیدؒ کے صاحبزادے محمد انوار الحق، عبداللہ حمید گل، مولانا یوسف شاہ ،مولانا گل نصیب خان ،مولانا شجاع الملک ،مولانا عبدالواحد ، قاری شیخ محمد یعقوب، مفتی محمد (جامعۃ الرشید کراچی)، پیر حزب اللہ جان (رہنما تحفظ ختم نبوتؐ)، پیر طریقت مولانا اعزاز الحق نقشبندی شاہ منصوری، قاری محمد عمر علی (مہتمم جامعہ تحسین القرآن)، میاں ایاز احمد حقانی چارسدہ، مفتی عبداللہ شاہ چارسدہ اور دیگر علمائے کرام نے خطاب فرمایا۔ مجموعی لحاظ سے یہ تقریب مقررین اور شرکاء کی تعداد کے لحاظ سے بہت کامیاب رہی اور ہزاروں افراد نے ہال سے باہر بھی تقاریر سنی۔ تقریب کے آخر میں شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثانی صاحب نے ناکارہ راقم راشد الحق کو اس خصوصی اشاعت کے حوالے سے بطور انعام شیلڈ سے نوازا اور راقم نے بھی حضرت مدظلہ کی خدمت میں اعزازی شیلڈ پیش کی، آخر میں تقریب مہتمم جامعہ حقانیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ کی دعا سے اختتام پذیر ہوئی۔

دارالعلوم کے قابل فخر فرزند حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن مدظلہ کی عظیم علمی تفسیری کاوش ''محاسن القرآن'' (۶ جلدیں)

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا مقدس کلام ہے، جسے اپنی مخلوق کی رہنمائی و رہبری کے لئے اپنے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازخود بھی کلام اللہ کی توضیح وتفسیر فرمائی اور صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین سے لے کر عصر حاضر تک علماء ومشائخ امت اسی کی تفسیر فرماتے رہے ہیں اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔امام شاہ ولی اللہؒ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن فہمی کا جو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمایا تھا علمائے دیوبند میں ان کی خاص جھلک نمایاں ہے بالخصوص شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ، مولانا عبیداللہ سندھیؒ مولانا حسین علیؒ، مولانا احمد علی لاہوریؒ اور دیگر اکابرین کی تفاسیر اس پر شاہد عدل ہیں۔

الحمدللہ! جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے فیض یافتگان وتربیت یافتگان دنیا بھر میں اسلام کی خدمت میں ہمہ وقت منہمک اور مصروف عمل ہیں۔قرآن وسنت اور فقہ حنفی کے میدانوں میں مختلف انداز سے خدمت میں مصروف عمل ہیں، کوئی احادیث مطہرہ کی شرح لکھ رہا ہے تو کوئی قرآن مجید کا ترجمہ وتفسیر، بعض کو اللہ تعالیٰ نے میدان تدریس میں بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا ہے، کوئی میدان سیاست کی پرخار وادی کا شہسوار ہے تو کوئی میدان جہاد میں مجاہدین اور غازیوں کا جرنیل وسپہ سالار ہے تو بعض کو ہر میدان کا شہ سوار بنایا، انہی باکمال حضرات میں ایک نمایاں نام فرزند حقانیہ، استاد محترم حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب مدظلہ کا بھی ہے جن کی علمی و دینی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ جامعہ عثمانیہ (جسے حضرت والد صاحب شہیدؒ دارالعلوم حقانیہ کی قابل فخر شاخ قرار دیتے) کا اعلیٰ مثالی تعلیمی نظم ونسق، فقہ وافتاء، حدیث وتفسیر، جدید معاشیات، بینکنگ اور جدید تعمیرات کون سا ایسا شعبہ ہے جس میں حضرت مفتی صاحب مدظلہ کی خدمات مثالی ونمایاں نہ ہوں، العصر سکول وکالج کی تکمیل کے بعد اب آپ میڈیکل کالج، ہسپتال اور یونیورسٹی کے قیام کے بلند عزائم بھی رکھتے ہیں جو کہ نہایت قابل تحسین اقدام ہیں۔اس کے علاوہ متحدہ مجلس عمل کے دور میں ''حسبہ بل'' تیار کرنا آپ کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔اس کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کا بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت عمدہ ذوق عطا فرمایا ہے۔اب تک کئی علمی، دینی، فقہی موضوعات پر آپ کی بیش بہا تصنیفات منصۂ شہود پر

آ چکی ہیں۔درحقیقت مفتی صاحب کی شخصیت موفق من اللہ ہے، دارالعلوم حقانیہ، حضرت دادا جانؒ اوروالد گرامی حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ،حضرت مولانا انوار الحق صاحب سے ان کی عقیدت ومحبت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔خودراقم آثم پر بھی حضرت مفتی صاحب کی شفقتیں اور عنایتیں بے پناہ ہیں، جب کبھی راقم نے دارالعلوم کی تعلیمی سرگرمیوں اور خصوصاً تعمیرات (جامع مسجد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ وجدید دارالتدریس)وغیرہ کے سلسلے میں آپ سے مشورہ طلب کیا تو آپ نے ہمیشہ بہت مشفقانہ توجہ فرمائی اور مفید مشوروں سے نوازا ہے،میرے معدودے چند خصوصی اساتذہ ومشفقین حضرات میں حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب مدظلہ،حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس صاحب مدظلہ نمایاں ہیں۔حال ہی میں حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے قرآن کریم کی تفسیر "محاسن القرآن" کے نام سے چھ جلدوں میں مرتب کر کے منظر عام پر لانے کی سعادت حاصل کی۔یہ تفسیر آپ کے دروسِ قرآن کا مجموعہ ہے جسے طلبہ نے دوران درس لکھا جس پر حضرت مفتی غلام الرحمٰن صاحب مدظلہ کے لائق فائق فرزند برادرم مولانا احسان الرحمٰن صاحب اور جامعہ عثمانیہ کے فاضل استاد مفتی محمد یحیٰ عثمانی صاحب نے نظرثانی فرمائی اور تخصص کے طلبہ سے مسائل واحادیث کی تخریج کروائی، یہ تفسیر بہت آسان اور عام فہم انداز میں بہت ساری دیگر خصوصیات پر مشتمل ہے۔(۱) لفظی ترجمہ یا ٹھیٹھ ادبی ترجمہ کی بجائے آسان فہم اور رواں ترجمہ (۲) ہر رکوع کا الگ الگ ترجمہ، محاسن ومسائل (۳) پیغام رکوع کے نام سے مختصر اور جامع الفاظ میں ہر رکوع کا عنوان (۴) سورتوں کے درمیانی ربط اور خلاصے کا اہتمام (۵) "محاسن" کے عنوان سے آسان الفاظ میں آیات کریمہ کے علوم ومعارف سے پردہ کشائی (۶) آیات کی تفسیر میں متعدد اقوال اور طویل تفسیری روایات کے بجائے صرف راجح اقوال (۷) اسرائیلیات وموضوعات سے مکمل اجتناب (۸) عصر حاضر کے مسائل میں قرآن کریم سے رہنمائی (۹) فقہی احکام کی آسان الفاظ میں وضاحت (۱۰) بوقت ضرورت شان نزول کا تذکرہ، (۱۱) احادیث مبارکہ کی تخریج (۱۲) مسائل کے عنوان سے آیات مبارکہ سے عبادات، معاملات، معاشرت،تصوف،فقہ، سیاست وغیرہ مختلف علوم کے مسائل کا استنباط۔ان خوبیوں کی بناء پر یہ تفسیر تفسیری دنیا میں ایک بہترین اور وقیع اضافہ ہے۔ "محاسن القرآن" ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے حضرات کیلئے مفید اور زادراہ ہے۔جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے قابل قدر اور قابل فخر فرزند کا یہ قابل قدر کارنامہ قابل صد تحسین ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا انوارالحق مدظلہ
مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ

مسند علم کے جانشین ،اسلاف کی اعلیٰ روایات کے امین

میرے بزرگ بھائی کی حیات و خدمات کے حوالے سے "الحق" کی تاریخی کاوش

والدی الکریم ،استاد المشائخ ،شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہ کے علوم و معارف کے ترجمان ،ان کے مشن کے علمبردار، مسند علم کے جانشین اور اہداف کے امین ،حقانی خاندان کے شفیق سرپرست، میرے برادر بزرگ، میرے محبوب (چن لالا) بھی بالآخر مجھے تنہا چھوڑ کر خلعت خونِ شہادت کا جنتی لباس پہن کر بارگاہ رب میں پہنچ گئے ہیں۔اب وہ تمام ذمہ داریاں میرے ناتواں کاندھوں پر آپڑی ہیں، یہ سارا کام اللہ ہی کا ہے اور اسی کی ذات پر بھروسہ ہے۔

چمنستان علم و فضل، گلستان قرآن و سنت کا سدا بہار گل سرسبد مرجھا گیا اور گلشن دین کا چہکتا ہوا عندلیب ہمیشہ ہمیشہ کیلئے خاموش ہوگیا، جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے دارالحدیث کے در و دیوار اُن کی صدائیں قال اللہ اور قال الرسول کیلئے ترستے رہ گئے یعنی شہید ملت قائد جمعیت شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق نور اللہ مرقدہ کو ۲ر نومبر کو سفاک قاتلوں نے بڑی بیدردی کے ساتھ شہید کردیا۔حضرت شہیدؒ اور ہمارے خاندان کی کسی سے بھی زندگی بھر کسی قسم کی ذاتی دشمنی اور پرخار نہ تھی،انہیں صرف اس لئے اتنی بیدردی کے ساتھ شہید کردیا گیا کہ آپ تمام عمر عالمی استعمار اور اس کے گماشتوں کے خلاف بڑی بہادری اور جرات کے ساتھ مخالفت میں کھڑے ہوجاتے اور کسی بھی طور پر اپنے دینی ،مذہبی وسیاسی موقف سے پیچھے نہ ہٹتے، جہاد افغانستان اور خصوصاً تحریک طالبان کی حمایت اس کی سب سے بڑی مثال ہے۔

میرے والد مکرم کے عین حیات جامعہ حقانیہ کے طلباء دورہ حدیث کی تعداد ۱۵۰ تھی، برادر بزرگوار مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی مساعی جمیلہ کے صدقے ان کے عین حیات شرکائے

دورہ حدیث کی تعداد تیرہ چودہ سو تک پہنچ گئی تھی، ان کے شانہ بشانہ راقم درس و تدریس اور انتظامی امور بھی سرانجام دیتا رہا، وسائل ،مسائل اور تمام تر پیش آمدہ حوادث ملکی و عالمی حالات اور چیلنجز کا وہ بڑا دانش مندانہ و جرا تمندانہ سامنا کرتے تھے۔

برادرم مکرم مولانا سمیع الحق شہیدؒ علم و حکمت کے لحاظ سے اپنی ذات میں ایک انجمن تھے،ان کے علوم و تصانیف و خطبات سے علوم و معارف ،جواہر و حکم کے چشمے پھوٹتے تھے۔وہ اپنی جامع الصفات اکابر و اسلاف کے کمالات و محاسن نجابت و سعادت ،شرافت ووجاہت،فضل و کمال ،فکروا صابت،تواضع و متانت کا ایک پیکر جمیل اوراسلاف کی اعلیٰ روایات کا ایک مرقع اور ظاہری لطافت و نظافت اور حسن و پاکیزگی کا ایک مجسمہ تھے،ان کا ماتم ان سب صفات کا ماتم ہے،پوری قوم اور پوری ملت اسلامیہ کا ماتم ہے، دنیائے علم وفضل کا ماتم ہے،درسگاہوں ،جامعات اور بالخصوص جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے لئے ایک عظیم ماتم ہے کہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ ان کی برکات اور خدمات سے محروم ہوگیا ہے،لیکن انہوں نے موت ایسی پائی کہ جو اِن کی تمنا ،آرزو اور خواہش تھی اور وہ شہادت کے اعلیٰ مقام ومرتبہ پر فائز ہوئے ......

الوداع اے میر کارواں الوداع
تیری تربت پر ہزاروں رحمتیں

حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی شہادت کے بعد عزیزم بھتیجے حافظ مولانا راشد الحق سمیع اور ''موتمر المصنفین '' کی ٹیم نے شبانہ روز محنت کرکے حضرت شہیدؒ کی حیات و خدمات پر ماہنامہ ''الحق'' کی خصوصی اشاعت کا اہتمام کرکے باحسن طریقے سے اختتام تک پہنچایا۔ یقیناً مولانا راشد الحق سمیع ، مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب اور ''موتمر المصنفین '' کی پوری ٹیم قابل ستائش اور لائق تحسین ہیں جنہوں نے حضرت شہیدؒ کی حیات و خدمات کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہوئے اس تاریخی خصوصی اشاعت میں انہیں یکجا کیا،انہوں نے مولانا شہیدؒ کی شخصیت کے ساتھ ساتھ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اور اس ادارے کی علمی ودینی خدمات کو بھی بڑی سلیقہ مندی اور جامعیت واختصار کے ساتھ اس خاص نمبر واشاعت میں سمودیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان سب کو اس محنت شاقہ پر اجر عظیم سے نوازے،اس نمبر کو قبولیت سے نوازے اور برادر اکبر حضرت شہیدؒ کے رفع درجات کا وسیلہ بنائے۔(آمین)

ضبط وترتیب مولانا اسامہ سمیع الحق

مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ

روداد: قومی کانفرنس مولانا سمیع الحق شہیدؒ حیات وخدمات وتقریب رونمائی خصوصی اشاعت ماہنامہ "الحق"

منعقدہ ۲ نومبر بروز منگل بمقام شاہی کلب پشاور

۲ نومبر بروز منگل شاہی کلب پشاور میں حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی حیات وخدمات اور آپ کے علمی، دینی، ملی، سیاسی، مذہبی، جہادی اور پارلیمانی کردار کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے ایک قومی کانفرنس وتقریب رونمائی خصوصی اشاعت ماہنامہ "الحق" بیاد حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت وسرپرستی مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق حقانی مدظلہ اور نائب مہتمم مولانا حامد الحق حقانی مدظلہ نے کی اور اس تقریب کے مہمان خصوصی شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ تھے، اس کانفرنس میں ملک بھر کے مذہبی وسیاسی رہنماؤں، علماء، طلباء اور عوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

تقریب کا آغاز جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے طالب علم قاری محمد عمر کی پرسوز تلاوت سے ہوا۔ اسٹیج سیکرٹری کی خدمات مولانا سید محمد یوسف شاہ صاحب سرانجام دے رہے تھے۔ اسٹیج پر تشریف فرما اکابر علماء اور سیاسی زعماء کی تفصیل درج ذیل ہے: شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ (مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ)، نائب مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ مولانا حامد الحق حقانی صاحب، جماعت اسلامی کے امیر جناب سراج الحق صاحب، مولانا محمد احمد لدھیانوی صاحب (امیر جماعت اہل سنت پاکستان)، حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب (ناظم وفاق العربیہ پاکستان)، حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب (مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور)، جامعہ حقانیہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس صاحب، مولانا عبدالرؤف فاروقی صاحب (جمعیت علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری)، جے یو آئی ف پنجاب کے امیر مولانا عتیق الرحمن صاحب راولپنڈی، پاکستان علماء کونسل کے چیئرمین مولانا طاہر اشرفی صاحب، پیر طریقت

مولانا مختار الدین شاہ صاحب، جامعہ عثمانیہ کے مہتمم حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب،مولانا فضل الرحمٰن خلیل صاحب (امیر انصار الامہ پاکستان)، جے یو آئی ف و وفاق کے مرکزی رہنما مولانا سعید یوسف خان صاحب، جناب سینیٹر طلحہ محمود صاحب،مولانا خلیل احمد مخلص صاحب (رہنما جے یو آئی نظریاتی)، جناب شاہ جی گل آفریدی صاحب (قبائلی رہنما)، جناب ارباب عاصم خان صاحب، مولانا محمد خان شیرانی صاحب، جنرل ضیاء الحق شہیدؒ کے صاحبزادے محمد انوار الحق صاحب، عبداللہ حمید گل صاحب، مولانا یوسف شاہ صاحب، مولانا گل نصیب خان صاحب،مولانا شجاع الملک صاحب، مولانا عبدالواحد صاحب، قاری شیخ محمد یعقوب صاحب، مفتی محمد صاحب (جامعۃ الرشید کراچی)،پیر حزب اللہ جان (رہنما تحفظ ختم نبوتؐ)، پیر طریقت مولانا اعزاز الحق نقشبندی شاہ منصوری صاحب، قاری محمد عمر علی صاحب مہتمم جامعہ تحسین القرآن، میاں ایاز احمد حقانی صاحب چارسدہ، مفتی عبداللہ شاہ صاحب چارسدہ اور دیگر علماء کرام نے شرکت فرمائی جبکہ پیر طریقت حضرت مولانا مفتی مختار الدین شاہ صاحب بیماری کے باعث اور حضرت مولانا فضل الرحیم اشرفی صاحب (مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور)، حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب (ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان) اور دیگر مہمانان گرامی اذان مغرب کے باعث اس تقریب میں خطاب نہ فرما سکے۔ اس کانفرنس میں جن اہل علم حضرات نے مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی حیات و خدمات اور ''الحق'' کی خصوصی اشاعت پر روشنی ڈالی اور حضرت شہیدؒ کو جو خراج تحسین وعقیدت پیش کیا وہ نذر قارئین کیا جارہا ہے:

● شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ کا پرمغز و تحسینی خطاب

حضرات علمائے کرام ومعزز حاضرین! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کا یہ عظیم اجتماع میرے انتہائی محبوب اور مکرم بھائی اور دوست حضرت مولانا سمیع الحق صاحب شہید رحمہ اللہ کے تذکرہ اور ان کے بارے میں ماہنامہ ''الحق'' کی جو خصوصی اشاعت مرتب کی گئی ہے اس کی افتتاحی تقریب کے طور پر منعقد ہورہا ہے، میں اس موقع پر اپنے دل کے جذبات کی صحیح ترجمانی کے لئے اپنے پاس موزوں الفاظ نہیں پاتا کیونکہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحبؒ کے ساتھ میرا ایک طویل عرصہ محبت کا، پیار کا، الفت کا، ہمکاری کا اور ایک ساتھ مل کر دین کی خدمت کے عزم کا گزرا ہے میں نے کسی زمانے میں ایک شعر کہا تھا کہ......

وہ جان کیا جو نہ ہو خرچ تیرے رستے میں
جو تیرے در پہ نہ بہہ جائے وہ لہو کیا ہے

شہادت کی آرزو اور تمنا

اور یہ میری اور ان کی مشترکہ خواہش اور تمنا تھی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں ایک مجاہد کی زندگی اور شہید کی موت عطا فرمائے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی یہ آرزو اور ان کی یہ خواہش اور تمنا اس طرح پوری فرمائی کہ ہمارے کلیجے چھلنی ہو گئے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو شہادت کے اس عظیم مقام تک پہنچایا جو ہم سب کے لیے قابل رشک ہے، جب مجھے یہ خبر ملی تھی تو یہ خبر مجھ پر ایک بجلی کی طرح گری تھی میں اس وقت خود بھی صاحب فراش تھا اور بے ساختہ میری زبان پر یہ شعر آیا تھا کہ......

قبائے نور سے سج کر لہو سے باوضو ہو کر
وہ پہنچے رب کی خدمت میں کیسے سرخرو ہو کر

تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو یہ مقام بخشا، زندگی ان کی دین کی خدمت میں گزری، خدمت دین کے جتنے شعبے ہیں ان شعبوں میں سے کسی بھی شعبے کو اٹھا کر دیکھ لیں، دین کی خدمت کے شعبوں میں سے ایک تدریس کا شعبہ ہوتا ہے، ایک دعوت وتبلیغ کا شعبہ ہوتا ہے، ایک تصنیف کا شعبہ ہوتا ہے، ایک دین قیم کی زمین پر نافذ کرنے کی جدوجہد کا شعبہ ہوتا ہے، کوئی شعبہ ایسا نہیں کہ جس میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب رحمہ اللہ نے اپنی زندگی کے اور اپنی جدوجہد کے انمٹ نقوش نہ چھوڑے ہوں، تدریس کو دیکھیں! تو آج جو بڑے بڑے علماء ہیں آج وہ لوگ جو علماء کی قیادت کر رہے ہیں اور ان کو علماء کا سرخیل سمجھا جاتا ہے وہ تقریباً سب کے سب مولانا شہید کے شاگرد ہیں یا آپ کے شاگردوں کی شاگرد ہیں، آج اتنے شیوخ الحدیث بیٹھے ہیں پاکستان میں، کسی نہ کسی طرح ان کے تلمذ کا رشتہ مولانا سمیع الحق صاحبؒ تک جاملتا ہے۔

تصنیف کے میدان میں باطل کا تعاقب

تصنیف کے میدان میں دیکھیں تو وہ پہلے نوجوان تحریر نگار تھے، جنہوں نے ماہنامہ ''الحق'' کے ذریعے اس زمانے میں تجدد اور جدت پسندی کا ایک سیلاب تھا، ایوب خان مرحوم کے دور حکومت میں دین کی تحریف کی جارہی تھی تو سب سے پہلے مولانا سمیع الحق صاحبؒ نے ''الحق'' کے رسالے میں

اپنے اداریوں کے ذریعے اس تحریف کا پردہ چاک کیا اور یہ بتایا کہ دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں تحریفات کسی طرح بھی قابل قبول نہیں ہے، انہوں نے دین کی نفاذ کی جدوجہد میں قومی اسمبلی میں رہتے ہوئے اور پھر "دفاع پاکستان کونسل" کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے جو خدمات انجام دیں وہ کسی بھی باخبر انسان سے مخفی نہیں ہوسکتی۔

تفسیر لاہوریؒ کی خدمت

بالآخر سارا کا سارا یہ کام کرنے کے بعد مجھے اپنے والد ماجد مولانا مفتی محمد شفیعؒ کا یہ جملہ یاد آتا ہے کہ جب وہ "معارف القرآن" تفسیر لکھ رہے تھے تو اس کی آخری حصہ تک پہنچتے پہنچتے وہ سخت بیمار ہو گئے اور یہ امید کم رہ گئی تھی کہ وہ اس تفسیر کی تکمیل کر پائیں گے تو وہاں اس موقع پر انہوں نے ایک جملہ ارشاد فرمایا کہ قرآن ختم کرنے کی چیز نہیں بلکہ ایسی چیز ہے کہ جس میں زندگیاں ختم کی جائیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی زندگی کے آخری دور میں آپ سے قرآن کریم کی تفسیر کے عظیم خدمت انجام دلوائی، میرے بھتیجوں نے یہ مجھے بتایا کہ ہسپتال میں رہتے ہوئے بھی، بیماری کی حالت میں بھی جب کبھی ان کو تھوڑی سی بھی مہلت ملتی تو وہ حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کی تفسیر پر جو کام کر رہے تھے، چند جملے اس کے ضرور لکھ لیتے تھے، الحمدللہ ان کے فاضل صاحبزادگان، ان کے باعظمت بھائی حضرت مولانا انوار الحق صاحب اور ان کے ہونہار صاحبزادگان مولانا حامدالحق صاحب مولانا راشد الحق صاحب، مولانا اسامہ صاحب، مولانا خزیمہ صاحب نے الحمدللہ اپنے والد کی میراث کو زندہ رکھنے کی پوری کوشش کی ہے اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو ان کے مشن کا صحیح جانشین بنائے اور ان کے مشن کو جاری رکھنے کی خاص توفیق عطا فرمائے اور ساتھ میں عزیزم مولانا راشدالحق سلمہ اور مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کو دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے واقعتاً مولانا شہیدؒ کے شایان شان چار جلدوں میں ایک عظیم صحیفہ تیار کیا ہے جو ہم سب کے لئے ایک روشنی کا مینار ثابت ہوسکتا ہے۔

طالبان کی حکومت میں کردار

حضرت مولانا سمیع الحق صاحبؒ کے کارناموں میں ایک عظیم کارنامہ یہ طالبان ہیں افغانستان میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو توفیق دی پچاس سے زائد دنیا کے ملکوں کی فوجوں کو انہوں نے قوت ایمانی کے ذریعے سے مفتوح کیا، مغلوب کیا (الحمدللہ) اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کابل میں ان کی حکومت قائم ہوئی، یہ جو طالبان ہیں اگر آپ ان میں سے ایک ایک کا جائزہ لیں تو ان میں

سے بیشتر وہ ہیں جو دارالعلوم حقانیہ سے پڑھے ہوئے ہیں اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحبؒ کے زیر تربیت رہے ہیں اور اسی لیے مولانا شہیدؒ کو طالبان کا والد کہا جاتا ہے یعنی ''فادر آف طالبان'' کیونکہ ان طالبان کی تربیت میں، ان کے اندر روح جہاد پھونکنے میں، ان کی تائید اور نصرت میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب رحمہ اللہ نے عظیم کردار ادا کیا ہے تو آج جو ہم یہ فتح دیکھ رہے ہیں جس پر پورا عالم اسلام خوشی منا رہا ہے کہ آج حق کی طاقت نے صرف ایک باطل کو نہیں بلکہ باون چھپن ملکوں کی فوج کو ان نہتوں نے شکست دی اور الحمدللہ! اللہ کے فضل وکرم سے کابل میں ان کی حکومت قائم ہوئی تو اس کا صدقہ جاریہ اور اس کا ثواب بھی درحقیقت حضرت مولانا سمیع الحقؒ کے کھاتے میں ہے اور ان کے نامہ اعمال میں ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ اس کا بہترین اجر ان شاء اللہ ان کو وہاں عطا فرمائیں گے وہ خود بھی شہید ہوئے، شہیدوں کی سرپرستی بھی کی، شہیدوں کی دیکھ بھال بھی کی اور شہادت کا عظیم مقصد لوگوں کو سامنے پیش کرکے لوگوں کو اپنی جانیں اللہ کی راہ میں قربان کرنے کی دعوت دی الحمدللہ! آج ہم طالبان کی فتح کی شکل میں اس کے نتیجہ دیکھ رہے ہیں

دین کی خاطر جدوجہد

بس ضرورت اس بات کی ہے کہ جس عزم وہمت کے ساتھ، جس اخلاص کے ساتھ، جس للّٰہیت کے ساتھ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب رحمہ اللہ نے دین کی خاطر جو جدوجہد فرمائی اور دین کی خاطر ہی سارے کام کیے ہم اس مشن کو اس اخلاص اور للّٰہیت کے ساتھ آگے لے جانے کی جدوجہد کریں وہ اگر چاہتے تو ان کو دنیا کی بڑی سے بڑی دولتیں مل سکتی تھی ان کو پیشکش بھی ہوئی لیکن انہوں نے اپنے بوریے پر رہ کر اپنے سادہ سے مکان میں رہ کر اتنے بڑے عظیم کارنامے سرانجام دیے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کے اس نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

دنیا کی حقیقت

دنیا بڑی پر بہار لگتی ہے اور دنیا کے عیش وعشرت انسان کو بڑے خوشگوار معلوم ہوتے ہیں لیکن اگر نبی کریم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق دیکھا جائے تو فرمایا کہ یہ ساری دنیا اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک ایک مچھر کے پر سے بھی زیادہ حقیقت نہیں رکھتی اگر مومن کے دل میں یہ احساس پیدا ہوجائے اور اس احساس کے نتیجے میں وہ اپنی آخرت کی فکر کرے اور اخلاص اور للّٰہیت سے دین پر عمل بھی کرے اور دوسروں کو دعوت بھی دے تو پھر اس کی دنیا بھی بہتر اور آخرت بھی بہتر، حضرت مولانا سمیع الحق صاحب رحمہ اللہ کی حیات طیبہ میں ہمیں بھی اس کی بہترین مثالیں نظر آئیں

گی، یہ نمبر جو چار جلدوں میں تیار ہوا ہے یہ اس لائق ہے کہ ہر مسلمان اور ہر طالب علم، مدارس کے طالب علم، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طالب علم اس کا مطالعہ کریں اور اس میں ان کی زندگی کے جو مختلف پہلو بیان ہوئے ہیں ان کو اپنے لئے اسوہ اور مقتدا بنا کر اپنی زندگی گزاریں۔

میں دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی روح فتوح پر اپنی رحمتوں کی بارش برسائے اور برساتا رہے اور ان کے کیے ہوئے کام کو اپنی بارگاہ میں شرف قبول عطا فرمائے اور انکے جانشینوں کو ان کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ان کے بہترین نمونوں سے استفادہ کر کے اس راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

- شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس صاحب (مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ)

جناب صدر مجلس معزز علمائے کرام! حاضرین مجلس مسلمان بھائیو! آج استاد العلماء والمحدثین، استاد الفقہاء والمجاہدین، استاذنا وشیخنا حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی یاد اور اس پر لکھی گئی تاثراتی کتاب کی رونمائی میں یہ عظیم اجتماع اور تقریب منعقد ہوئی ہے۔ حضرت مولانا حامد الحق صاحب زیدمجدہم اور اسٹیج پر بڑے بڑے علمائے کرام، دانشور حضرات، زعمائے ملت اور عظیم ہستیاں جمع ہیں، مقصد یہ ہے کہ آج ہم حضرت شیخ صاحب کی یاد کو تازہ کریں اور آپ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کریں۔ یہ ایک عظیم مجلس ہے، بہت سارے اہل علم کو مولانا حامد الحق حقانی صاحب، مولانا راشد الحق صاحب، مولانا یوسف شاہ صاحب نے ایک گلدستہ کی صورت میں یہاں جمع کیا، قوم وملت کے زعماء یہاں جمع ہیں تاکہ شیخ شہید کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے۔

ہمارے شیخ شہیدؒ ایک جامع شخصیت تھے، یہ نہیں کہ وہ صرف ایک سیاسی مذہبی رہنما تھے بلکہ آپ کی زندگی کی ہر گھڑی اور ہر لمحہ امت مسلمہ کی ہدایت کے لئے بڑی ذریعہ تھی، آپ کی شخصیت کا ایک پہلو آج میں آپ کے سامنے مختصراً بیان کرتا ہوں، مولانا شہید وہ ایک مایہ ناز عظیم محدث تھے، جامعہ دارالعلوم حقانیہ (جسے اکابر نے دیوبند ثانی کا لقب دیا) اسی دیوبند ثانی میں مولانا سمیع الحق شہیدؒ نے اپنے والد محترم، محدث کبیر، استاذ المحدثین حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کے مسند کو سنبھالا اور مدرسے کو اتنی ترقی دی کہ مدرسہ کا نام اور کارنامے دنیا بھر میں روز روشن کی طرح پھیل گئے اور اپنی حیات کے آخری دن تک درس حدیث دیتے رہے اور شہادت سے ایک دن پہلے مجھے خود فون کیا کہ آپ کہاں ہیں؟ میں نے بتایا کہ راستہ میں ہوں، انہوں نے فرمایا کہ آپ آجائیں، میں اسلام آباد جارہا ہوں اور یہاں کچھ مہمان آئے ہیں۔ ان کی خواہش یہ تھی کہ میں دارالعلوم حقانیہ کے علاوہ کسی

دوسری جگہ تدریس نہ کروں، مجھے فرمایا کہ اگر آپ دارالعلوم میں چوبیس گھنٹے درس دینا چاہتے ہیں تو آپ کے درس میں ان شاء اللہ طالب علم شوق سے بیٹھے رہیں گے اور فرمایا کہ اگر ممکن ہوتا تو میں جمعہ کے دن بھی چھٹی نہ کرتا اور مغرب وعشاء کو بھی آپ کے دروس جاری رکھتا۔

آپ نے زندگی بھر شمائل ترمذی پڑھائی ہے اور شمائل ترمذی کی دو جلدوں پر مشتمل ایک بہترین شرح ''زین المحافل'' کے نام سے مرتب کی، یہ کتاب تحقیق اور دقیق سے بھری ہوئی ہے، یہ کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و پیار کا مظہر ہے اور لوگ اس سے استفادہ کرتے ہیں، آپ نے اس کے علاوہ ترمذی جلد ثانی کی ''کتاب الاطعمہ'' اور ''کتاب الاشربہ'' پر اس نے جو تشریح لکھی ہے، اطعمہ واشربہ کے جو قواعد آپ نے لکھے ہیں اور راویوں کے جو تفصیلی حالات بیان کئے ہیں گویا کہ آپ نے دریا کو کوزے میں بند کردیا ہے۔

میرے شیخ ایک عظیم محدث تھے، ایک عظیم مفکر تھے، ایک عظیم دانشور تھے، ایک عظیم مجاہد تھے، ایک نڈر لیڈر تھے اور ایک بیباک اور حق گو قائد تھے، آپ لایخافون لومۃ لائم کا صحیح مصداق تھے، حق اور حقائق کے بیان میں کسی کو خاطر میں نہیں لاتے، اسمبلی میں، سینٹ میں، جنرل ضیاء الحقؒ کی مجلس شوریٰ میں اور ہر فورم پر الغرض ہر جگہ بغیر کسی جھجک اور کسی کی پرواہ کئے بغیر حق کی بات کی اور حق کے پرچم کو پاکستان اور دنیا بھر میں لہرایا۔

آج افغانستان میں طالبان اور امارات اسلامیہ کی کامیابی کا بڑا ذریعہ میرے شیخ سمیع الحق شہیدؒ ہیں، مولانا سمیع الحق شہیدؒ معمولی شخصیت نہیں بلکہ وہ امت کے علماء کا محور ومرکز تھے۔ حضرت شیخ کی شخصیت میں کمال جامعیت تھی سیاسی اختلاف رائے کے باوجود آپ ہر کسی کے لئے ایک متفق علیہ شخصیت تھی، اللہ تعالیٰ نے آپ کو کمال اور جامعیت عطا کی تھی، ایک سوچ دی تھی، ایک حلم دیا تھا، صبر دیا تھا، ان کو جذبہ ایمانی دیا تھا، اس شخصیت کا مشن زندہ ہے لہٰذا وہ زندہ ہیں اور آج ہم فخر سے کہتے ہیں کہ مولانا سمیع الحق شہیدؒ کا مشن زندہ ہے ہم اس کے مشن کو خیر مقدم پیش کرتے ہیں، ہم ان کے مشن کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، خوش آمدید کہتے ہیں اور مجھے بہت خوشی اور مسرت ہوئی کہ ان کے بچے، دوست، احباب اور شاگرد ایک گلدستہ کی صورت میں ایک جگہ جمع ہوکر آپکی خدمات کو خراج تحسین پیش کررہے ہیں اور پھر مولانا راشد الحق صاحب کو بھی خصوصی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے حضرت شیخ صاحبؒ کے مناقب کو چار جلدوں میں مرتب کیا، ابھی تک کسی بھی علمی شخصیت پر مجلاتی صحافت میں چار جلدوں میں نمبر شائع نہیں ہوا، یہ نمبر مولانا شہیدؒ کی جامعیت اور عظیم شخصیت پر

دلالت کرتا ہے کہ ان پر یہ خصوصی اشاعت چار بڑی جلدوں میں منظر عام پر آئی۔آج اس کتاب کی تقریب رونمائی ہے، بڑے بڑے اکابر تشریف لا چکے ہیں۔مختلف مکاتب فکر کے دوست جمع ہوئے ہیں یہ میرے اور آپ کیلئے فخر کی بات ہے آج مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی شخصیت اور خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے اسٹیج پر موجود بڑے علمائے کرام،سیاسی زعماء تشریف لائے ہیں اور مولانا شہید کی خدمات کے سب معترف ہیں، سب اس کو مانتے ہیں اور یہ ایک مسلم حقیقت بھی ہے۔ دارالعلوم حقانیہ دیوبند ثانی ہے،مولانا شہیدؒ نے دارالعلوم حقانیہ کو بڑی ترقی دی اور دارالعلوم حقانیہ میں جس مسجد پر کام جاری ہے، یہ بھی مولانا شہیدؒ کا مرہون منت ہے،بس ایک بات پر ہمارے دل کو دکھ ہوتا ہے کہ کاش!جامع مسجد مولانا عبدالحقؒ تیار ہوکر میرے شیخ یہ رونق دیکھ لیتے۔

بہرحال! یہ چند باتیں میں نے آپ کو گوش گزار کردیں،بحیثیت دارالعلوم حقانیہ کے،ایک خادم کے جتنے بھی بڑے یہاں پر تشریف فرما ہیں،ان سب کو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں،سب کو مرحبا کہتے ہیں،اھلاو سھلا کہتے ہیں۔

● **جناب سراج الحق صاحب** (امیر جماعت اسلامی)

اسٹیج پر موجود انتہائی واجب الاحترام بزرگو! اور اس عظیم الشان کنونشن میں شریک میرے بہت ہی قابل احترم علمائے کرام،مشائخ عظام،مجاہدین اسلام اور میرے ہم قدم ہم سفر بہت ہی پیارے بھائیو!السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج جناب مولانا سمیع الحق شہید رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں پاکستان کے جید علمائے کرام اور عاشقان مصطفیؐ یہاں پر جمع ہیں اور میں جب یہاں آرہا تھا تو یہی سوچ رہا تھا کہ اگر آج حضرت مولانا سمیع الحق صاحبؒ زندہ ہوتے تو ان کا مطالبہ اور ڈیمانڈ پاکستان کی حکومت سے کیا ہوتا ؟تو آج کے اس لمحے میں مولانا سمیع الحق صاحبؒ ہمارے درمیان نہیں ہے لیکن ان کا مشن، ان کا نظریہ،ان کا عقیدہ،ان کی فکر آج بھی زندہ ہے وہ یہ کہ ہم پاکستان میں اللہ کے نظام کے علاوہ کوئی اور نظام قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں، نہ کل تیار تھے نہ آج تیار ہے اور جب تک ہماری جان میں جان ہے تو زندگی کی آخری لمحے تک، خون کے آخری قطرے تک ہمارا نعرہ، ہمارا مطالبہ، ہمارا نظریہ یہی ہوگا اور ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا اور اسلام کے علاوہ پاکستان میں ہمیں کوئی نظام قبول نہیں ہے۔

میرے دوستو! مولانا سمیع الحق صاحبؒ ایک ایسے عجیب شخصیت تھی کہ ایک طرف وہ ایک

بہت بڑے محدث اور عالم تھے دوسری طرف وہ ایک زبردست لکھنے والے صحافی بھی تھے، مدیر بھی تھے مصنف بھی تھے اور تیسری طرف مبلغ اور زبردست مقرر بھی تھے لیکن اس سب کچھ کے ساتھ ساتھ وہ میدان جہاد کے زبردست اور عظیم سالار بھی تھے اور آج اس پورے خطے میں، اس ریجن میں جو اسلامی انقلاب کا نعرہ ہے جو خلافت کا نعرہ ہے میں سمجھتا ہوں اس پوری تحریک کے پس پشت مولانا سمیع الحق صاحبؒ کی وہ طویل جدوجہد ہے اوران کی طویل جدوجہد کے بعد ان کی شہادت اور مقدس اور پاک خون ہے کہ آج وہ نہیں ہے لیکن ان کا خون رنگ لایا ہے افغانستان میں اور وہاں اسلامی نظام خلافت و امارت اسلامی قائم ہوئی ہے اور پاکستان بھی اسلامی انقلاب کی طرف بڑھ رہا ہے۔

میرے پیارے بھائیو! میں اس اہم لمحہ میں آپ سے جو بات کرنا چاہتا ہوں وہ یہی ہے کہ ساری دنیا کی کوشش ہے کہ اسلامی نظام افغانستان میں ناکام ہوجائے اور دنیا کو یہ پیغام دے دیں کہ طویل جدوجہد کے بعد بھی اگر امارت اسلامی قائم ہوئی تو نہیں چل سکی، یہی وجہ ہے ان کے ٹینک اور جہاز تو ناکام ہوگئے اب ساری دنیا نے اقتصادی پابندیاں لگا کر اور خاص کر امریکہ نے افغانستان کے نوعشاریہ آٹھ ارب ڈالر قبضے میں لے کر افغان قوم کو بھوک اور افلاس سے مارنے کی کوشش شروع کی ہے، میں آج کی اس کانفرنس کی وساطت سے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرنا چاہتا ہوں اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ ہم سب اس مطالبے میں شریک ہوجائیں کہ افغانستان میں اسلامی حکومت کا قیام پاکستان کے دفاع کے لیے، پاکستان کی حفاظت کے لیے بھی اہم ہے، عرب ممالک کی حفاظت کے لیے بھی اہم ہے، کشمیر کی آزادی کے لیے بھی اہم ہے، فلسطین کے آزادی کے لیے اہم ہے، اس لیے ہم پاکستان کی حکومت سے مطالبہ کرنا چاہتے ہیں کہ افغانستان کی اسلامی حکومت کو ایک باقاعدہ، باضابطہ جائز اور افغان عوام کی نمائندہ حکومت کے طور پر تسلیم کردیا جائے، آپ لوگوں کو یہ مطالبہ منظور ہے کہ نہیں؟ یہ شرم کی بات ہے کہ پاکستان آج بھی یہ کہتا ہے کہ پہلے امریکہ تسلیم کرے، پھر برطانیہ تسلیم کرے، پھر فرانس تسلیم کرے، انڈیا تسلیم کرے تو ہم کہیں بعد میں تسلیم کریں گے، میں سمجھتا ہوں کہ حکومت پاکستان کا یہ موقف افغانستان کے عوام کو بھی اور پاکستان کے عوام کو بھی ناقابل قبول ہے اور پہلے مرحلے میں دنیا چاہے تسلیم کرتی ہے یا نہیں کرتی لیکن پاکستان کو افغانستان کی اسلامی امارات تسلیم کرنی چاہیے، اس وقت پاکستان کی حکومت نے راستے بند کیے ہیں اور جو سہولت اشرف غنی اور حامد کرزئی کے زمانے میں افغانستان کو حاصل تھی امارات اسلامی کے قیام کے بعد ہماری حکومت نے ان سہولیات پر بھی پابندی لگائی ہے، میرا مطالبہ یہی ہے کہ افغانستان کے لیے تمام راستے کھول دیے

جائیں تاکہ دنیا بھر اور خاص کر پاکستان کے عوام افغانستان کے مسلمانوں کے ساتھ جو تعاون کرنا چاہیے خود جا کر کے ان کے ساتھ تعاون کرے اس وقت وہاں شدید بھوک ہے، شدید غربت ہے اور شدید مہنگائی ہے اور لاکھوں لوگ اس وقت بھی کھلے آسمان کے نیچے بغیر کسی خیمے کے افغانستان کے مختلف علاقوں میں پڑے ہیں، بھوک سے، فاقوں سے افغان عوام کے مرنے کا خطرہ ہے، اس لیے پاکستان کی حکومت نے اگر پابندیاں برقرار رکھیں تو لوگ ان کو بھی اس ظلم میں شامل سمجھیں گے جو ظلم مغربی اقوام اور مغربی ممالک افغانستان کے ساتھ کررہی ہے۔

میرے دوستو! آخری بات یہی ہے کہ اس وقت پاکستان (جو اسلام کے نام پر بنا تھا) میں ایسی حکومت قائم ہے جس حکومت کا قبلہ مکہ مکرمہ نہیں ہے امریکہ ہے۔اس حکومت نے بھی ہمارے ملک میں سودی نظام کو جاری رکھا، اس حکومت نے بھی قومی اسمبلی میں وہ قانون سازی کی ہے جو اسلام کے ضد اور اسلام کے خلاف قانون سازی ہے، قرآن اور سنت کے خلاف اور آئین پاکستان کے خلاف قانون سازی ہے، اس میں ڈومیسٹک وائلنس بل ہے جس میں خاندانی نظام کو تباہ کرنے کی سازش ہے اس میں ایف اے ٹی ایف کے قوانین ہیں جس میں مدارس اور اوقاف کی املاک کو سرکاری تحویل میں لینے کی سازش ہے، اس حکومت نے قومی اسمبلی میں ستاون قوانین منظور کی اور یہ سب کہ سب قوانین وہ ہیں جو اسٹیٹ بینک کو آئی ایم ایف نے حوالے کیا اور باقی قوانین بھی ایف اے ٹی ایف کی مرضی کے مطابق پاکستان میں مسلط کیے گئے۔

میرے دوستو! سودی نظام کا خاتمہ مولانا سمیع الحق صاحبؒ کا مطالبہ تھا اور آج بھی ہم یہی کہنا چاہتے ہیں کہ سودی نظام کو ختم کرو، جمعہ کی چھٹی کو بحال کرو اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس وقت حکومت پاکستان آئے روز مہنگائی میں اضافہ کررہی ہے اور ہر چیز کی قیمت میں اضافہ ہوا لوگوں کے لیے سانس لینا مشکل ہوگیا ہے، دووقت کی روٹی بچوں کو کھلانا مشکل ہوگئی ہے، ہم یہ مطالبہ کررہے ہیں کہ مہنگائی اور بیروزگاری کی یہ جو کوڑوں اور چابک موجودہ حکومت عوام کے سروں پر برسارہی ہے ان کوڑوں کو بند کردیں۔اس وقت بھی پاکستان کے وفاقی حکومت نے اداروں کو تباہ کیا، الیکشن کمیشن کے خلاف اس حکومت نے اعلان جنگ کیا ہے، اس لئے کہ حکومت چاہتی ہے کہ عدالت بھی اس کی مٹھی میں ہو، حکومت چاہتی ہے الیکشن کمیشن اس کی مٹھی میں ہو، حکومت چاہتی ہے کہ نیب بھی اس کی مٹھی میں ہو، نیب کو تباہ کیا، الیکشن کمیشن کو تباہ کررہے ہیں، ایوان کو مفلوج بنایا ہے، پاکستان میں تمام مسائل کا حل اس ملک میں اسلامی نظام ہے، اسلامی نظام کے بغیر پینتیس سال مسلسل جرنیلوں نے

حکومت کی ہے مارشل لاء کا زمانہ رہا ہے انہوں نے پاکستان کو تباہ کیا اور نام نہاد جمہوریت پسندوں نے بھی بقیہ عرصے حکومت کی ہے، انہوں نے بھی نظریہ کے ساتھ جغرافیہ کیساتھ بے وفائی کی ہے، میں آج واجب القدر علمائے کرام سے اپیل کرتا ہوں ہم نے بڑے تجربات کر لیے۔

دیکھئے! ہم نے مسلم لیگ کا ساتھ دیا اور نواز شریف بھاری منڈیٹ کیساتھ وزیراعظم بن گئے تھے، ہم نے پاکستان میں بہت سارے اتحاد بنائے ہیں لیکن میں پاکستان کے علمائے کرام سے اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ پیپلز پارٹی، مسلم لیگ اور پی ٹی آئی یہ انگریز کے لائے ہوئے نظام کے فسلیٹیٹر ہیں جو ان کا ساتھ دیتا ہے، جو ان کو سپورٹ کرتا ہے جو ان کو ووٹ دیتا ہے جو ان کو کندھوں پر بٹھا کر ایوان کے اقتداروں تک پہنچاتا ہے وہ بھی اس ظلم میں شامل ہے۔ اس لئے ہمارا آپ سے بھی اور علمائے کرام سے مطالبہ یہی ہے کہ لوگ اس کے نظام سے تنگ ہو گئے ہیں، لوگ ان پارٹیوں سے تنگ آ چکے ہیں، اب لوگ اس ملک میں اسلامی نظام اور اسلامی انقلاب چاہتے ہیں، آئیے! مل کر پاکستان میں اسلامی انقلاب اور اسلامی نظام کے لئے جدوجہد کرتے ہیں، ہماری آپ سے توقع ہے، ان شاء اللہ کہ حامد الحق صاحب ان شاء اللہ مولانا سمیع الحق شہید رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو جاری رکھیں گے اور اس مشن کو جب وہ جاری رکھیں گے تو ہماری دعائیں ان کے ساتھ ہیں اور ہماری نیک تمنائیں ان کیساتھ ہیں، جب وہ حق اور سچ کی بات کریں گے پھر وہ اپنے آپ کو تنہا نہیں پائیں گے۔ ان شاء اللہ

- مولانا محمد احمد لدھیانوی (سربراہ اہل سنت والجماعت)

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آسان نہیں ہے مٹانا نام و نشاں ہمارا
باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
ہزار بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

میرے دوسرے اشعار حضرات ذرا توجہ سے سنئے!

نہ منہ چھپا کے جئے ہم نہ سر جھکا کے جئے
ستم گروں کی نظروں سے نظریں ملا کے جئے
راہ زندگی میں ایک دن کم جئے تو کیا ہوا
ہم ساتھ ان کے تھے جو مشعلیں جلا کے جئے

انتہائی واجب الاحترام! آج کی اس خوبصورت مجلس کے میزبان قائد جمعیت حضرت مولانا حامد الحق صاحب، مولانا راشد الحق صاحب، حضرت مولانا محمد یوسف شاہ صاحب، جماعت کے مرکزی جنرل سیکرٹری حضرت مولانا عبدالرؤف فاروقی صاحب سٹیج پر اتنی بڑی تعداد میں بزرگ اکابرین، زعماو مشائخ تشریف فرما ہیں وقت نہیں ہے کہ میں گفتگو کرسکوں۔

مولانا سمیع الحق شہیدؒ صاحب ایک بندے کا نام نہیں تھا ایک جماعت تھی، ایک مشن تھا، ایک کاز تھا، ایک پروگرام تھا، آپ کوئی بھی عنوان دیکھیں آپ کو ہر عنوان میں مولانا سمیع الحقؒ نظر آئے گا، ملک میں حکومت الہیہ کے قیام کے لیے آپ کو مولانا سمیع الحقؒ نمایاں نظر آئیں گے، ملک میں شریعت کے عملی نفاذ کے لئے، شریعت بل پیش کرنے والے مولانا سمیع الحقؒ نظر آئیں گے، ملک میں اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کے لیے آپ کو نمایاں طور پر مولانا سمیع الحقؒ نظر آئیں گے تحریک ختم نبوتؐ میں نمایاں طور پر مولانا سمیع الحقؒ نظر آئیں گے، عظمت صحابہؓ کا عنوان ہو تو نمایاں طور پر مولانا سمیع الحقؒ نظر آئیں گے، مدارس عربیہ کا تحفظ ہو تو نمایاں طور پر مولانا سمیع الحقؒ نظر آئیں گے اور جہاد افغانستان ہو تو آپ کو وہاں بھی نمایاں طور پر مولانا سمیع الحقؒ نظر آئیں گے۔

انتہائی واجب الاحترام! وقت نہیں کہ میں کچھ کہہ سکوں، ملک میں بڑی بڑی شخصیات آئیں اور چلی گئی ان کے جانے کے بعد ان کی سوانح حیات لوگوں نے لکھی، ایک ایک جلد میں ان کی سوانح حیات، ان کی ولادت سے ان کی وفات تک حالات کو جمع کردیا گیا، یہ واحد مولانا سمیع الحقؒ ہیں کہ جن کے اوپر چار جلدوں میں سوانح حیات لکھی گئی، اس کو چند منٹوں میں بیان کرنا مشکل ہے اس کو بیان کرنے کے لیے گھنٹہ نہیں، دن بھی نہیں، سال بھی لگ جائیں تو پھر بھی مولانا سمیع الحقؒ کی خدمات کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔

انتہائی واجب الاحترام! شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ تشریف لانے والے ہیں، بہت سارے شیوخ الحدیث یہاں موجود ہیں۔ آج مولانا حامدالحق صاحب، حضرت مولانا فضل الرحیم اشرفی صاحب، میرے بھائی طاہراشرفی صاحب موجود ہیں، حضرت مولانا عبدالرؤف فاروقی صاحب دیگر اکابرین وزعماء سے میں کہنا چاہوں گا کہ ملک اس وقت جن حالات سے گزر رہا ہے اوردو چار ہے، اس وقت پھر ہمیں ایک مولانا سمیع الحقؒ کی ضرورت ہے اور وہ سمیع الحق آپ کو سیاست میں مولانا حامد الحق کی شکل میں نظر آئے گا۔ ایسی صورتحال میں مولانا سمیع الحق شہیدؒ آواز لگایا کرتے تھے ملک کی تمام جماعتیں ان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے میدان میں نکلا کرتی تھیں،

آج بھی ضرورت ہے کہ اپنے اکابر کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایک ہوکر میدان میں نکل آئیں تاکہ اسلام دشمن قوتوں کا راستہ روکا جاسکے۔

میں آخری بات کہہ دوں کہ ہماری جماعت کے بننے سے پہلے، سپاہ صحابہؓ کے بننے سے پہلے ۱۹۸۵ء اگست میں مولانا سمیع الحق شہیدؒ نے سنی محاذ کے عنوان پر ملک کے دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث تمام سنیوں کو جمع کرکے اصحاب پیغمبرؐ کے ناموس کے تحفظ کے لیے پکارا تھا،مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی آواز پر دیوبندی ،بریلوی ،اہل حدیث میدان میں نکل آئے تھے،تہیہ کیا تھا کہ اس ملک میں اصحاب پیغمبرکو لاوارث نہیں چھوڑا جائے گا، ان کے وکیل بن کر آئیں گے،مولانا سمیع الحق شہیدؒ جہاں باقی عنوانوں پر میدان میں رہے ہیں،وہاں اصحاب پیغمبرؐ کے ناموس کی حفاظت کے لیے بھی وہ ہمیشہ سرگرم رہے،پیش پیش بھی رہے،آج پھر ضرورت ہے میں مولانا حامد الحق صاحب کو، مولانا عبدالروف فاروقی صاحب کو،مولانا یوسف شاہ صاحب کو،ان حضرات سے کہنا چاہوں گا کہ ملک میں نظام خلافت راشدہ کے نفاذ ،اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ ،ختم نبوتؐ کی حفاظت ،عظمت صحابہؓ کے تحفظ کے لیے میدان میں نکل آئیں، میں اور میری جماعت آپ کے ساتھ ہوگی۔

- **مولانا محمد خان شیرانی** (رہنما جمیت علمائے اسلام پاکستان)

محترم سامعین! آج کا یہ پروگرام مولانا سمیع الحقؒ کی خدمات کے حوالے سے منعقد ہورہا ہے،مولانا سمیع الحق مرحوم کی ساری زندگی اتحاد امت اور اتفاق کی علامت تھی،مولانا سمیع الحقؒ نہ صرف یہ کہ ایک عظیم شخصیت تھے بلکہ علماء کے نہایت محترم استاد بھی تھے۔آپ نہایت مضبوط مطالعہ اور علم کے مالک تھے،آپ ایک عظیم والد کے قابل فرزند تھے، پاکستانی سیاست وپارلیمان میں اسلامی نظام وقانون کیلئے جمیت علمائے اسلام پاکستان اور بعد میں اپنی جماعت جمیت علمائے اسلام (س) کے نام سے اپنی مساعی کو جاری رکھا۔ بین الاقوامی اور ملکی حالات کے بارے میں ان کا اپنا موقف اور نقطہ نظر تھا۔آپ اپنے موقف اور نقطہ نظر کو بلا کسی خوف وجھجک قوم کے سامنے پیش کرتے اور اس کے لئے اپنے مزاج کے مطابق اپنی مساعی کو جاری رکھا۔ بعد میں دفاع افغانستان اوردفاع پاکستان کونسل کو ملک میں امن وسلامتی کے لئے تشکیل دیا اوراس کونسل کا موثر کردار رہا۔

ہماری مذہبی وسیاسی طبقے سے گزارش ہوگی کہ اتفاق واتحاد کے ساتھ مل کر آگے بڑھنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔آپس میں رابطہ قائم رکھنا چاہیے ایک دوسرے کے پروگراموں میں شرکت کرنا چاہیے ۔اللہ تعالی مولانا سمیع الحقؒ کے درجات بلند فرمائے اور ان کے صاحبزادوں اور شاگردوں کو

ان کا مشن جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔(امین)

● مولانا فضل الرحمٰن خلیل (سربراہ انصارالامہ)

میں کانفرنس کے تمام منتظمین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ خوبصورت مجلس سجائی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے ان کی جدوجہد ،ان کی قربانیوں، ان کا نظریہ اور ان کی سوچ جس نے پوری دنیائے کفر کو افغانستان کی سرزمین پر شکست فاش سے دوچار کیا، ایک بڑا اجتماع، ایک بڑا پروگرام اس حوالے سے پیش کیا جانا چاہیے۔مولانا سمیع الحق صاحبؒ صرف ایک شخص کا نام نہیں مولانا سمیع الحق صاحبؒ ایک نظریے کا نام ہے، مولانا سمیع الحق صاحبؒ جہاد کا نام ہے،مولانا سمیع الحق صاحبؒ شہادت کا نام ہے، مولانا سمیع الحق صاحبؒ ایک ایسے نظریہ کا نام ہے کہ جنہوں نے عالم کفر کو شکست سے دوچار کیا۔

میرے بھائیو اور دوستو! آج اگر آپ دیکھیں تو ایک طرف عالمی سامراج پوری دنیائے کفر اکٹھا ہوکر آئی ہے اور دوسری طرف دار العلوم حقانیہ کے فضلاء ایک بڑی قوت اور طاقت کے ساتھ افغانستان کے اندر مولانا سمیع الحقؒ کے نظریے کو لے کر آگے بڑھے اور ان کی جہادی سوچ وفکر اتنی مضبوط تھی کہ ہر موقع پر، ہر مجلس کے اندر ،ہر پروگرام کے اندر مولانا سمیع الحق صاحبؒ نے اپنے موقف میں ذرا برابر لچک نہیں دکھائی، دنیا نے پسپائی اختیار کی، اپنی سوچ میں تبدیلی لائی لیکن مولانا شہیدؒ آخری دم تک اپنی سوچ اور نظریے پر قائم ودائم رہے۔

آج الحمدللہ افغانستان کے اندر امارت اسلامی قائم ہو چکی ہے اور خالصتاً اسلام کا نظام نافذ ہو چکا ہے تو ہم پاکستان اور اسلامی دنیا سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ فی الفور طالبان کی حکومت کو تسلیم کیا جائے، آپ حضرت اس کیلئے تیار ہیں کہ نہیں؟ آپ طالبان کی حکومت کو تسلیم کرنے کیلئے تیار ہیں کہ نہیں؟

● حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ (مہتمم جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ)

محترم صدر مجلس وسامعین کرام! اس پروقار تقریب کی مناسبت سے چند گزارشات عرض کرنا چاہوں گا۔ الحمدللہ! حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کو اللہ تعالٰی نے نسبی اور روحانی اولاد سے نوازا ہے،ان کے روحانی ابناء زندگی کے ہر شعبے میں دین اسلام کی خدمت میں مصروف عمل ہیں جو سیاست کی خارزار وادیوں سے لے کر جہاد کے میدانوں تک ،درس و تدریس ،تصنیف و تالیف اور دیگر شعبوں میں قائدانہ کردار ادا کر رہے ہیں۔مولانا سمیع الحق شہیدؒ کے سیاسی مشن کو مولانا حامد الحق حقانی

صاحب نے سنبھالا ہوا ہے جبکہ ان کی علمی اور ادبی جانشینی مولانا راشد الحق سمیع صاحب نے حضرت مولانا شہیدؒ کی حین حیات سے سنبھالے ہوئے ہیں۔ماہنامہ ''الحق'' کی خصوصی اشاعت جو چار ضخیم جلدوں میں آپ کے سامنے ہے، میرے علم کے مطابق برصغیر پاک وہند کے مجلاتی صحافت میں کسی بھی ایک شخصیت پر اتنا جامع اور تفصیلی نمبر میری نظروں سے نہیں گزرا۔اس نمبر کی تیاری میں موتمر کی لائق ٹیم بھی قابل صد مبارکباد کی مستحق ہے جو دن رات حضرت مولانا شہیدؒ کے مشن کی تکمیل کے لئے مولانا راشد الحق کے دست وبازو بنے ہوئے ہیں۔یہاں پر ان حضرات کا ذکر بھی میں ضروری سمجھتا ہوں بالخصوص مولانا محمد اسلام حقانی صاحب، مولانا حبیب اللہ حقانی، مولانا فہد مردانی صاحب، مولانا اسرار مدنی صاحب اور خصوصاً جناب بابر حنیف صاحب جنہوں نے اس نمبر کی ترتیب وتدوین میں اہم کردار ادا کیا۔

مولانا راشد الحق سمیع نے اپنے والد کی عظیم تفسیر تکمیل وترتیب کے آخری مراحل میں حضرت مولانا انوار الحق صاحب اور مولانا حامد الحق حقانی صاحب کی دعاؤں کی بدولت پہنچادی ہے۔اب صرف پروف اور اشاعت کا مرحلہ باقی ہے جو ان شاء اللہ چند ماہ میں پریس کو روانہ کردیا جائے گا۔مولانا راشد الحق سمیع صاحب نے جامعہ دارالعلوم کی عظیم مسجد مولانا عبدالحقؒ کی تعمیرات میں اپنی صلاحیتیں صرف کرکے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ جامعہ کے پانچ منزلہ جدید دارالحدیث اور نیا جدید چار منزلہ ہاسٹل کی تعمیر کا سہرا بھی انہی کے سر ہے۔مولانا شہیدؒ کا خون اپنے صاحبزادوں ،فضلاء،علماء،طلباء ،امارت اسلامی افغانستان اور علمی تصانیف وتالیفات اور تفسیر لاہوریؒ اور ''الحق'' کے خاص نمبر کی صورت میں اپنا رنگ اور جلوے دکھا رہا ہے ان شاء اللہ! اسی طرح مولانا سمیع الحق کی دسیوں بیسیوں کتابیں نمبروار چھپتی رہیں گی اور پوری دنیا میں علم وعمل اور دعوت وتبلیغ اور جہاد کا رنگ پھیلاتے رہیں گی۔

کفر تو کفر ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے
خون تو پھر خون ہے جم جاتا ہے رنگ لاتا ہے

● مولانا مفتی محمد صاحب (جامعۃ الرشید کراچی)

پاکستان کی اسلامائزیشن کے لیے مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی خدمات

گرامی قدر سامعین! آج کا یہ عظیم اجتماع حضرت مولانا سمیع الحق شہید رحمہ اللہ کی دینی وملی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے منعقد کیا گیا۔مولانا شہید رحمہ اللہ ایک متنوع اور ہمہ جہت

شخصیت کے مالک تھے ۔ انہوں نے درس و تدریس، تصنیف و تالیف ،علم وادب ، سیاسی ودینی تحریکات،قومی وملی مسائل کا حل ، جہاد وصحافت ، ہرمیدان میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ۔ میری کوشش ہوگی کہ آج کی اس نشست میں حضرت شہید کی زندگی کے ایک اہم پہلو وطن عزیز میں اسلامائزیشن کے حوالے سے آپ کی بے مثال جدوجہد کونمایاں کرنے کی بساط بھر کوشش کروں گا ۔

سامعین ذی وقار! ہم سب بخوبی جانتے ہیں کہ وطن عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان ایک عظیم جدوجہد اور قربانیوں کی لازوال داستان کے نتیجے میں معرض وجود میں آیا۔ان قربانیوں کی پشت پر یہ جذبہ پوری طرح کارفرما تھا کہ اسلامیان ہند کے پاس ایک خودمختار اسلامی مملکت ہونی چاہیے ، جہاں وہ اسلام کو بطور نظام حیات نافذ کر کے اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی قرآن وسنت کی روشنی میں بسر کر سکیں ۔ درحقیقت یہ ایک عظیم اسلامی فلاحی معاشرے کی تشکیل کا خواب تھا جو بانیان پاکستان نے دیکھا تھا ،مگر قیام پاکستان کے بعد فوری طور پر بوجوہ یہ خواب شرمندہ تعبیر تو نہ ہوسکا مگر ملک وملت کے بہی خواہ ہمیشہ اس منزل کی طرف گامزن رہے اور اس سلسلے میں گراں قدر کوششیں سامنے آتی رہیں ۔

۱۲ مارچ ۱۹۴۹ء میں قرارداد مقاصد کو منظور کیا گیا جس میں یہ اقرار کیا گیا کہ حاکیت اعلیٰ کا مالک بلا شرکت غیرے اللہ تعالیٰ ہے ۔ یہ عزم ظاہر کیا گیا کہ ایسا آئین مرتب کر کے مملکت خداداد کے باسیوں کو اس قابل بنادیا جائے گا کہ وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی کو قرآن وسنت میں درج اسلامی تعلیمات و مقتضایات کے مطابق ترتیب دے سکیں ۔

۱۹۵۱ء میں تمام مسالک کے ۳۱ سرکردہ علمائے کرام نے کراچی میں جمع ہو کر متفقہ طور پر ۲۲ دستوری نکات ۔۱۹۵۶ء اور پھر ۱۹۷۳ء کے آئین میں یہ طے پایا کہ مملکت خداداد کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہوگا اور اس میں قرآن وسنت کے منافی تمام قوانین کو منسوخ کردیا جائے گا۔اس طرح قیام پاکستان کے مقصد کو آئینی حیثیت دینے کے لئے مختلف ادوار میں نفاذ اسلام کے لیے ادارے بھی قائم کیے گئے ،بعض قوانین کو بھی اسلامی بنایا گیا ۔

تاہم اس میں کوئی دورائے نہیں کہ نفاذ شریعت کے سلسلے میں سب سے سنجیدہ اور کامیاب کوشش صدر پاکستان ضیاء الحق شہیدؒ کے دور میں کی گئی ۔ پاکستان کی اسلامائزیشن کے لیے متعدد قابل تحسین اقدامات اٹھائے گئے ۔اس سلسلے کی ایک اہم کڑی وفاقی مجلس شوریٰ کا قیام ہے ۔ مولانا سمیع الحق شہید رحمۃ اللہ علیہ شروع ہی سے اس کے سرگرم رکن رہے اور تین سال کے قلیل عرصے میں اس

فورم سے ایسی گراں قدر خدمات سرانجام دیں جو مولانا شہید کے ایمانی جذبے، حکمت وبصیرت اور قائدانہ صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مولانا کی وفاقی مجلس شوریٰ میں شمولیت پر تردد کا اظہار کرنے والے حضرات بھی بعد میں ان کی دوراندیشی اور بالغ نظری کی داد دیے بغیر نہ رہ سکے۔

۱۸جنوری ۱۹۸۲ء میں وفاقی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں آپ نے قرارداد پیش کی کہ ملکی قانون، عدالتی نظام، ذرائع ابلاغ، اصلاح معاشرہ اور انتظامیہ کے سلسلے میں اسلامی اصلاحات تیزی سے منظم اور موثر انداز میں سرانجام دی جائیں۔آپ نے چودہ اہم نکات پیش کیے جن میں ریاست کے تمام شعبوں کی اسلامائزیشن کے لیے لائحہ عمل موجود تھا۔ مولانا سمیع الحق شہیدؒ اور ان کے دیگر رفقائے کار کی بے مثال کاوشوں کے نتیجے میں بہت سے اہم اقدامات کے گئے اور کئی امور میں قابل تحسین پیش رفت ہوئی، جن میں وفاقی شرعی عدالت کا قیام اور دائرہ کار، قانون شہادت، قانون شفعہ، قانون قصاص و دیت، نظام تعلیم میں اصلاحات، قرارداد مقاصد کو مؤثر بنانے کے لیے آئینی ترمیم، آٹھویں آئینی ترمیم کے تحت قانون سازی، نظام صلوٰۃ وزکوٰۃ کا قیام، عدلیہ اور پولیس کا عملہ شرعی قوانین کی تربیت انتہائی نمایاں ہیں۔

مولانا شہید رحمہ اللہ ۸۵ء سے ۹۱ء اور ۹۱ء سے ۹۷ء تک سینیٹ کے رکن رہے، ۱۹۸۵ء ہی میں آپ نے سینٹ میں شریعت بل پیش کیا، اسے عوامی رائے کے لیے مشتہر کرنے کے علاوہ سینٹ کی مختلف کمیٹیوں نے اس پر طویل غور وخوض کیا اور اسلامی نظریاتی کونسل کے پاس بھی اسے بھجوایا گیا، شریعت بل کی حمایت اور مخالفت میں عوامی حلقوں میں گرما گرم بحث ہوئی، متعدد حلقوں کی طرف سے اس میں ترامیم پیش کی گئیں اور بالآخر ۱۳ رمئی ۱۹۹۰ کو (ترامیم کیساتھ ہی سہی) ایوان بالا میں شریعت بل متفقہ طور پر منظور کرلیا گیا مگر صد افسوس! سینٹ کے بعد جب یہ بل قومی اسمبلی میں منظوری کے لیے پیش کیا گیا تو پاکستان کی بانی جماعت سے تعلق رکھنے والے ارباب اختیار واقتدار نے اس قدر بے جا ترامیم کیں کہ شریعت بل کی حقیقی افادیت برقرار نہ رہی اور پاس ہوتے اس کی وہ نوعیت نہ تھی جس کے لیے مولانا شہید نے شب وروز محنت کی تھی مگر آپ پھر بھی مایوس نہ ہوئے اور زندگی کی آخری لمحے تک وطن عزیز کو اسلامی قوانین کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے پیہم مصروف عمل رہے کیونکہ یہ بات اہل دانش وبینش پر کبھی پوشیدہ نہیں رہی کہ امت مسلمہ کے درد کا درماں اور تمام مشکلات کا حل ایک مضبوط اور ناقابل تسخیر اسلامی جمہوریہ پاکستان میں ہے اور وطن عزیز کے تمام داخلی وخارجی مسائل کا حل شریعت مطہرہ پر پوری طرح عمل پیرا ہونے میں ہے، یہی بات بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے ۱۹۴۶ء میں قاہرہ میں عرب ممالک پر واضح کی تھی اور فرمایا تھا: اے عرب ممالک! آپ کی

آزادی بھی اس وقت ہوگی جب پاکستان آزاد ہوگا اور ایک صحیح اسلامی ریاست ہوگی تو عربوں کی طرف کوئی میلی آنکھ اٹھا کرنہیں دیکھ سکے گا۔

پاکستان کی اسلامائزیشن ایک سادہ سا معاملہ نہیں بلکہ ہماری قومی بقا اور ریاست پاکستان کے استحکام کا مسئلہ ہے۔اس سلسلے میں حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ نے ایک کلیدی کردار ادا کیا جسے جتنا بھی سراہا جائے کم ہے۔ضرورت اس امر کی ہے مولانا شہیدؒ کے مشن کو آگے بڑھایا جائے اور پاکستان کی اسلامائزیشن کیلئے ہرطرح کی آئینی و قانونی جدوجہد کی جاری رکھی جائے۔ان شاء اللہ جلد یابدیر ہم وہ منزل پانے میں کامیاب ہو جائیں گے جس کے لیے مولانا شہیدؒ زندگی بھر مسلسل سر گرم عمل رہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

- علامہ طاہر محمود اشرفی صاحب (چیئرمین پاکستان علماء کونسل و معاون خصوصی وزیراعظم)

محترم المقام برادر عزیز مولانا حامد الحق حقانی صاحب،مولانا راشد الحق حقانی صاحب،امیر جماعت اسلامی جناب سراج الحق صاحب،مولانا محمد خان شیرانی صاحب،قائد اہلسنت حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی صاحب! اور ماشاء اللہ سٹیج پر اتنے اکابرین ہیں اگر میں سب کے نام لوں گا تو میرے تو پانچ منٹ اسی میں نکل جائیں گے لیکن میں دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

میری عمر اس وقت نو سال تھی جب میں نے اپنا ہاتھ قائد جمعیت کے ہاتھ میں دیا تھا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور وہ مرکز تھا شیخ لاہوریؒ کا امام لاہوری کا شیرانوالہ گیٹ لاہور، مجھے فخر ہے پینتیس سال زندگی پر کہ میں حضرت مولانا شہیدؒ کے ساتھ سفروحضر میں رہا،آج پاکستان میں اور دنیا میں جو حالات ہیں قائد محترم سے ہم نے سیکھا ہے کہ حالات سے گھبرانا نہیں ہے بلکہ حالات کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے،آج جو تبدیلی آپ کے پڑوس افغانستان میں آئی ہے،اس تبدیلی کو دنیا قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے لیکن دنیا کے امن اور اس خطے کے امن کے لیے ضروری ہے کہ دنیا ان داڑھی اور پگڑی والوں سے بات کریں اور ان ٹوٹی جوتیوں اور پگڑی والے طالبان افغانستان سے بات کرے کیوں؟ اس لیے کہ دنیا میں امن کا واحد راستہ یہ ہے کہ مذاکرات کی میز پر بیٹھا جائے،آپ نے بیس سال جنگ کرکے دیکھ لی کوئی نتیجہ نہیں نکلا آپ کو جانا پڑا،آج پاکستان کی سیاسی اور مذہبی جماعتوں پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ملک کے اندر اس ماحول کو نہ بننے دیں جس کا مقصد پاکستان اور افغانستان کے درمیان تصادم پیدا کرنا ہے بعض قوتیں پاکستان کے اندر فرقہ

وارانہ تشدد پیدا کرنا چاہتی ہیں اور اس کا الزام افغانستان پر لگانا چاہتی ہیں، بعض قوتیں پاکستان میں انتشار پیدا کرنا چاہتی ہیں اور اس کا الزام افغانستان پر لگانا چاہتی ہیں، میں اس پلیٹ فارم سے جہاں پر تمام مکاتب فکر کی قیادت اور تمام مذہبی جماعتوں کے سربراہ موجود ہیں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ استحکام پاکستان، استحکام افغانستان کیلئے ہمیں اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنا ہوگا، ہمیں یکجا ہونا ہوگا اور ان شرپسند عناصر کو جو افغانستان میں اور پاکستان میں شر پھیلانا چاہتے ہیں ان کو ناکام بنانا ہوگا، پاکستان کا مضبوط ہونا افغانستان کا ہونا ہے۔

آج آپ دیکھ رہے ہیں شام میں کیا ہوا؟ عراق میں کیا ہوا؟ یمن میں کیا ہوا؟ لیبیا میں کیا ہوا؟ یہی صورتحال وہ قوتیں پاکستان افغانستان میں چاہتی ہیں، ہم نے ہر طرح کے انتشار کا مقابلہ کرنا ہے کہ وہ فرقہ وارانہ تشدد کی صورت میں کوئی لیکر آئے یا کسی اور صورت میں لیکر آئے، ہمیں بھی اتحاد سے اسے ناکام بنانا ہے اور ایک آخری بات اپنے شہید قائد اور اپنے مرشد کی کہنا چاہتا ہوں کہ تیز آندھیاں چلتی ہوں یا سخت اندھیرا ہو یا تپتا سورج ہو، میرا قائد وہ شجر سایہ دار تھا جو ہر اسلام سے محبت کرنے والے کو سایہ مہیا کرتا تھا وہ بلا تفریق مسلک کوئی بھی اس کے پاس چلا آتا اس کے لیے شجر سایہ دار بن جاتا اور چلا آنا تو بڑی بات ہے۔

میں یہ بتانا چاہتا ہوں جناب سراج الحق صاحب! مولانا حامد الحق صاحب! میں آپ سے مخاطب ہوں میرا قائد ایسا تھا کہ جب کبھی رات کے کسی کے پہر میں بھی اسے خبر ملتی کہ مسلمانوں کے فلاں خطے میں فلاں جگہ کے مسلمانوں پر یہ ظلم ہوا ہے، کائنات کی قسم آپ جس طرح چیخ چیخ کے اپنے رب کو پکارتے تھے میں نے کسی اور کو ایسا نہیں دیکھا ہے۔ اس کا میں گواہ ہوں اور یہاں کے ایک گورنر جنرل فضل حق گواہ تھے کہ جب "اسلامی جمہوری اتحاد" کی صدارت جو وزیراعظم کا ٹکٹ تھا کیونکہ جو صدر ہوتا اس نے وزیراعظم بنتا تھا، صدارت کے لیے مولانا سمیع الحق کا نمبر تھا تو اس طرح اس ملک کے ایک بڑے سیاستدان نے ہاتھ پکڑ کے کہا کہ مولانا لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھتا ہے اور اس کے اوپر جنرل فضل حق نے ہاتھ رکھا، اس کے اوپر پھر اس سیاستدان نے ہاتھ رکھا اور اس کے اوپر مولانا نے ہاتھ رکھا، کہا میں جس دن وزیراعظم بنا ملک میں شریعت نافذ کردوں گا۔ مولانا سمیع الحق شہیدؒ نے کہا کہ یہ صدارت کیا چیز ہے؟ مجھے شریعت سے غرض ہے، صدارت سے نہیں لیکن اس نے وفا نہیں کی لیکن میرے قائد آخری سانس تک اسلام اور شریعت اسلامی کیلئے جدوجہد کرتا رہا، آج بہت سارے لوگ سوال کرتے ہیں کہ قائد کے قاتل کہاں ہیں؟ قائد کے قاتلوں کو ان کی اپنی سرزمین

قبول نہیں کررہی، کبھی وہ تاجکستان میں دھکے کھاتا ہے، کبھی وہ کسی اور جگہ دھکے کھاتا ہے اور آپ لوگوں سے کہنا چاہتا ہوں کے میرا قائدتو آج بھی خدا کی قسم! اس کی روح خوش ہورہی ہوگی کیوں کہ آج بھی پوری دنیا کہ اندر مرد مجاہد، مردِحق سمیع الحقؒ سمیع الحقؒ کی بات ہورہی ہے اور وہ جو جنہوں نے سازش کی تھی اور جنہوں نے قاتل بھیجے تھے، آج ان پر افغانستان کی سرزمین بھی تنگ ہوگئی ہے، وہ دیکھو کابل کی گلیوں میں، جلال آباد میں قندھار میں، مزار شریف میں۔ ذرا غور سے دیکھو سمیع الحقؒ کے حقانی فرزند پھر رہے ہیں، تمہیں تو تمہاری اپنی سرزمین نے بھی قبول نہیں کیا اور تمہیں کوئی غیر بھی قبول نہیں کرے گا، یہ سمیع الحقؒ کی حقانیت ہے، یہ دارالعلوم حقانیہ کی حقانیت ہے، یہ میرے قائد کی حقانیت ہے اور مولانا کو اپنے احباب واقارب کہتے بھی چمن لالا تھے وہ ایسے چاند تھے جس کی روشنی اور جس کی صبح ہمیشہ طلوع رہے گی۔

- **مولانا ڈاکٹر عتیق الرحمٰن صاحب** (امیر جمعیت علمائے اسلام صوبہ پنجاب)

سامعین گرامی! خانوادہ حقانی کے ساتھ ہمارا تین نسلوں سے تعلق ہے، میں اس تقریب میں مولانا راشدالحق سمیع صاحب کی دعوت پر اور قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے نمائندہ کے طور پر حاضر ہوا ہوں۔ یہ تقریب مفکر اسلام حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی خدمات اور کارناموں کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے منعقد ہوئی ہے، مولانا سمیع الحق شہیدؒ ایک بہت بڑے محدث، ایک نامور مصنف اور ایک مدبر سیاستدان تھے۔ آپ پاکستان کے بہت بڑے جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم اور اعلیٰ منتظم بھی تھے، آپ کے دور میں جامعہ حقانیہ نے خوب ترقی کی۔ آپ نے زندگی کے ہر میدان اور شعبہ میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ زندگی کے آخری ایام میں آپ تفسیر لاہوریؒ پر کام کررہے تھے جو ان شاء اللہ عنقریب منظر عام پر آجائے گا۔ ''الحق'' کی ضخیم خصوصی اشاعت پر میں برادرم محترم مولانا راشدالحق سمیع صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس نمبر میں مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی زندگی اور خدمات کے ہر پہلو کو اجاگر کیا ہے۔

- **جناب عبداللہ گل صاحب** (چیئرمین نوجوانان پاکستان)

۲رنومبر۲۰۱۸ء وہ دن تھا جس دن مولانا سمیع الحق کی شہادت ہوئی، وہی دن تھا جب وہی قاتل جنہوں نے مولانا سمیع الحق صاحب کو شہید کیا انہی کی ٹیم نے مجھ پر بھی حملہ کیا اور گولیاں برسائیں گئیں لیکن الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے مجھے عزت دینی تھی، مجھے زندگی دینی تھی ان پہلے لوگوں میں میں شامل تھا جو مولانا شہیدؒ کے جسد خاکی کے پاس پہنچے تھے اور جب جسد خاکی کو دیکھا تو وہ لہو لہان

تھا، ان کے جسم پر خنجروں کے اتنے وار کیے گئے تھے کہ آج بھی سوچتا ہوں تو میں کانپ اٹھتا ہوں، اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ صرف اور صرف یہ کہ آپ نے ناموسِ رسالتؐ کے لیے ایک جرنیل کا کردار ادا کیا، افغان جہاد کے لئے کھڑے ہو گئے اور اسی طریقے سے عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے انہوں نے اپنا کردار ادا کیا اور پوری دنیا کے اندر سمیع الحق ایک نظریہ بن کر ابھرا۔ آج اس اسٹیج سے بار بار کہا گیا کہ مولانا سمیع الحق شہیدؒ اس محفل میں موجود نہیں لیکن آج ہم یہاں اس عظیم شخصیت کے لئے بیٹھے ہیں، ایک نظریہ کے لیے یہاں بیٹھے ہیں اور ایک ایسی شخصیت کی حیات و خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں جس نے اپنی زندگی اسلام کے لئے، قرآن کے لئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے، ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے، عظمت صحابہ کرامؓ کے لئے قربان کر ڈالی، مولانا حامد الحق حقانی صاحب و مولانا راشد الحق سمیع میرے بھائی ہیں، مولانا سمیع الحقؒ میری فیملی تھے اور یہ میری فیملی ہے، مولانا انوار الحق صاحب نے جس انداز میں مدارس کے معاملات کو سنبھالا ہے یقیناً وہ لائق تحسین ہے۔ یہاں مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب رحمہ اللہ کا ذکر نہ کیا جائے تو یہ بھی میرے خیال میں زیادتی ہوگی جن کی قبر کی مٹی خوشبودار ہے اور مولانا سمیع الحقؒ کی شہادت پر حکومت کی غفلت اور لاپراہی پر بہت سارے سوالات اٹھتے ہیں، ان کو شہید کرنے والے لوگ اور ان کی شہادت کے ذمہ دار آج بھی پاکستان کے اندر دندناتے پھر رہے ہیں اور ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جاتی؟

آج مسئلہ یہاں تک پہنچ گیا کہ مولانا کی شہادت کے بعد حکومت اس حد تک پہنچ گئی کہ اب پاکستان میں کوئی غیر مسلم اسلام قبول کرے تو اس پر جج صاحب نومسلم کو تین مہینے کی مہلت دے گا سوچ بچار کے لئے پھر جج ہمیں بتائے گا تین مہینے کے بعد کہے گا کہ تم نے اسلام قبول کرنا ہے یا نہیں کرنا؟ وہ تین مہینے کے بعد کیا بتائے گا کہ قرآن میں نعوذ باللہ کوئی غلطی ہے؟ کیا وہ بتائیں اسلام کوئی دوسرا دین ہے یہ کس قسم کی کارروائی کے اوپر ہم چل رہے ہیں؟ یہ کس اسلام کو ہم پر نافذ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟

آیئے! پاکستان کو مضبوط اور مستحکم اور اتحاد کا گہوارہ بنائیں اور مولانا سمیع الحقؒ کی شہادت کا مقصد اور ان کا نظریہ سمجھنے کی کوشش کرے، افغانستان کے اندر ایک سپر پاور نہیں بلکہ دنیا کے پانچ سوپر پاوروں کو شکست ہوئی، ایک امریکہ، ایک برطانیہ، ایک بھارت، ایک فرانس اور ایک جرمنی پانچ سپر طاقتوں کو ناکوں چنے چبوا دیئے۔ افغانستان کے اندر ان لوگوں نے جو دارالعلوم حقانیہ کے پڑھے

ہوئے تھے، جنہوں نے اپنا نظریہ بلند رکھا اورعلامہ اقبال کے ایک شعر کا مصداق مولانا سمیع الحق شہیدؒ ہیں ...... نگاہ بلند سخن دلنواز جاں پرسوز یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لیے

مولانا شہیدؒ میر کارواں تھے، آج ہمارے بھائی مولانا حامد الحق حقانی اس کاروان کے امیر ہیں اور یہ کارواں جاری و ساری رہنا چاہیے، آج پاکستان کے اوپر طاغوتی طاقتوں کا حملہ ہے، آج افغانستان کے حوالے سے کہا جا رہا ہے کہ ہم ایئر سپیس دیں گے، امریکہ کے جرائد لکھ رہے ہیں کہ افغانستان پر حملوں کے لیے پاکستان کی فضائی حدود استعمال کی جائے گی، یہ قابل قبول نہیں ہے یہ نامنظور ہے۔ آپ نے ہمیں مہنگائی کی چکی میں پیس ڈالا، آپ نے ہمارے غریبوں کے خواب اُن سے چھین ڈالے، آپ نے مدارس کے اوپر پابندیاں لگائیں، آپ نے روزگار، روٹی اور روشنی ہم سے چھین لی لیکن یہ نہیں مانیں گے کہ ہمارا نظریہ، ہمارا قرآن، ہمارا رسول، ہمارا اللہ آپ ہم سے چھین لیں گے؟ کیا آپ اور میں اس ظلم کے خلاف کھڑے ہونے کی سکت رکھتے ہیں؟ عالم کفر نے دینی قوتوں کو پچھاڑنے کے لیے نائن الیون کا بہانہ بنایا، نائن الیون اصل میں ایک بہانہ تھا افغانستان ٹھکانہ تھا اور پاکستان اس کا نشانہ تھا پاکستان کی نظریاتی وجغرافیائی حدود کو خطرہ پہنچانے والے لوگ ہم بھی جانتے ہیں اور آپ بھی جانتے ہیں۔

پاکستان کو آج اتحاد کی اشد ضرورت ہے جو کہ اتحاد قرآن کے سائے کے علاوہ ممکن نہیں ہے، آج کا یہ پروگرام ہمارے لئے بہت سارے پیغام دیتے ہیں جس میں سب سے بڑھ کر یہ پیغام ہے کہ قرآن کے سائے تلے اور اسلام کے جھنڈے تلے اکٹھا ہو کر پاکستان کو ایسا نظام دیں جس کی پاکستان کو اشد ضرورت ہے، جنرل مشرف کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے ادارے خراب ہوئے، افواج پاکستان کو متنازعہ بنایا گیا، یہ ایک غلط روش تھی، ایسی روش اور رویوں کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ پاکستان کے وہ لوگ جو ایمان، تقویٰ جہاد فی سبیل اللہ کا نعرہ بلند کرتے ہیں جو ناموس رسالتؐ کے لئے کھڑے ہوتے ہیں، ان کو دیوار سے لگایا جائے ہمیں یہ نامنظور ہے۔ کیا آپ لوگ پاکستان میں اسلامی نظام اور مولانا سمیع الحق شہیدؒ کے نظریہ کو زندہ رکھنے کے حامی ہیں؟ جو حامی ہیں وہ ہاتھ بلند کریں، مولانا سمیع الحق ایک نظریہ تھا اور نظریہ کو موت نہیں آتی۔

میں آخر میں صرف یہ کہوں گا کہ مصیبتوں کے پیٹھ کے اوپر بیٹھ کر نصرت آیا کرتی ہے، پاکستان نے بڑی مصیبتیں جھیلیں اب ان شاء اللہ تعالیٰ مغربی طاقتوں کا پروگرام، ایجنڈا، صیہونی طاقتوں اور پاکستان اور اسلام مخالف حکومتوں کا منہ نوچنے کا وقت ہے۔ آیئے! پاکستان کو ایک ایسا

امن کا گہوارہ بنائیں جو دنیا کے اندر نیا نظام لے کر آئے، مولانا سمیع الحق زندہ باد، پاکستان پائندہ باد، اسلام اور قرآن پائندہ باد۔

● جناب شیخ یعقوب صاحب (ملی مسلم لیگ)

مولانا حامد الحق حقانی صاحب! محترم جناب سراج الحق صاحب! محترم جناب علامہ محمد احمد لدھیانوی صاحب! اسٹیج پر جلوہ افروز علمائے کرام شیوخ الحدیث! مجمع میں موجود ملکان ومشران! قابل قدر سامعین! آج کی بزم جو برادر مکرم مولانا سید یوسف شاہ صاحب، مولانا راشد الحق صاحب اور مولانا عبدالرؤف فاروقی صاحب و ابنائے حقانیہ نے حضرت مولانا سمیع الحق صاحبؒ کی یاد میں سجائی ہے، اس بزم میں، اس محفل میں ایک کمی نظر آرہی ہے اور وہ یہ ہے کہ آج اس مجلس میں مولانا سمیع الحقؒ نہیں ہیں، ان کا انتخاب اللہ نے کیا ہے اور شہادت کے مقام پر فائز فرمایا ہے، یہ شہادت نہ ووٹوں سے ملتی ہے، نہ نوٹوں سے ملتی ہے، شہید کا انتخاب اللہ خود کرتا ہے۔

حضرات گرامی! حضرت لدھیانوی صاحب کے بیٹے حافظ سیف اللہ صاحب کا ولیمہ تھا، ملک کی قیادت جمع تھی لدھیانوی صاحب نے جب مائیک پکڑا تو آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور زبان لڑکھڑا رہی تھی اور یہی کہہ رہے تھے کہ آج کی ہماری اس مجلس میں حضرت مولانا سمیع الحقؒ نہیں ہیں اللہ کے پاس جا چکے ہیں اور پروفیسر حافظ محمد سعید صاحب وہ پس دیوار زنداں ہیں اور میں یہ بھی کہتا چلوں کہ آج کی یہ محفل بھی ہے، مجلس بھی ہے، مقررین بھی ہیں، سامعین بھی ہیں لیکن مولانا سمیع الحق صاحبؒ اور جنرل حمید گل صاحب نہیں۔ آج دفاع پاکستان قافلہ اور کارواں موجود ہے مگر میر کارواں وہ اللہ کے پاس جا چکے ہیں

حضرات گرامی! اگر ہم عنوان ختم نبوت کا لیں تو حضرت مولانا سمیع الحقؒ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے ختم نبوت کا علم اٹھایا پرچم پکڑا اسمبلی کے اندر آواز بلند کی اور ان کی زندگی کی آخری تقریر اور خطاب اگر کسی موضوع پر ہے تو وہ بھی عقیدہ ختم نبوتؐ ہے اور دنیا سے جاتے ہوئے اپنے روحانی بیٹوں کو اور پاکستان کی عوام کو یہ سمجھ دے گئے ہیں کہ اگر دنیا میں زندہ رہنا ہے تو عقیدہ ختم نبوتؐ کو مضبوطی سے تھام لو تمہاری بقا اسی میں ہے، تمہارے ایمان کا تحفظ اسی میں ہے۔

حضرات گرامی! اگر ہم تعلیم کا میدان لیں تو بلا مبالغہ آج دارالعلوم دیوبند کے اندر بھی بخاری کے طلباء کی وہ تعداد نہیں جو دارالعلوم حقانیہ کے اندر ہے اور اسی مسند پر بیٹھ کر قال اللہ اور قال رسول کا ڈنکا بجانے والے کون تھے؟ حضرت مولانا سمیع الحقؒ تھے۔

حضرات گرامی! جب پاکستان پر مشکل وقت آیا اور سلالہ چیک پوسٹ کے اوپر امریکہ نے حملہ کیا تو حضرت مولانا سمیع الحق صاحبؒ بے تاب ہوئے لاہور کے ایک ہوٹل میں اجلاس بلایا، یہ قائدین وہاں بھی موجود تھے ،دفاع پاکستان کونسل معرضِ وجود میں آئی اور میں ان کے شانہ بشانہ اور قدم بقدم رہا اور طورخم سے لیکر چمن کے بارڈر تک اور لاہور سے لیکر اسلام آباد تک مسجد شہدا سے لے کر واہگہ بارڈر تک ۳۶۔۳۵ گھنٹے اس مردِ مجاہد نے ٹرک میں کھڑے ہو کر گزارے ہیں کس لئے؟ پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کے تحفظ کے لیے؟ عقیدہ ختم نبوتؐ کے لیے، پاکستان کی بقا کیلئے ،اتحاد امت کے لئے اور اس امت کو جوڑنے کے لیے، بکھرے ہوئے لوگوں کو کارواں بنانے کیلئے اور اسی راستے پر چلتے چلتے وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

حضرات گرامی! افغانستان کو اللہ نے بہت بڑی فتح دی ہے، یہ طالبان کی فتح پاکستان کی فتح، یہ عالم اسلام کی فتح اور یہ مولانا سمیع الحقؒ کی فتح ،یہ حقانیہ کی فتح ہے اور اہل حق کی فتح ہے، جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا جب وہ آئے تھے، سارے اکٹھے ہو کر آئے تھے کہ غزوہ احزاب میں جس طرح کفار اکٹھے ہو کر آئے تھے اوپر سے بھی آئے ، نیچے سے بھی آئے، جمع ہو کے آئے لیکن جب وہ سارے کے سارے ۴۲ ممالک صلیبی جنگ کا اعلان کرتے ہوئے اکٹھے آئے تھے مگر آگے سے مولانا سمیع الحقؒ کے روحانی بیٹوں (طالبان) نے ایسی مار ماری ہے جو اکٹھے ہو کے آئے تھے وہ ٹوٹ پھوٹ کے واپس گئے جو اسلحہ لے کر آئے تھے وہ اسلحہ چھوڑ کے واپس بھاگے، تکبر وغرور کے ساتھ جو آئے تھے وہ ذلیل ورسوا ہو کے چلے گئے، اللہ نے حق کو، اہل حق کو، سمیع الحقؒ کو فتح عطا کی ۔مولانا سمیع الحقؒ ہمہ جہت شخصیت تھے اور ہم سب کے روحانی باپ بھی تھے، قائد بھی تھے، میں نے ان کو مشفق اور بہت بڑا انسان پایا ہے۔

آخری بات یہ کہ ایک مرتبہ حقانیہ کے اندر ٹہلتے ٹہلتے قبرستان (مقبرہ حقانیہ) چلے گئے اور ہر ایک قبر کے متعلق بتانے لگے اور ایک جگہ خالی پڑی تھی اور مجھے کہنے لگے یہ جگہ میں نے اپنے لئے رکھی ہے، میں نے کہا اللہ آپ کو لمبی زندگی دے آپ سے اللہ نے بڑے کام لینے ہیں ۔اب وہ دنیا سے چلے گئے لیکن آج جب ہم پیچھے مڑ کر دیکھتے ہیں ان جیسی قد آور کوئی شخصیت ہمیں نظر نہیں آتی، میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں وہ تو چلے گئے کیا آپ میں سے ہر ایک مولانا سمیع الحقؒ بن کے دکھائے گا؟ ہاتھ اٹھا کے بولو ان کے مشن کو جاری رکھو گے؟ اتحاد کا مظاہرہ کرو گے؟ ذرا کھڑے ہو کر بولو ان کرسیوں سے کھڑے ہو کر بولو قائدین کھڑے ہو کر ہاتھوں کی زنجیر بنا کر عوام میں سے کوئی بھی نہ بیٹھا

رہے، قائدین بھی ہاتھوں کی زنجیر بنا کر اس بات کا اعلان کریں ان شاء اللہ ہم سب اتحاد و اتفاق سے مولانا سمیع الحقؒ کے مشن کو آگے لے کر بڑھیں گے چلیں گے اور آپ سب کو افغانستان کی فتح مبارک ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ سب کو سلامت رکھے

● **مولانا سیف اللہ اقبال** (مدیر اعلیٰ جامعہ عثمانیہ تعلیم القرآن لاڑھی، وسینئر رہنما جمعیت علماء اسلام سندھ)

گرامی قدر حاضرین و مہمانان گرامی! معزز علماء کرام! واکابرین عظام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی یہ مبارک مجلس استاذ المحدثین، امام المجاہدین، مصنف وادیب، مدرس، عالم اسلام کے عظیم مذہبی، سیاسی وسماجی رہنما، تحریک ختم نبوت کے سپہ سالار، فادر آف طالبان حضرت اقدس شیخ المشائخ مولانا سمیع الحق شہید نور اللہ مرقدہ کے نام سے منعقد کی گئی ہے، اس مبارک مجلس کے انعقاد پر جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اور جمعیت علماء اسلام پاکستان (س) کے قائدین، مشائخ عظام و منتظمین کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔

ارباب علم و دانش! حضرت اقدس استاذ المجاہدین کی خطابت، صحافت، تدریس، تصنیف و تالیف تحریک ختم نبوتؐ سیاست، جہاد، ودینی، ملی، سیاسی، سماجی خدمات اور کارہائے نمایاں کو اس مختصر وقت میں ذکر کرنا ناممکن ہے اس لئے کہ وہ ایک ہمہ گیر شخصیت تھے اور ان کی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے اور انہی خدمات کی بنا پر آپ علم اور اہل علم میں ایک امت اور جماعت کی حیثیت رکھتے تھے

گرامی قدر حاضرین! درس و تدریس کے میدان میں آپ کی خدمات کسی سے بھی ڈھکی چھپی نہیں، آپ نے تقریباً نصف صدی سے زائد عرصہ ابتدائی درجات سے لیکر درجہ علیا تک تمام کتب کی تدریس فرما کر اس علمی میدان میں اپنا لوہا منوایا اور اس پر واضح دلیل آپ کے تلامذہ کا وسیع حلقہ ہے جو اپنی مثال آپ ہے اور اطراف عالم میں شمع ایمان کو روشن کررہے ہیں، حسن تدبیر اور انتظام میں بھی آپ کا کوئی ثانی نہیں، والد محترم کے جانشین بننے کے بعد آپ نے جس تدبر و بصیرت سے اس عظیم ادارے (دارالعلوم دیوبند ثانی) کی آبیاری فرمائی اور اس کو ترقیوں سے ہمکنار فرمایا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج بھی یہ ادارہ پاکستان بلکہ عالم اسلام کا ایک بہت بڑا علمی ادارہ اور مرکز ہے۔

صحافت، تصنیف و تالیف کے میدان میں بھی آپ کا نمایاں اور بلند مقام ہے چنانچہ آپ نے ماہنامہ "الحق" جاری فرمایا جو عوام و خواص میں یکساں مقبولیت کا حامل رسالہ ہے، ایک دور میں نامور اردو ادیبوں نے یہ فیصلہ جاری فرمایا کہ مجلّہ "الحق" اردو زبان کا سب سے بہترین نثر کا حامل رسالہ ہے دیگر تصانیف ورسائل کے ساتھ ساتھ آپ کے مشاہیر کے خطوط و مکاتیب کا مجموعہ جو مشائخ

عظام، علم اور اہل علم کی قدر دانی کی حیران کن مثال ہے۔

گرامی قدر احباب! ملکی سیاست میں حضرت والا کا نمایاں ظہور اس وقت ہوا جب حافظ الحدیث حضرت اقدس مولانا عبد اللہ درخواستی صاحب نور اللہ مرقدہ نے مینار پاکستان میں انہیں کلاشنکوف اور قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا اور جمیعت علماء اسلام پاکستان کا جنرل سیکرٹری منتخب فرمایا اور جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور اقتدار میں تمام سیاسی زعماء کو اعتماد میں لیکر سینیٹ میں شریعت بل پیش کر کے آپ نے ایک عظیم کارنامہ تاریخ کے صفحات پر رقم فرمایا جبکہ تحریک ختم نبوتؐ میں بھی آپ نے قائدانہ کردار ادا کیا، مسئلہ قادیانیت کے حوالے سے ۱۹۷۴ء میں آپ کی علمی، سیاسی جد وجہد بھی تاریخ کے اوراق میں ایک روشن باب کی حیثیت رکھتی ہے اور جب بھی ملک وملت کی سیاست میں جمود کا سما چھا جاتا اور دشمنان ملک وملت کی طرف سے کسی سازش کی کوشش کی جاتی تو حضرت اقدس سیاسی زعماء کو جمع کر کے ان کے آگے ایک ایسا متفقہ ایجنڈا پیش فرماتے جس سے نہ صرف یہ کہ ملک وملت میں سیاسی روح بیدار ہو جاتی بلکہ دشمنان ملک وملت کو بھی اپنی سازشوں میں ناکامی اور شکست کا سامنا کرنا پڑتا، چنانچہ ملی یکجہتی کونسل، ایم ایم اے، متحد دینی محاذ، دفاع افغانستان کونسل ودفاع پاکستان کونسل کے اصل بانیان میں آپ نمایاں شخصیت اور مرکزی کردار کے حامل ہیں۔

جہاد افغانستان اور طالبان مجاہدین کی سرپرستی رہنمائی کے حوالے سے آپ کا کردار اظہر من الشمس ہے، یہی وجہ ہے کہ دنیائے کفر آپ کو فادر آف طالبان اور دارالعلوم حقانیہ (دیوبند ثانی) کو یونیورسٹی آف جہاد کے نام سے موسوم کرتی ہے، اس بات میں کوئی شک نہیں اسلحہ اور تلوار کے جہاد حضرت والا کے فیض یافتہ تلامذہ سرفروشان اسلام نے لڑی ہے اور حضرت والا نے ہر مشکل دور میں ڈنکے کی چوٹ پر برملا قوت اور جراءت کے ساتھ ہر مکان وزمان میں نہ صرف یہ کہ رہنمائی فرماتے رہے اور دفاع میں صدا بلند کی بلکہ زبان وقلم اور دیگر ذرائع سے بھی ان کی نصرت فرماتے رہے، جہاد فی سبیل اللہ اور سرفروشان اسلام کے ساتھ خیر خواہی اور اخلاص کی برکت ہی تو ہے کہ انتہائی ضعیف العمری اور پیرانہ سالی جس میں حضرت امام المجاہدین باقاعدہ سفر پر جانے سے معذور تھے، اللہ تبارک تعالیٰ نرم ملائم بستر پر اس عظیم منصب ونعمت شہادت سے نوازا جس کے حصول کی تمنا سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما کر سرفروشان اسلام کو دعوت وترغیب دی، چنانچہ حضرت کی روح اگر حالت سجود میں علیین کی طرف پرواز کر جاتی تو بڑی سعادت کی حامل ہوتی اور اگر دوران درس، صحیح بخاری شریف پر رخسار رکھ کر خالق حقیقی کو پیاری ہو جاتی تو بھی عظیم الشان سعادت کی حامل ہوتی لیکن جہاد فی سبیل اللہ

اور مجاہدین اسلام کے ساتھ اخلاص کی برکت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی رخصتی ایسی کرنی تھی جو ہر رخصتی سے عالیشان ہو اور ایسی سعادت سرفراز کرنا جو ہر سعادت سے برتر واعلیٰ ہو۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت والا کی تمام خدمات جلیلہ اور شہادت با سعادت کو بارگاہ عالیہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور ان کے علوم وفیوض تا قیامت جاری وساری فرمائے (آمین)

● **مولانا قاضی فتح الباری رستمی صاحب** (مہتمم ادارہ فتح العلوم نواں کلی رستم مردان)

مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی ہر ایک بات اور ہر ایک رویہ میرے دل ودماغ پر ایسا نقش ہے کہ مجھے زندگی بھر یاد رہے گا، جب بھی آپ کی یاد آتی ہے، دل دماغ خوبصورت یادوں سے معطر ہوجاتے ہیں، آپ کا مشفقانہ ہمدردانہ انداز سے ملنا کہ مجھے فراق گورکھپوری کا شعر یاد آجاتا ہے

تم مخاطب بھی ہو قریب بھی ہو　　تم کو دیکھیں کہ تم سے بات کریں

آپ کی تدریسی، تنظیمی، تبلیغی، سماجی، سیاسی تحریکی خدمات کسی سے پوشیدہ نہیں بلکہ ذہن علماء دیوبند کی خدمات کی طرف جاتی ہے، اس مقام پر ان اکابرین دیوبند کی مقبولیت کا اندازہ ان کے خوشہ چینوں اور فیض سے لگایا جاسکتا ہے۔ کڑے سفر کا تھکا مسافر تھکا ہے ایسا کہ سوگیا ہے

خود اپنی آنکھیں تو بند کرلیں ہر آنکھ لیکن بھگو گیا ہے

● **مولانا حامد الحق حقانی صاحب** (نائب مہتمم جامعہ حقانیہ وامیر جمیت علمائے اسلام)

میرے بہت ہی قابل قدر واحترام اکابرین علمائے کرام اور ملک بھر سے مختلف دینی، سماجی اور قومی جماعتوں کے قائدین! میں آپ سب کو اور صوبہ بھر سے تشریف لائے ہوئے جمیت علمائے اسلام پاکستان کے کارکنوں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ آج ایک تاریخی دن ہے اور قیامت تک یہ دن حضرت مولانا سمیع الحق شہید نور اللہ مرقدہ کا خون ہمیں ان کی عظمتوں، ان کی خدمات، ان کی درس وتدریس اور ان کی قومی ملی مساعی کی یاد دلائے گی اور آپ کی شخصیت ہمیشہ ہمارے دلوں میں یاد رہے گی، آج ہی کے دن دو نومبر کو عالمی اغیار نے انہیں بیدردی سے اسلام آباد میں شہید کردیا تھا، ان کے عظیم مشن کو اور ان کی امت مسلمہ کے لئے اور پاکستان کے دفاع وترقی وخوشحالی کے لئے خدمات کو اور اس مشن کو جاری وساری رکھنے کے لئے یہ اجتماع عزم کرتا ہے، اگر وہ آج ہم میں نہیں ہیں تاہم آنے والی نسلیں ان کے چھوڑے ہوئے نقوش کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں گے، اس کے لئے نظریہ اسلام اور نظریہ پاکستان کیلئے ہم جان کی قربانیاں پیش کردیں گے، یہ ایک مولانا سمیع الحق

نہیں تھے، جن کی شہادت سے اسلام کا سفر، پاکستان کی ترقی کا سفر، امت مسلمہ کی خوشحالی اتحاد اور یکجہتی کا سفر رک جائیگا ایسا ان شاء اللہ کبھی نہیں ہوگا۔ جامعہ دارالعلوم حقانیہ (دیو بند ثانی ام المدارس) کا اس خطے میں ایک وسیع تعلیمی، سماجی، سیاسی بلکہ دینی نیٹ ورک ہے اور یہ مختلف مسالک (دیوبندی بریلوی، اہل حدیث) کے علماء اور دیگر مسالک کے لوگ جب تک زندہ ہیں وہ اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم اور قال اللہ اور قال الرسولؐ کی صدا کو اس خطے میں پھیلائیں گے۔

آپ کو یہ منظور ہے کہ ہم قال اللہ اور قال الرسول کے لئے اپنی زندگیاں وقف کردیں، اپنی اولادوں، اپنی بیٹوں کو وقف کردیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ سٹیج پر بیٹھے تشریف فرما، بڑے محدثین، قائدین اور مشائخ عظام آج اپنے آپ کو یتیم محسوس کرتے ہیں، آج صرف حامد الحق یا راشد الحق، اسامہ ،خزیمہ یتیم نہیں ہوئے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کو ایک سٹیج پر جمع کرنے والی عظیم شخصیت جس پر ہے پوری قوم کا اتفاق تھا، آج پوری قوم اپنے آپ کو مولانا سمیع الحقؒ کے بغیر ادھوری اور یتیم سمجھتی ہے۔

آج سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہوکر آپ حضرات تشریف لائے ہیں اور یہی حضرت مولانا شہیدؒ کی سوچ تھی کہ اس ملک میں سیاسی وابستگی سے بالاتر ہوکر ہمیں قومی اتحاد کا سوچنا چاہیے اور تمام دینی، قومی، سیاسی، مذہبی جماعتوں کو ایک سٹیج اور ایک میز پہ بیٹھ کر مذاکرہ کرنا چاہیے، اتفاق واتحاد کیلئے نظریہ اسلام اور نظریہ پاکستان کے لئے، یہ ملک نظریہ اسلام کے لئے بنا تھا، آج تک ہماری جماعت کی یہی جدوجہد رہی ہے۔ حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ، میرے داداجان، شیخ القرآن والحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستیؒ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا لاہوریؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ ان سب کا یہی مشن تھا کہ اس ملک میں اسلامی نظام کی جڑیں قانون میں، عدالت میں، پارلیمنٹ میں اور قوم میں مضبوط رہے۔ آج ہم اسلام آباد کو یاد رکھتے ہیں لیکن اسلام کو بھول گئے ہیں یہ ہماری بدقسمتی ہے۔

آج عالمی اغیار نے تختہ مشق فلسطین کو بنایا، شام، عراق، برما کو بنایا، افغانستان کو بنایا اور اب وہ کشمیر کو بھی ملیا میٹ کرنا چاہتے ہیں اور افغانستان کے لئے بھی ان کی خواہش ہے کہ وہاں امن قائم نہ ہو، ہم پاکستانیوں کی، امت مسلمہ کی، دینی اور قومی جماعتوں کی یہ خواہش ہے اور یہی خواہش حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ شہید اسلام شہید دفاع پاکستان، شہید ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تھی کہ پڑوس افغانستان میں امن قائم ہوجائے تو سارا خطہ امن سے ہمکنار رہے گا اور میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی خوشحالی اور ترقی اور افغانستان کی خوشحالی اور ترقی ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہے تو اسلامی ممالک پاکستان، سعودی عرب، امارات سب کو چاہیے کہ وہ افغانستان میں ان

علماء مجاہدین طالبان کی حکومت کو تسلیم کریں اگران کو خدانخواستہ ہمارے حکمران ، ہمارے لیڈر شپ، عالم اسلام اور دنیا کی لیڈر شپ انہیں تسلیم نہ کریں تو پھر یاد رکھیں یہ جنگیں خدانخواستہ کہیں دنیا تک پھیل نہ جائیں، ہم تو کہتے ہیں کہ مین سٹریم میں طالبان آئیں اور ان کو اگر اپنے گلے اور سینے سے دنیا لگا لیں تو میں سمجھتا ہوکہ وہ اسلام کی ایک ایسی تصویر پیش کریں گے جس سے ان شاء اللہ امن و خوشحالی اور محبت دنیا میں اور امت مسلمہ میں پھیلیں گی، ہم ان سے اور کیا چاہتے ہیں؟ چالیس سال سے وہاں اغیار کی جنگیں رہیں کب تک افغان قوم بیچاری پستی رہے گی ۔وہاں کی عوام اور حکومت چاہتی ہے کہ پاکستان کے بارڈر ہمارے لئے کھلے رہیں تاکہ مریض آتے رہیں، تجارت جاری رہے، خوراک وہاں پہ پہنچتی رہے، یہ ہمارا اسلامی و اخلاقی فریضہ ہے تو آج میں دنیا کو اور امریکہ یورپ کو ان کی اخلاقیات یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آپ تو اخلاقیات کے علمبردار ہیں تو پھر خدارا! مسلمانوں کے ساتھ نرم اور اچھا رویہ رکھیں اگران سے آپ قطر میں مذاکرات مکمل کر چکے اور ایک معاہدہ ہو چکا اب ان کو پوری قوم ملک و ملت نے افغانستان میں راستہ دیا ہے کہ آپ حکومت کریں ،آج دنیا کیا پس پیش کررہی ہے کہ ہم ان کو تسلیم نہیں کرتے ۔

آج ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضرت علامہ شیخ الاسلام مفتی محمد مولانا تقی عثمانی صاحب ہمارے بیچ موجود ہیں، وفاق المدارس پاکستان کے قاری محمد حنیف جالندھری صاحب ،حضرت لدھیانوی صاحب ،مولانا طاہر محمود اشرفی صاحب، شیخ الحدیث مولانا ادریس صاحب ، مولانا محمد خان شیرانی صاحب ،مولانا راشد الحق صاحب، مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب ،مولانا سید یوسف شاہ صاحب، مولانا عبدالرؤف فاروقی صاحب، پیر مولانا عبدالقدوس صاحب ،مولانا عبدالواحد صاحب، شیخ یعقوب صاحب،ڈاکٹر انوار الحق صاحب، جنرل ضیاء الحق شہید کے صاحبزادے اعجاز الحق صاحب کی نمائندگی کررہے ہیں،عبداللہ گل صاحب جنرل حمید گل صاحب کی نمائندگی کررہے ہیں، مولانا گل نصیب خان ،مولانا شجاع الملک صاحب اور مولانا درخواستی صاحب کی خانقاہ کے صاحبزادے اور سارے سٹیج پہ بلوچستان ،سندھ ،پنجاب ، کے پی اور قبائل کے بڑے بڑے لوگ افغانستان کے وفود یہاں موجود ہیں، علماء و مشائخ یہاں موجود ہیں، میں ان سب کو خوش آمدید کہتا ہوں ،آپ کے آنے سے ہمارے حوصلے بلند ہوئے اور ہم مستقبل قریب میں کوشش کریں گے کہ اپنی قومی سیاسی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر ایک بڑی آل پارٹیز کانفرنس پہ جمع کریں اور اس ملک پاکستان کی بھلائی کا سوچیں۔

ہم حکومت سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ جو حالات یہاں پہ چل رہے ہیں اس میں استحکام

لایا جائے اور جن قوتوں کا ٹکراؤ آتا ہے تو ان سے فوری مذاکرات ٹیبل ٹاک کے ذریعہ کئے جائیں، میں پاکستان کے اداروں سے درخواست کروں گا اور دینی، قومی، سیاسی جتنی بھی قیادتیں ہیں چاہے وہ اپوزیشن ہو چاہے وہ حکومت ہے ان کو چاہیے کہ ان کے ساتھ بات چیت کریں اور وہاں پہ ہمارے لئے تجارتی راستے سنٹرل ایشیاء کے ساتھ اور دنیا کے ساتھ تجارت کے راستے کھول دے اسی میں خوشحالی ہے، اسلام مزید ترقی کرے گا، پاکستان کے مسلمان خوشحال ہوں گے، میں ہال میں جماعت اسلامی کے امیر جناب سراج الحق صاحب کو بھی خوش آمدید کہتا ہوں جو میرے والد صاحب مولانا سمیع الحق صاحبؒ کے دست راست رہے، سب کو میں خوش آمدید کہتا ہوں حضرت مولانا انوار الحق صاحب، شیخ الحدیث مہتمم جامعہ حقانیہ کو خوش آمدید کہتا ہوں اور قائدین یہاں موجود ہیں ان کے نام مجھ سے رہ گئے ہیں تو میں معذرت خواہ ہوں، ان شاء اللہ ہم ہمیشہ اسلام کیلئے ایک رہیں گے پاکستان کیلئے ہماری سوچ متفق اور متحد ہے یہ سوچ ہم نے قائد شہید مولانا سمیع الحقؒ سے لی ہے یہ سوچ ان شاء اللہ مستقبل میں پھیلے گی اور پاکستان کے دشمن مایوس ہوں گے۔

● مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ (مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ)

بعد از خطبہ مسنونہ! معزز علمائے کرام، مشائخ عظام اور حاضرین مجلس! تقریریں آپ نے بہت سن لیں، سب سے پہلے میں پشاور کے علماء اور خطباء کا شکرگزار ہوں کہ وہ کثیر تعداد میں تشریف لائے اور دور دراز سے بھی تشریف لانے والے حضرات کا بھی مشکور ہوں، وقت کم ہے اور آپ حضرات نے اکابرین، بزرگوں اور مقررین کی تقاریر سن لی ہیں۔ میں اپنے بڑے بھائی حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کو بھرپور خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے میرے عظیم والد حضرت مولانا عبدالحقؒ کے مشن اور ہمارے جامعہ کو دن دگنی اور رات چوگنی سے سرفراز فرمایا، پاکستان اور دنیا بھر میں اسلامی نظام کے احیاء اور تحریکات کے لئے ان کی کاوشیں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ افغانستان میں تازہ فتوحات اور اسلامی انقلاب کی کامیابی میں بھی میرے شہیدؒ بھائی کا بڑا حصہ شامل ہے۔ "الحق" کی یہ خصوصی اشاعت قابل ستائش ہے کہ اس کے ذریعے حضرت کی تمام زندگی اور ان کے کارنامے محفوظ کرکے آئندہ نسل کے لئے ایک تاریخی دستاویز کی صورت میں پیش کردیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت شہیدؒ کے درجات کو بلند فرمائے اور قاتلوں کو دنیا و آخرت میں رسوا کرے۔

کانفرنس میں متفقہ طور پر اعلامیہ پیش کیا گیا جو درج ذیل ہے:

اعلامیہ

مولانا سمیع الحق شہیدؒ خدمات قومی کانفرنس

آج بمورخہ ۲؍نومبر ۲۰۲۱ء کے یہ عظیم الشان کانفرنس اور اس میں شامل مذہبی اور سیاسی جماعتوں کے قائدین وکارکنان سماجی تنظیموں کے رہنماء، علماء ومشائخ اور عوام الناس کا یہ نمائندہ اجتماع متفقہ طور پر یہ اعلامیہ پیش کرتا ہے:

(۱) اجتماع مولانا سمیع الحق شہید رحمہ اللہ کی علمی، دینی، سیاسی، سماجی، قومی، ملی اور پارلیمانی خدمات کو زبردست انداز میں خراج عقیدت پیش کرتا ہے جنہوں نے ملک میں امن وامان اور مسلکی ہم آہنگی میں اہم کردار ادا کیا اور تصنیف وتالیف سے لے کر اس وطن عزیز پاکستان کے آئینی اور دستوری خدمات تک کردار ادا کیا، دین اسلام اور پاکستان کے لیے ان کے لازوال خدمات ہمیشہ کے لیے سنہرے الفاظ میں یاد رکھے جائیں گے۔

(۲) یہ کانفرنس پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ مولانا سمیع الحق شہید رحمہ اللہ جیسے عظیم محب وطن اور عالمی رہنما کو تین سال قبل راولپنڈی میں انتہائی مظلومانہ انداز میں شہید کر دیا گیا تھا۔ تین سال گزرنے کے باوجود آج تک حضرت مولانا شہیدؒ اور دیگر مظلوم کے قاتلوں کو کیفر کردار تک نہیں پہنچایا جاسکا جو قابل صد افسوس و باعث تشویش ہے۔ اسلام اور پاکستان دشمن قوتوں نے حضرت مولانا کو شہیدؒ کر کے دراصل پاکستان کے دوقومی نظریے پر وار کیا ہے۔ حضرت مولانا شہیدؒ نہ صرف پاکستان کے نظریاتی بلکہ جغرافیائی سرحدوں کے بھی ایک عظیم جرنیل اور سپوت تھے۔ان کے خلاف حکومت نے کیا کیا؟

(۳) امارات اسلامیہ افغانستان کی قانونی وشرعی حکومت کو فی الفور اقوام متحدہ، پاکستان اور دیگر ممالک فوری طور پر سیاسی اور سفارتکاری کے اصولوں کے مطابق تسلیم کریں کیونکہ تحریک طالبان نے افغانستان میں پرامن طور پر اقتدار حاصل کیا ہے اور انہوں نے بغیر خون بہائے اور اپنے دشمنوں کو معاف کر کے "فتح مکہ" کی یاد دلا

دی ہے۔اگر عالمی دنیا نے افغانستان کو اس بار بھی تنہا چھوڑ دیا تو اس کے اثرات پاکستان اور خطہ بھر میں بہت نقصان دہ ہوں گے۔

(۴) کشمیر اور تحریک آزادی کے عظیم رہنما اور مجاہد علی گیلانی کی میت کیساتھ ہندوستانی فوج کی بزدلانہ بے حرمتی اور تشدد کی مذمت کرتا ہے۔نیز ہندوستان میں مسلمانوں پر جاری حالیہ تشدد اور بے پناہ ظلم وستم کے مسلسل واقعات اور مساجد پر حملوں کے واقعات کو تشویش کے نظر سے دیکھتا ہے۔

(۵) امریکہ تحریک طالبان سے قطر معاہدے پر مکمل عمل درآمد کرائے تا کہ عالمی دنیا افغانستان میں انسانی بنیادوں پر فوری مدد کو ممکن بنائے۔

(۶) یہ نمائندہ اجتماع ملک میں جاری مہنگائی اور بیروزگاری پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور حکومت وقت سے مطالبہ کرتا ہے کہ غریب عوام کے لئے آسانیاں پیدا کی جائیں کیونکہ عوام کی قوت برداشت جواب دے چکی ہے۔

(۷) یہ نمائندہ اجتماع امت اور اپوزیشن کے درمیان جاری کش مکش اور رسہ کشی پر بھی تشویش کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ تمام سیاسی قائدین کے ساتھ تصادم کی بجائے مفاہمت کا راستہ اختیار کرے اور عوامی مسائل پر توجہ دے۔

(۸) یہ نمائندہ اجتماع اس بات کا حکومت پاکستان،عالم اسلام اور اقوام متحدہ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ طالبان کی قانونی حکومت کو باقاعدگی کے ساتھ سیاسی وسفارتی طور پر منظور کیا جائے جس سے اس خطے میں امن وسلامتی،معاشی وتجارتی سطح پر نئے دور کا آغاز ہوگا۔

(۹) ملک میں تحریک لبیک اور حکومت کے درمیان جاری کشیدگی بھی وقفے وقفے سے جاری رہتی ہے حکومت کو چاہیے کہ فرانس سفیر اور دیگر گستاخی کے مرتکب ممالک کے ساتھ اپنے سفارتی تعلقات پر نظر ثانی کرے۔

(۱۰) یہ نمائندہ اجتماع ،حکومت پاکستان اور تمام اسلامی اور مغربی دنیا سے امارت اسلامیہ افغانستان کی حکومت کو فی الفور تسلیم کرے اور اُن پر معاشی پابندیوں کو ختم کیا جائے۔افغان عوام کو انسانی بنیادوں پر معاشی امداد دی جائے۔

مولانا عبدالقیوم حقانی
مدیر ماہنامہ ''القاسم''

مولانا سمیع الحق شہیدؒ پر ''الحق'' کا خاص نمبر
ہمہ جہتی عبقری انسان کی داستانِ حیات عظیم علمی، ادبی اور تاریخی سوغات
خدمات، فتوحات اور قومی وملی سیاسی کارناموں کا انسائیکلوپیڈیا

ملک میں سیاست وصداقت کا افتخار، افغانستان میں طالبان کی تربیت اور اسلامی انقلاب کا مرکزی کردار، ملک وملت کا اعزاز ووقار اور اسلامی دُنیا کا اعتبار بنے رہے

مولانا سمیع الحق شہیدؒ...... علمی دُنیا کا ایک ایسا عظیم نام ہے جن کے اِردگرد تقدس واحترام، محبوبیت ومرجعیت، عظمتوں اور رفعتوں کا ہالہ بنا ہوا ہے۔

شہید ناموسِ رسالت مولانا سمیع الحقؒ، یعنی علم وادب، قلم وکتاب اور قومی وملی خدمات کا کوہِ ہمالیہ، دعوتی تبلیغی اور جہادی، فتوحات کا نشان، علمی فضائل اور تدریسی کمالات کا مخزن، ادبیات اور تحریر وتحقیق کے دھنی، دیدہ وری اور دانشوری کا عنوان، یہ دولفظی نام آتے ہیں، علمی محاسن، پیکرِ حسنِ عمل، ادبی، دعوتی اور جہادی محاذ کی ست رنگی قوس وقزح ذہن کے سکرین پر گردش کرنے لگتی ہے وہ تحصیلِ علم کے بعد زندگی کے آخری لمحے تک دارالعلوم دیوبند کے بعد جنوبی ایشیاء کی سب سے بڑی اسلامی یونیورسٹی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں جامعہ کے طالبانِ علوم کے درمیان علم وفن کے جام لنڈھاتے رہے اور آج بھی ان کے ہزاروں تلامذہ ہر جگہ علم وفن کی روشنی تقسیم کر رہے ہیں۔ افغانستان میں طالبان کی فتوحات، نفاذِ شریعت کی مساعی، قیامِ امن اور اسلامی انقلاب کے پیش منظر میں تکوینی طور پر ان کا لہو بنیاد کا پتھر قرار پایا اور انہیں عظیم تعلیمی، تدریسی اور تربیتی و جہادی کردار میں عالمی سطح پر ''فادر آف طالبان'' قرار دیا گیا۔

مولانا سمیع الحق شہیدؒ بے پناہ تنوع اور جامعیت کی حامل شخصیت تھے۔ موصوف ایک جید عالم دین، ایک عظیم خطیب، ایک بے باک صحافی، ایک عالی مرتبت مدرس، ایک بے بدل دانشور،

ایک بلند پایہ مفکر، ایک نبض شناس ماہر سیاست، ایک بے لوث رہبر، ایک بیدار مغز فعال متحرک اور جرأت مند قائد کی حیثیت سے عالمی سطح پر ملت اسلامیہ کے ایک تابناک اور روشن چراغ تھے۔ ان کی فکری بالیدگی اور ذہنی پرواز تک رسائی کے لئے ان کی تحریر وتقریر، تصنیف وتالیف اور اسلوب بیان کا مطالعہ ضروری ہے۔ شہید ادب برائے زندگی کے قائل نہ تھے، یہی وجہ ہے کہ انہوں نے تصنیف و تالیف کو بطور مشغلہ اختیار نہیں کیا بلکہ حسب ضرورت اور بہ تقاضائے وقت مخصوص موضوعات پر قلم اُٹھایا جو انقلاب آفرین اور اثر انگیز ثابت ہوا۔

انہوں نے اپنی طویل تدریسی زندگی میں ابتلاء و آزمائش اور فروغ علم و نفاذ شریعت کی جدوجہد میں مغرب کی بھرپور یلغار، شدید مقابلے و مزاحمت کے کئی صبر آزما سنگ میل عبور کئے۔ نفاذ شریعت کے حوالے سے پارلیمنٹ میں جامع "شریعت بل" پیش کر کے پورے عالم میں نظام شریعت کی جدوجہد کے جھنڈے لہرائے، دنیائے علم اور جہادی میدانِ کارزار میں ہزاروں شاگرد تیار کئے، درس و تدریس، تصنیف و تالیف، صحافت واشاعت، اتحادِ ملت اور وحدتِ اُمت کی مساعی کا صبر آزما شغل بھی اپنائے رہے۔ ان کی خدمات، فتوحات اور علمی و ادبی سیاسی اور قومی وملی کارناموں کا دائرہ بہت وسیع ہے، وہ مختلف صلاحیتوں کے حامل عبقری انسان تھے۔ ان کا دل شاعر جیسے حساس ہے، قلم، ادیب اور مؤرخ کا پایا ہے، دماغ انقلابی عالمِ دین کا ہے، فکر بزرگانِ دین سے ملی ہے، وہ شروع ہی سے دعوت و تبلیغ، اتحادِ اُمت، نفاذ شریعت کی جدوجہد اور قلم وقرطاس کے شیدائی رہے ہیں، یہ کہنا بہت بجا ہے کہ انہیں دُنیائے علم کی صاحب قرانی ملی ہے۔ انہوں نے تعلیم وتعلّم اور درس وتدریس کے ساتھ تفسیری، حدیثی، نثری اور ادبی جوہر کا مظاہرہ بھی کیا ہے۔

وہ تفسیر امام لاہوریؒ، مکاتیب مشاہیر، خطباتِ مشاہیر، زین المحافل شرح شمائل ترمذی، حقائق السنن، اسلامی معاشرہ کے لازمی خدوخال، گنبدِ خضراء کے سائے میں، اے زائرِ حرم، اسلام کا نظامِ اکل وشرب، کاروانِ آخرت، شریعت بل کا معرکہ، اسلام اور عصر حاضر، صلیبی دہشت گردی اور عالمِ اسلام، دعواتِ حق، خطباتِ حق، قادیانیت، ملت اسلامیہ کا مؤقف، قومی اسمبلی میں اسلام کا معرکہ، Taliban as i see them، جیسی عظیم وضخیم تصنیف و تالیف کا تاج زرین سر پر سجائے ہوئے ہیں، انکے موضوعات کی تحدید نہیں ہے، بڑے متنوع اور گوناگوں ہیں، علمی و دینی اور تحقیقی موضوعات کے ساتھ ادب وسیاست اور سماج کے سلگتے ہوئے عنوانات کو بھی اپنے قلم سے زندگی بخشتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق شہیدؒ نے اپنی متنوع صلاحیتوں سے بہت سے میدان تلاش کئے تھے۔ اپنی

تگ وتاز کی خاطر نئی نئی راہیں اور اپنے اشہب فکر کے لئے بہتر سے بہتر اور خوب سے خوب تر جولان گاہیں تیار کرلیتے تھے۔ آپ کو اپنی صلاحیتوں کے لئے دوسرے کا دست نگر نہیں بننا پڑا۔ انسانی تاریخ میں بہت سی شخصیتیں ہیں جن کے نام مخصوص تحریکات وانقلابات، سماجی تغیرات وتبدیلات، نئی اقدار اور روایات، جدید تحقیقات وانکشافات اور تصنیفات وتالیفات، سیاسیات اور انقلابات کے ساتھ منسلک ہوگئے ہیں، عصر حاضر کا دامن بھی اسی طرح کی عظیم شخصیات سے خالی نہیں ہے آج اگر اکوڑہ خٹک، دارالعلوم حقانیہ کی وجہ سے دنیا بھر میں اپنا منفرد مقام رکھتا ہے۔ جس کی عظمت ورفعت کو پوری دنیا سلام کرتی ہے تو اس کی وجہ یہی ہے کہ اس زمین نے ایسی عظیم ہستیوں کو پیدا کرنے میں فراخ دلی سے کام لیا ہے جن کی دینی، علمی اور ادبی، سیاسی اور سماجی وجہادی خدمات کا دائرہ پوری دنیا میں وسیع ہے۔ مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی شخصیت دیکھئے! جن کے تحریکِ فروغ علم اور نوکِ قلم سے بیسیوں ضخیم کتب منظر عام پر آئی ہیں۔ ان کی لکھی ہوئی تفسیر وشروحاتِ حدیث کی امتیازی شان سے ایک عالَم آگاہ ہے۔

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی تعمیر نو، جدید کشادہ درسگاہیں اور وسیع ہاسٹلز، عظیم وکشادہ تاریخی دارالحدیث، سہ منزلہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مسجد، عظمتوں کے مینار ہیں۔ مولانا سمیع الحق شہیدؒ کے اوصاف وکمالات اور سیرت وصورت کو اگر الفاظ کا جامہ پہنایا جائے تو شاید کسی حد تک ان کے شخصی خاکہ کی عکاسی کی جاسکے۔ مولانا شہیدؒ خوب رو، خوش لباس، خوش طبع، خوش وضع، خوش فکر، خوش دماغ، خوش اخلاق، خوش گفتار، خوش کردار، خوش اوقات اور خوش حالات ان کے علاوہ وہ سب کچھ جن کے اظہار کے لئے الفاظ ساتھ نہیں دے سکتے۔ آپ اپنی موہنی صورت کی جاذبیت، زبان کی شیرینی وطلاقت، آنکھوں کی مروّت، تکلم کے نغمے وموسیقیت، تبسم کی حلاوت، چہرے کی وجاہت، دل میں آسمان جیسی وسعت، مزاج کی بے نظیر شرافت، کردار کی عدیم المثال نجابت، فنِ علم وادب کا اِنتخاب، ملک میں سیاست وصداقت کا اِفتخار، افغانستان میں طالبان کی تربیت اور اسلامی انقلاب کا مرکزی کردار، ملک وملت کا اعزاز ووقار اور اسلامی دنیا کا اعتبار بنے رہے۔

ادبی ذوق اتنا عمدہ اور طبیعت ایسی لطیف ونظیف کہ میر وغالب کی غزل ان کے خوبصورت ادیبانہ، ظریفانہ اور حکیمانہ ملفوظات کے سامنے شرما جائے، ساتھ ہی مزاج میں شوخی، دل میں جوانی، طبیعت میں رنگینی بھی ایسی کہ پہلی ملاقات میں خواہ شناسائی ہو یا نہ ہو مزاحیہ کلمات زبان پر جاری ہونے میں تاخیر نہیں ہوتی۔ ساتھ ہی انداز میں ادبی چاشنی کے ساتھ جاذبیت اور گفتگو میں اتنی مقناطیسیت کہ مجلس خواہ کتنی ہی طویل کیوں نہ ہو طبیعت میں اُکتاہٹ تو کیا، دل ودماغ میں ایک نئی

خوشگوار آندھی آجاتی ہے ......

ے تخت و تاج میں نے لشکر سپاہ میں ہے جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے

بات لمبی ہوگئی کیا کروں ان کے متبرک علم ریز، معاف بیز اور محبت خیز ایام کی ایک ایک بات دماغ میں تروتازہ ہے۔ اس لئے سچ پوچھئے! مولانا سمیع الحق شہیدؒ کے متعلق جو کچھ کہنا چاہتا تھا اس کا عشرِ عشیر بھی نہ کہہ سکا۔ صفحات کا دامن بہت تنگ ہے، تاہم ان کی مظلومانہ شہادت کا منظر اب بھی آنکھوں کے سامنے ہے ....

لپٹ لپٹ کے گلے مل رہے تھے خنجر سے بڑے غضب کا کلیجہ تھا مرنے والوں کا

ان کی شہادت نے وہ سارے اسرار و رموز کھول دیے ہیں جو کسی فلسفی سے حل نہ ہوئے اور نہ کسی منطقی سے کھل سکے قلم کی سیاہی مٹ سکتی ہے مگر خون کی سرخی انمٹ ہوتی ہے۔ قلم کی نگارشات صفحوں کی زینت بنتی ہیں جبکہ خونِ شہید لوحِ کائنات پر ثبت ہوجاتا ہے جسے زمانہ مٹانا بھی چاہے تو نہیں مٹا سکتا۔

۲رنومبر مولانا سمیع الحق شہیدؒ کا یومِ شہادت تھا۔ اس موقع پر مولانا سمیع الحق شہیدؒ کے جانشین اور ان کے علوم و معارف کے امین ماہنامہ ''الحق'' کے مدیرِ شہیر مولانا راشد الحق سمیع حقانی اپنے عم مکرم شیخ الحدیث مولانا انوار الحق مدظلہ کی سرپرستی، مولانا حامد الحق حقانی کی نگرانی اور اپنی فعال ٹیم (مولانا سیّد حبیب اللہ شاہ حقانی، مولانا اسلام حقانی، مولانا فہد مردانی، مولانا اسرار مدنی، مولانا نعمان حقانی، بالخصوص جناب بابر حنیف صاحب) کی حذاقت و مہارت اور بھرپور معاونت سے ڈھائی ہزار صفحات پر مشتمل ایک تاریخی دستاویز ماہنامہ ''الحق'' کی خصوصی اشاعت مولانا سمیع الحق شہیدؒ نمبر کی صورت میں چار جلدوں میں منظرِ عام پر لے آئے ہیں جو بہت بڑا علمی، ادبی اور تاریخی کارنامہ ہے۔

مولانا راشد الحق سمیع حقانی نے اپنی صلاحیتوں کو مجتمع کرکے یہ ثابت کردیا ہے کہ حالات و زمانہ کا رونا رونے اور دوسروں کی طرف دیکھتے رہنے کی بجائے خود کمر ہمت باندھ لے اور کسی شعبہ یا کسی فن کو اپنی تگ و تاز کا ہدف بنالیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ کامیابی و کامرانی اور ترقی وعروج اس کے قدم نہ چومے۔ ماہنامہ ''الحق'' کی خصوصی اشاعت' اپنے والد کی عظیم تفسیر امام لاہوری کی ترتیب و تکمیل، جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی عظیم جامع مسجد مولانا عبدالحقؒ کی تعمیر، جامعہ کا پانچ منزلہ جدید دارالحدیث اور جدید چار منزلہ ہاسٹل کی خوبصورت اور فنی حوالے سے کامیاب تعمیرات میں اپنی صلاحیتیں صَرف کرکے دُنیا کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ و اجرهم على الله۔

بریگیڈیئر(ر)ڈاکٹر قاری فیوض الرحمٰن

ماہنامہ الحق کا مولانا سمیع الحق شہیدؒ نمبر

جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ کے ماہنامہ "الحق" کے ایڈیٹر اور جامعہ کے سابق شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی زندگی اور کام پر ان کے فرزند مولانا راشد سمیع صاحب ایڈیٹر الحق اور ان کے عزیز شاگرد مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب (مدیر ماہنامہ القاسم جامعہ ابو ہریرہ خالق آباد نوشہرہ) نے چار جلدوں پر مشتمل ایک عظیم نمبر شائع کیا ہے۔ میرے علم کے مطابق پاک و ہند میں شاید یہ پہلی بڑی شخصیت ہیں جن پر چار جلدوں میں یہ عظیم نمبر منظرِ عام پر آیا ہے جس میں ان کی تمام خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

جامعہ حقانیہ پاکستانی دینی جامعات میں ایک منفرد جامعہ ہے جس کے دورۂ حدیث کے طالب علم تمام دینی جامعات کے مقابلے میں تعداد کے لحاظ سے بھی سب سے زیادہ ہوتے ہیں اور اس ادارے سے آج تک ہزاروں لاکھوں طلبا عالم بن کر نکلے ہیں جو آج ملک اور بیرون ملک اعلیٰ دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس جامعہ کے بانی اور مؤسس حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ (سابق استاذ دارالعلوم دیوبند) نے ۱۹۴۷ء میں اس کی بنیاد رکھی تھی۔ ان کی محنت، خلوص اور دعاؤں سے یہ ادارہ ملک کا ایک عظیم ادارہ ہے۔ اس ادارے کو خیبر پختونخوا اور افغانستان میں بجا طور پر "دارالعلوم دیوبند ثانی" کہا جاتا ہے۔ اس کے فضلاء پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں بالخصوص خیبر پختونخوا اور جنوبی و مشرقی افغانستان میں شاید ہی کوئی بستی ایسی ہوگی جہاں دارلعلوم حقانیہ کا کوئی فاضل یا فیض یافتہ موجود نہ ہو۔ پاکستان ہی نہیں بیرون ممالک کے اور خصوصاً افغانستان کے ہزاروں طلبا نے اس ادارے سے تعلیم حاصل کر کے اپنے ملک میں دینی اور سیاسی خدمات انجام دی ہیں اس کا بھی زمانہ معترف ہے۔

جامعہ کے ان فاضل حضرات نے بے سرو سامانی کی حالت میں پہلے سوویت یونین کو افغانستان میں دھول چٹادی اور پھر امریکا جیسی سپر پاور کے خلاف سب کچھ داؤ پر لگا کر اسے افغانستان سے چلتا کیا ہے جس کا یقین نہیں آتا کہ اتنی بڑی طاقت راتوں رات سرنڈر کر کے بغیر

بتائے کیسے جان بچا کر بھاگ جانے میں کامیاب ہوگئی اور دنیا میں کہا جارہا ہے کہ امریکا جیسی سپر طاقت نے جو ذلت آمیز شکست کھائی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی خاص مدد اور نصرت کے بغیر ممکن نہیں تھی اور آج انہی کا بڑا طبقہ اپنی قربانیوں کی وجہ سے اہم عہدوں پر اپنے ملک کی خدمت کررہا ہے۔

دارالعلوم حقانیہ کی ان سب خدمات میں ایک نمایاں حصہ شہید اسلام، شہید ناموس رسالت حضرت مولانا سمیع الحق شہید رحمہ اللہ کا رہا ہے۔ مولانا سمیع الحق صاحبؒ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد الحق صاحبؒ کے فرزند اور صحیح معنوں میں ان کے جانشین تھے۔ انہوں نے پوری زندگی تدریس، تصنیف اور سینٹ کے ممبر کی حیثیت سے بے مثال دینی اور سیاسی خدمات انجام دی ہیں۔ مولانا ایک فرد نہیں بلکہ ایک امت تھے۔ انہوں نے جہاد افغانستان کی ترجمانی تحریری اور تقریری ہر لحاظ سے جس جرأت اور بہادری کے ساتھ کی ہے وہ قابل تحسین اور قابل تقلید ہے جن سے پاکستان کا بچہ بچہ متعارف ہے۔ انہیں مغربی میڈیا نے "فادر آف طالبان" کا لقب دیا تو یہ کچھ غلط بھی نہیں ہے۔

مولانا سمیع الحق شہیدؒ کے ساتھ راقم کو نیازمندی کا شرف حاصل رہا۔ میں نے جب بھی کسی علمی اور تصنیفی سلسلے میں مدد اور رہنمائی کے لیے مولانا سے رابطہ کیا، انہوں نے ہمیشہ نہایت خلوص، محبت اور شفقت کا سلوک کیا۔ ان سے اور دارالعلوم حقانیہ کے سابق شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب سے میرا بہت قریبی تعلق رکھا۔ اس تعلق کی داستان "الحق" کے مولانا سمیع الحق شہید نمبر میں شامل اشاعت ہے۔

اس خصوصی نمبر کی تقریب رونمائی شاہی پیلس رنگ روڈ پشاور میں ۲ نومبر ۲۰۲۱ء کو بروز منگل ہوئی۔ اس میں ملک کے نامور عالم دین اور سابق جسٹس مفتی محمد تقی عثمانی صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان مہمان خصوصی تھے جنہوں نے شاندار الفاظ میں مولانا سمیع الحق شہید کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور دیگر علمائے کرام نے بھی مولانا شہید کی قومی، ملی، علمی، ادبی اور جہادی خدمات کے حوالے سے تفصیلی گفتگو کی۔

ہم اس نمبر کی اشاعت پر مولانا راشد سمیع (مدیر ماہنامہ "الحق") اور مولانا شہیدؒ کے عزیز شاگرد مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور اس تقریب کی کامیابی پر خراج تبریک پیش کرتے ہیں۔

ڈاکٹر ندیم عباس

اکوڑہ کا شیخ چلا گیا

ہمارے معاشرے کی تقسیم کا المیہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کے اہل علم سے استفادہ نہیں کرتے۔ مسلکی تقسیم اس قدر گہری ہے کہ دوسرے مسلک کے لوگ جس قسم کی ٹوپی، کپڑے اور دستار پہنتے ہیں، دوسرے مسلک والے اسے حرام کی حد تک ممنوع جانتے ہیں۔ چند سال سے اسلام آباد میں علمائے اسلام کانفرنس کے نام سے علماء کی ایک کانفرنس کرانے کا موقع مل رہا ہے، جس میں تمام مسالک کے علمائے کرام شریک ہوتے ہیں۔ میری بڑی خواہش تھی کہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اس میں شریک ہوں، پچھلے سال کوشش کے باوجود وہ نہ آسکے تھے۔ کانفرنس کے بعد ہم پشاور جا رہے تھے کہ جامعہ حقانیہ کے استاد اور شعبہ تحقیق کے سربراہ برادر مکرم مولانا اسرار مدنی صاحب سے رابطہ ہوا، انہوں نے اصرار کیا کہ جامعہ حقانیہ تشریف لائیں، میں نے کہا اگر مولانا سمیع الحق صاحب سے ملاقات ہو جائے تو بہت اچھا ہوگا، انہوں نے کہا ان سے بھی ملاقات ہو جائے گی۔

ہم جامعہ حقانیہ پہنچے تو مولانا اسرار مدنی صاحب ہمیں مولانا سمیع الحق کے درس حدیث میں لے گئے، ایک بہت بڑا ہال جس میں کم از کم ہزار پندرہ سو دورہ حدیث کے طلباء موجود تھے، سب کے سامنے حدیث کی کتاب کھلی تھی، ایک طالب علم عربی عبارت سپیکر پر پڑھ رہے تھے، مولانا سمیع الحق اس کی پشتو میں وضاحت کرتے تھے۔ اس وقت شاید ماکولات سے متعلق کسی حدیث کی تشریح کر رہے تھے، ان کا انداز شیعہ حوزہ ہائے علمیہ میں جاری درس خارج کی طرح تھا۔ بنیادی فرق فقط متن کا تھا کہ ہمارے ہاں فقہ اور اصول فقہ پر درس خارج دیا جاتا ہے اور یہاں حدیث کی شرح اور اس سے استدلال بتا رہے تھے۔ ہمیں مولانا اسرار مدنی صاحب سٹیج پر ہی لے گئے، جہاں مولانا سمیع الحق کے فرزند مولانا حامد الحق صاحب موجود تھے، جن سے کچھ شناسائی پہلے سے تھی، انہوں نے استقبال کیا۔

درس حدیث سننے کے بعد حضرت اپنے دفتر کی طرف جانے لگے تو لوگوں کا ایک اژدہام تھا، جو ہاتھ ملانا چاہتا تھا، اسی بیاسی سالہ بزرگ کے لئے ایسی حالت میں چلنا ہی بڑا مشکل ہوتا ہے، اس

لئے بڑے بڑے ڈنڈوں کی مدد سے ان کے لئے راستہ بنایا گیا۔ ہم نے ظہر کی نماز حقانیہ کی زیر تعمیر مسجد میں پڑھی، جس کے بارے میں سنا کہ حضرت کی خواہش یہ ہے کہ وہ اس مسجد کی تکمیل اپنی زندگی میں کرنا چاہتے ہیں، نہیں معلوم وہ مکمل ہوئی یا نہیں مگر ان کی اس خواہش پر خدا انہیں اجر ضرور دیں گے۔ نماز کے بعد حضرت سے ملاقات ہوئی، مہمانوں کی کثرت کے باوجود بہت وقت دیا، امت کے اختلاف کی وجہ سے پیدا ہونے والی مشکلات کا ذکر کرتے رہے، علمائے اسلام کانفرنس میں نہ آپانے پر بہت معذرت کی اور وعدہ کیا تھا کہ اگلے سال ضرور آئیں گے، بہت اصرار کیا کہ کھانا ہمارے پاس کھائیں، ہم اچھی یادیں لئے حقانیہ سے نکل پڑے۔ وہی حقانیہ جسے طالبان کی نرسری کہا جاتا ہے اور وہی مولانا سمیع الحق جنہیں فادر آف طالبان کہا جاتا ہے۔

بہت سے لوگ مولانا کو فرقہ پرستوں میں شامل کرتے ہیں، یہ درست نہیں ہے۔ خود بتا رہے تھے کہ جب پہلی بار ایم ایم اے بنی تو اس کے بنانے کا سارا کام میرے دفتر میں ہوا، ہم نے بڑی محنت اور خلوص کے ساتھ امت کو ایک کرنے کی کوشش کی، یہیں پر علامہ ساجد نقوی اور دیگر قائدین آتے تھے۔ اتنا لمبا عرصہ عملی سیاست میں گذارنے کے بعد وہ اس بات کے قائل ہو چکے تھے کہ امت مسلمہ کے مسائل کی جڑ فرقہ واریت ہے اور اس کا علاج وحدت امت ہے۔ مولانا نڈر اور بے باک تھے، جو رائے رکھتے اس کا ببانگ دہل اظہار کرتے تھے۔ بین الاقوامی کانفرنس میں تہران تشریف لے گئے، جہاں رہبر معظم سید علی خامنہ سے ملاقات کی، جس کی ویڈیو بہت زیادہ وائرل ہوئی، بہت سے فرقہ پرستوں نے اس پر بہت واویلا کیا بلکہ منظم پروپیگنڈا کیا گیا، مگر مولانا سمیع الحق نے ان فرقہ پرستوں کو رد کر دیا۔ حوزہ علمیہ قم مقدسہ کے علمائے کرام نے چند سال پہلے حقانیہ کا دورہ کیا، انہوں نے خود ان کا استقبال کیا اور علمی تعاون بڑھانے اور باہمی رابطوں کو فروغ دینے پر اتفاق کیا گیا، مولانا کی اقتدا میں ان کے ہزاروں شاگردوں کے موجودگی میں شیعہ علماء کا استقبال اور ایک امام کے پیچھے نماز ادا کرنے کا روح پرور منظر بڑا دلنشین تھا۔

مولانا سمیع الحق ایک لمبا عرصہ پارلیمنٹ اور سینٹ کے ممبر رہے، جس دوران قوانین کی اسلامائزیشن پر بہت زیادہ کام کیا گیا۔ ہمارے آئین میں بہت سی اسلامی دفعات کی شمولیت ان کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ مولانا طالبان کے استاد کی حیثیت سے افغانستان میں بہت مقبول تھے۔ افغان

جہاد میں مولانا نے بہت اہم کردار ادا کیا، نجی مجاہدین کی تیاری اور سوویت یونین پر حملوں کی فکری بنیادیں فراہم کیں۔ اس جہاد نے بعد میں کیا اثرات دکھائے، یہ ایک الگ موضوع ہے مگر بڑھتے ہوئے سرخ نشان کو افغانستان سے واپس ماسکو کا راستہ اسی بے نظیر مزاحمت کی وجہ سے ہی ممکن ہو سکا۔ ہزاروں کی تعداد میں مدرسہ کے طلباء جہاد افغانستان میں شریک ہوئے اور بعد میں طالبان کی تشکیل میں انہی طلباء نے بنیادی کردار ادا کیا۔ مولانا کا طالبان سے گہرا تعلق تھا اور وہ اس کو چھپاتے بھی نہیں تھے، انہوں نے ہمیشہ اس تعلق کو پاکستان کے لئے استعمال کیا۔ ان کے اس کردار پر تنقید افغان حکومت کا وطیرہ رہی ہے مگر افغان سفیر بھی ان سے مدد طلب کرتے نظر آتے ہیں، ایک ایسا وقت جب افغانستان کے حالات تیزی سے تبدیل ہو رہے ہیں، وہاں پاکستان کے دوستوں کی شدید کمی ہے، ایسے میں پاکستان سے ایک توانا آواز (جس کی افغانستان میں گونج ہوتی تھی) کا یوں قتل ہو جانا ایک بڑا نقصان ہے۔

مولانا سمیع الحقؒ کی ایک تقریر سنی جس میں وہ منظم انداز میں گستاخی رسولؐ کی کوششوں کا ذکر کر رہے تھے۔ جذباتی ہوگئے اور کہنے لگے طول تاریخ میں مسلمانوں نے اپنی حکومتوں کا چلے جانا برداشت کیا ہے مگر کبھی بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کی۔ اب جس وقت گستاخی کے خلاف ردعمل کے طور پر ایک فساد برپا ہے، ایسے میں ان کا قتل ایک صدمہ ہے۔ ان کے ایک قریبی عزیز نے ہمیں یہ بات بتائی کہ میں نے انہیں بتایا کہ شیعہ مسجد میں جانے کا اتفاق ہوا ہے، وہاں پر اتنی دور سے لوگ گاڑی سے اتر جاتے ہیں اور دو جگہ تلاشی کے بعد مسجد تک پہنچتے ہیں اور ایسا ہر نماز میں کیا جاتا ہے۔ وہ کہتے مولانا بہت پریشان ہوئے اور بار بار کہتے تھے کہ واقعتاً ایسا ہوتا ہے؟ حالات کے جبر نے ہمیں کہاں تک پہنچا دیا ہے کہ مسجدوں میں اتنے پہرے ہیں؟ کاش! مجھے موقع ملے اور میں اس میں کوئی بہتری لاسکوں۔

حقانیہ سے نکلتے ہوئے میں یہ سوچ رہا تھا کہ لوگوں میں معروف ہے کہ یہ شیعہ دشمن اور طالبان کا مرکز ہے اور مولانا سمیع الحق تو شاید دیکھتے ہی شیعوں کے قتل کا حکم لگا دیں مگر واقعیت کس قدر مختلف ہے۔ کمزوریاں ہر شخصیت میں ہوتی ہیں، کسی نہ کسی حد تک ہم میں سے ہر ایک فرقہ کے خول میں بند ہوتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ وحدت امت کے لئے کوشاں ایک بڑی آواز آج ہم میں نہیں رہی۔ حقانیہ کے تمام دوستوں کو اس موقع پر تعزیت کرتے ہیں کہ آج اکوڑہ کا شیخ نہیں رہا۔

مولانا ڈاکٹر عبدالستار آزاد

ماہنامہ ''الحق'' کی خصوصی اشاعت
ایک قرض جو چکا دیا گیا

مولانا سمیع الحق کی شہادت کو تین سال پورے ہوگئے اور چوتھا سال شروع ہوگیا لیکن اب تک ان کی شہادت کا یقین نہیں آتا کیوں کہ مولانا شہید ایک نظریے کے لئے جیتے رہے اور اس کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے اپنے رب کے حضور سرخرو ہو کر چلے گئے، اس لئے انہوں نے اپنی زندگی ابدی اور سرمدی بنا دی اور ان کے فیض کا سلسلہ اب بھی جاری و ساری ہے۔ وہ لوگوں کے ساتھ گھل مل کر رہے اور حقیقی عظمت کو پہنچ گئے، رہنمائی ہمیشہ ایسے لوگ کر سکتے ہیں جو اعلیٰ روحانی قوتوں کے حامل ہوں۔

عظمت، وجاہت، بلندی و برتری جو کسی شخص کو حاصل ہو سکتی ہے، وہ ان کو حاصل تھی، وہ جامعہ حقانیہ کے مہتمم اور شیخ الحدیث کے منصب جلیلہ پر فائز تھے اور تادمِ شہادت اس منصب کی لاج کما حقہ رکھی، وہ نامور عالم دین، بلند پایہ ادیب، مصنف، دانشور، داعی، مبلغ، مصلح، مجاہد اور مربی تھے۔ وہ ہمیشہ عالمِ اسلام کے اتحاد اور اس کے عروج کے لئے فکرمند رہتے، جہادِ افغانستان اور وہاں امارتِ اسلامی کے قیام کے لئے عمر بھر کوشاں رہے، زبانی کلامی نہیں بلکہ عملی طور پر وہ اس تحریک کے روحِ رواں تھے۔ عظیم کاموں کو انجام دینے کے لئے فطرت نے ان کو تمام صلاحیتوں سے نوازا تھا۔

مولانا نہ اکتانے والے اور نہ گھبرانے والے انسان تھے، ان کی بے باکی ان کی شہادت کا سبب بنی، مہمانوں کی خاطر مدارات کرنے والے تھے، خطوط کا جواب خود دیتے تھے۔ تفسیر، حدیث، فقہ، علم الکلام پر دسترس رکھتے تھے، وہ اگر علم الکلام کو توجہ دیتے تو ایک نئے مکتب کے بانی ہوتے، اس پر ان کی سینکڑوں تحریریں شاہد ہیں۔ شعر و ادب سے وافر حصہ ان کو ملا تھا۔ ملک و قوم کے لئے ان کی جو خدمات ہیں ان کو فراموش نہیں کیا جا سکتا، ان کے خصائص و کمالات، محاسن و محامد،

علم وعمل، اخلاق وسیرت، ان کی فکر کی رفعتوں، سیرت کی دلربائیوں کی ایک جھلک ابھرتی ہے۔وہ پختہ عزم کے مالک، اللہ کے برگزیدہ، اسلام کے جان نثار، اظہار میں بیباکی، تقریر اور تحریر میں ادبیت کی چاشنی ٹپکتی تھی۔

ان کے ہزاروں شاگرد ملک و بیرون ملک مختلف دینی شعبوں میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور چار دانگ عالم میں دین اسلام کی شمعیں روشن کرنے میں شب و روز مصروف عمل ہیں۔ان کے شاگردوں میں مفسر، محدث، فقیہ، سیاست دان، مدبر، مجاہد، مصنف، صحافی غرض ہر شعبے کے لوگ موجود ہیں۔علمی تحقیق کے میدان میں بھی انہوں نے کارہائے نمایاں انجام دئے، متعدد رسائل، مضامین، مکتوبات مشاہیر، خطبات مشاہیر اور تفسیر قرآن کو اپنی یادگار چھوڑا۔اس مقصد کے لئے انہوں نے ''مؤتمر المصنفین'' کی بنیاد رکھی، اب تک اس ادارے نے مختلف علوم وفنون کی کئی بلند پایہ کتابیں شائع کی ہے۔

اپنی صحافتی زندگی کا آغاز انہوں نے ماہنامہ ''الحق'' کے اجرا سے کیا۔ وہ باقاعدہ اس کا اداریہ لکھتے تھے، ''الحق'' کے مضامین کے ذریعے انہوں نے اپنی علمی و ادبی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ انہوں نے اپنے خونِ جگر سے اس کی آبیاری کی ،مولانا نے اپنی زندگی ہی میں ''الحق'' کو اوجِ ثریا پر پہنچا دیا تھا۔ان کے دورِ ادارت میں الحق کا شمار برصغیر کے چوٹی کے رسائل میں ہونے لگا اور برصغیر کے مشاہیر اہل قلم اپنے مضامین کی ''الحق'' میں اشاعت کو اپنے لئے ایک سند سمجھتے تھے۔

مشفق خواجہ نے بابائے اردو مولوی عبدالحق کے قائم کردہ ''انجمنِ ترقی اردو'' کے بارے میں لکھا ہے کہ ''تحریکیں ہو یا ادارے، ان کی روح ہمیشہ کوئی ایسی شخصیت ہوتی ہے جو ان تحریکوں یا اداروں کے مقاصد کو خود اپنی زندگی کا مقصد بنالیتی ہے۔رسمی طور پر کسی عہدے پر فائز رہنا اور بات ہے، کسی ادارے کے لئے اپنی تمام قوتیں اور توانائیاں وقف کر دینا دوسری بات ہے۔یہی دوسری بات کسی ادارے اور فرد میں روح وتن کا تعلق پیدا کرتی ہے اور من وتو کا فرق مٹا دیتی ہے۔ ہمارے سامنے بےشمار مثالیں ایسی ہیں کہ کسی مرکزی شخصیت کے انتقال کے بعد کسی ادارے کی زندگی خطرے میں پڑ گئی۔یا تو وہ ادارہ ختم ہوگیا یا پھر وہ رسمی طور پر ''زندہ'' رہ کر اپنے مقاصد سے بے تعلق ہوگیا۔ مولوی عبدالحق کی وفات کے بعد انجمن ترقی اردو کے بارے میں بہت سو نے سوچا تھا کہ

ع اک دھوپ تھی کہ ساتھ آفتاب کے

کے مصداق یہ ادارہ بھی بہت جلد اپنی زندگی کے دن پورے کرے گا۔ایسا سوچنا ناگزیر تھا، اس لئے کہ مولوی عبدالحق کے بغیر انجمن کا تصور کرنا ایسا ہی تھا جیسے روح کے بغیر کسی جسم کا۔مولوی عبدالحق نے اپنی زندگی کے پچاس سال اس ادارے کی نذر کئے اور محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے ایک ذیلی شعبے کو جس کی حیثیت صرف کاغذی تھی، برصغیر کا سب سے بڑا علمی وادبی ادارہ بنادیا۔

بعینہ یہی خیال مولانا کی شہادت کے بعد ''الحق'' کے بارے میں بھی تھا لیکن حضرت شہید کے لائق فرزند مولانا راشدالحق سمیع نے صحیح معنوں میں ان کی جانشینی کا حق ادا کردیا اور ''الحق'' کے تسلسل اور معیار کو برقرار رکھا اور ان شاء اللہ تادیر یہ سلسلہ مزید ترقی کی منازل طے کرتا ہوا تادیر قائم و دائم رہے گا۔ ماہنامہ ''الحق'' نے اپنی عمر کے چھپن سال مکمل کر لئے اور اب جب کہ ستاون واں سال شروع ہورہا ہے، اپنے ''بانی'' کے متعلق خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا ہے۔ برصغیر پاک و ہند کے رسائل کی یہ شان دار روایت رہی ہے کہ ہر ایسے موقع پر خصوصی اشاعتوں کا اہتمام کرتے ہیں۔

ماہنامہ ''الحق'' نے اس خصوصی اشاعت کا اعلان مولانا کی شہادت کے فورا بعد کیا تھا اور تین سال کے طویل عرصے کی محنت اور ریاضت کے بعد چار ضخیم جلدوں میں شائع ہوگئی۔اس اشاعت پر ''الحق'' کی پوری ٹیم مبارکباد کی مستحق ہے۔''الحق'' کی ٹیم نے بڑی جانفشانی سے سب کی طرف سے ایک بڑا فرض ادا کیا ہے اور یہ ان کا ایک ''اعزاز'' ہے۔

خصوصی اشاعتوں میں مختلف الخیال اور مختلف الارا لوگ کسی خاص شخصیت یا موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں اور اس شخصیت یا موضوع سے متعلق اپنے مشاہدات و تاثرات اپنے قارئین کے سامنے رکھتے ہیں جس سے اس شخصیت یا موضوع کے تمام پہلو مجسم بن کر ابھرتے ہیں اور کوئی گوشہ تشنہ نہیں رہتا۔ان مضامین میں تنوع بھی آجاتا ہے۔ ع ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

راقم کی معلومات کی حد تک اب تک کوئی ایسی خصوصی اشاعت منظرِ عام پر نہیں آئی جو اس جیسی ضخیم ہوں، اس کو بڑی محنت، ریاضت اور توجہ سے تیار کیا گیا ہے۔مختلف اہل علم و اہل قلم نے، جن میں مشاہیر علما، صحافی، دانشور اور سیاسی اکابر نے اپنی تاثرات و مشاہدات لکھے ہیں، ملکی اخبارات کی خبریں، ادارتی کالم، علمی مجلات کے مقالات، اکابر کے تاثرات، اس اشاعتِ خاص میں شامل ہیں۔یہ ایک بڑی تاریخی شخصیت پر ایک دلچسپ اور مفید اشاعت ہے، یہ سیکھنے والوں کو بہت کچھ سکھا بھی دے گی۔

اس خصوصی اشاعت کے مرتبین مولانا عبدالقیوم حقانی اور مولانا راشدالحق سمیع ہیں جبکہ نظر ثانی اور معاونت کے فرائض مولانا محمد اسلام حقانی، مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی اور مولانا مفتی محمد فہد نے انجام دیے ہیں ۔فنی معاونت کا سہرا مولانا اسرار مدنی، مولانا سید یوسف شاہ اور مولانا اسامہ سمیع کے سر بجتا ہے اور کمپوزنگ کا کریڈٹ جناب بابر حنیف اور مولانا محمد نعمان حقانی کو حاصل ہے۔

ابواب کی تقسیم وترتیب میں حسنِ ترتیب اور سلیقہ مندی بدرجہ اتم موجود ہے جس سے تنوع کیساتھ ساتھ مرتبین کا حسنِ انتخاب جھلکتا ہے۔گویا کہ وہ جو قرض رکھتے تھے جان پر، وہ حساب آج چکا دیا۔

پہلی جلد ۵۶۵ صفحات پر مشتمل ہے، اس کے آخر میں ۱۶ صفحات پر حضرت شہید کی اسناد اور جامعہ حقانیہ کی رنگین تصاویر ہیں ۔اس جلد کی ابتدا میں ''الحق'' کے مدیر کا مضمون ''نقشِ آغاز'' کے عنوان سے موجود ہے، اس کے ساتھ ساتھ مولانا عبدالقیوم حقانی کا پیش لفظ، مولانا انوارالحق صاحب کے تاثرات اور مولانا حامدالحق حقانی کا اظہار تشکر ہیں۔یہ جلد چار ابواب پر منقسم ہے۔

پہلا باب ''نقوشِ حیات'' کے عنوان سے ہے جو پانچ مضامین پر مشتمل ہے۔دوسرا باب ''سیرت و کردار، اوصاف و کمالات'' کے عنوان سے ۳۸ مضامین پر مشتمل ہے۔تیسرے باب میں ''علمی جامعیت، فضل و کمال اور تقدس و عظمت'' کے عنوان سے ۳۰ مضامین کا انتخاب کیا گیا ہے۔چوتھے باب میں ''اہل قلم اور اربابِ صحافت کی نظر میں'' کے عنوان سے ۵۹ مختلف اخبارات کے اداریے، کالمز اور رپورٹس موجود ہیں۔باب میں ان کی تصانیف و تالیفات کی فہرست بڑی صحت کے ساتھ مرتب کی گئی ہے،

دوسری جلد ۵۵۶ صفحات پر مشتمل ہے اور آخر میں ۸ صفحات پر مسجد عبدالحق، مسند حدیث، حضرت شہیدؒ کی ذاتی لائبریری، موتمرالمصنفین اور ہاسٹل کی رنگین تصاویر ہیں۔اس جلد کو تین ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے جس میں پانچواں باب ''اہل علم و دانش کی نظر میں'' کے عنوان سے ۵۱ مضامین پر مشتمل ہے۔چھٹا باب ''قومی، سماجی، سیاسی و پارلیمانی خدمات'' سے متعلق ۲۷ مضامین پر مشتمل ہے جبکہ ساتواں باب ''سفرِ آخرت'' سے متعلق ۲۷ مضامین کو اپنے اندر سمیٹا ہوا ہے۔

تیسری جلد ۵۸۱ صفحات پر مشتمل ہے اور اس کے آخر میں ۸ صفحات پر مولانا کی شہادت سے متعلق اخباری تراشوں اور مولانا کی تصانیف اور حقانیہ کی رنگین تصاویر ہیں۔یہ جلد تین ابواب

پر مشتمل ہے ،آٹھواں باب ''جہادِ افغانستان،تحریک ِ طالبان اور حضرت شہید کا مجاہدانہ کردار'' کے عنوان سے ۷۴تحریروں پر مشتمل ہے جبکہ نواں باب مولانا کی ''تصنیفی، تالیفی اور ادبی خدمات'' پر ۳۷ مقالات کا مجموعہ ہے۔ دسواں باب ''ملاقاتیں، مشاہدات اور تاثرات'' کے عنوان سے ۲۸ مضامین پر مشمل ہے۔

چوتھی جلد ۵۲۰صفحات پر مشتمل ہے جس کے آخر میں ۱۶صفحات پر حضرت کے تبرکات اور مسجد عبدالحق کی رنگین تصاویر ہیں۔یہ جلد پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔گیارہواں باب ''زعمائے ملک وملت کے تاثرات،مکتوبات،خطبات و پیغامات'' کے عنوان سے ہے۔

اس باب میں سیاسی اور علمی حلقوں، حکام، سماجی کارکنوں اور حضرت کے تلامذہ ومتوسلین کے ۲۰۵ پیغامات ہیں۔بارہواں باب ''خانوادہ حقانی کی نظر میں'' کے عنوان سے۲۲ مضامین کا مجموعہ ہے۔تیرہواں باب ''مولانا شہید کے جواہر پارے'' کے عنوان سے ہے،اس باب میں ۱۵مضامین، ۱۲۰مشاہیر کے مکاتیب ہیں ۔چودھواں باب ''عربی مضامین و تاثرات'' کے عنوان سے ۲۷مضامین اور آخر میں حضرت شہید کے مضامین کے اشاریے پر مشتمل ہے۔ پندرہواں باب ''منظوم تاثرات'' کے لئے مختص ہے جس میں ۲۴/شعرا کے منظوم تاثرات کوشامل اشاعت کیا گیا ہے۔مواد کے انتخاب میں انتھک محنت کی گئی ہے،اس میں موجود کئی مقالے بڑی علمی شان رکھتے ہیں۔

اس اشاعت میں حضرت مولاناؒ کے علمی و تدریسی کارنامے،محدثانہ جلالتِ قدر،قومی وملی خدمات اور ان کی مجاہدانہ زندگی کوخراجِ عقیدت پیش کیا گیا ہے۔ یہ اشاعت کسی تعارف کا محتاج نہیں،اس میں حضرت مولانا کی زندگی کے تمام گوشوں سے متعلق مضامین موجود ہیں،یہ ایک آئینہ ہے جس میں مولانا کی زندگی کے تمام نقوش واضح ہوکرابھرتے ہیں۔

امید ہے کہ اہلِ نظر قارئین اس نہایت اہم اشاعت کوخوش آمدید کہیں گے اوراس کوقدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔مولانا کی زندگی ایک سمندر ہے جو بھر پور تجزیہ چاہتا ہے، اس اشاعت میں خاصہ کچھ آ گیا ہے۔

اللہ تعالٰی مولانا کی شہادت قبول فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں اعلٰی درجات سے نوازے اورہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے ۔(آمین)

مولانا محمد عبداللہ حقانی٭

تقریب رونمائی خصوصی اشاعت ماہنامہ ''الحق''
بیادشہید ناموس رسالت شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق شہیدؒ

اگر آپ کو عظیم انسان بننے کی خواہش ہو،اگر آپ جراء ت و بہادری سیکھنا چاہتے ہیں،اگر مظلوم کی آواز بننا چاہتے ہیں،اگر بیواؤں،یتیموں،بے سہاروں اور بے کسوں کی غم خواری کا جذبہ دیکھنا چاہتے ہیں،اگر حق بات پر ڈٹ جانا چاہتے ہیں، اگر اسلام،مسلمانوں اور شعائر اسلام کا محافظ بننے کے آرزومند ہیں،اگر عظیم محدث اور کامیاب مدرس بننے کا گر جاننا چاہتے ہیں،اگر اللہ کی ذات پر مکمل توکل سیکھنا چاہتے ہیں ، اگر علم کی شمعیں روشن کرنا چاہتے ہیں تو ۲رنومبر کو پشاور میں منعقدہ یوم شہادت ، شہید ناموسِ رسالت شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق شہید کے ماہنامہ ''الحق'' نمبر کی تقریب رونمائی کی بابرکت محفل میں شریک ہوجائیں اور چار جلدوں پر مشتمل یہ نمبر خریدلیں مجھے یقین ہے کہ آپ اسے پڑھ کر مذکورہ بالا سب کچھ حاصل کرسکیں گے۔

استادمحترم شیخ مولانا سمیع الحق شہیدؒ ملک عزیز بلکہ عالم اسلام کی وہ نابغہ روزگار ہستی تھی جس کی مثال دورِ حاضر میں نہیں ملتی اور شاید قیامت تک نہ ملے۔وہ عالم اسلام کے عظیم رہنما اور ایک آئیڈیل انسان تھے، مجھے فخر ہے کہ مجھے حضرت استادشہید کی شاگردی کی نسبت حاصل ہے مجھے اپنی آنکھوں پر ناز ہے کہ انکے ذریعے میں نے حضرت استادشہید کو گھنٹوں گھنٹوں مسلسل دیکھا ہے، میرے کانوں کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ دو سال تک مسلسل استادمحترم کو براہ راست سنا ہے۔وہ ایک انسان نہیں ایک تحریک تھے، ایک انجمن تھے،اپنی ذات میں وہ ایک ادارہ تھے،پاکستان میں اسلامائزیشن کی تاریخ حضرت استاد کے بغیر ادھوری ہی نہیں بے معنی اور بے روح بھی تصور کی جاتی ہے ۔تحریک ختم نبوت ہو،اسلامی دفعات کا نفاذ ہو، نفاذ شریعت بل ہو،سود کے خلاف جدوجہد ہو،عورت کی حکمرانی کے

٭ مولانا قاسم نانوتوی لائبریری بنوں

خلاف تحریک ہو، پاکستان میں امن کی قیام کیلئے کوششیں ہوں یہ سب حضرت استاد شہید کے دم سے قائم تھیں ان سب میں حضرت استاد کا کردار بنیادی تھا۔

وہ ایک عظیم انسان ہونے کے باوجود بھی ہر ایک کے لیے میسر تھے، بچپن سے لے کر زندگی کے آخری لمحے تک جراءت، بہادری، ہمت اور عملی جدوجہد کا استعارہ بن کر دنیا کو یہ پیغام دیا کہ محنت میں عظمت ہے حق بات کہنے میں عزت ہے، انہوں نے زندگی بھر مستقل کوئی محافظ نہیں رکھے وہ ہمیں یہ بتانا چاہتے تھے کہ جب تک موت مقدر میں نہ ہو تو زندگی خود حفاظت کرتی ہے اور مظلوم کی حمایت میں رب کی خوشنودی ہے حالانکہ عمر بھر انہوں نے جو مؤقف اپنایا تھا اس کی بدولت پورے ملک میں ان کی جان کو زیادہ خطرہ تھا مگر موت سے وہ کبھی نہیں ڈرے بلکہ انہوں نے اپنے عمل کے ذریعے ثابت کر دیا کہ

موت کا ایک دن معین ہے   نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

اور دنیا والوں پر یہ بھی آشکارا کر دیا کہ موت دراصل ایک حبیب کی دوسری حبیب سے ملاقات کا ذریعہ ہے۔وہ عمر بھر اپنے حبیب کی ملاقات کے لیے اسباب جمع کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے شہادت کے عظیم منصب پر فائز کیا۔

حضرت استاد شہیدؒ کو حق کا ساتھ دینے کی پاداش میں طرح طرح کی اور قسم قسم کے بے بنیاد الزامات کا سامنا کرنا پڑا، کم ظرفوں، بڑے عہدوں پر چھوٹی سوچ کے مالکوں، بدحواس اینکروں اور ہر اسلام دشمن شخص نے ہمیشہ اپنے غیض وغضب کی بھڑاس ان پر نکالی مگر وہ سارے زخم زندگی بھر اپنے سینے پر برداشت کرتے رہے، ظالموں کے پاس جب سب راستے مسدود ہو گئے تو انہوں نے سینے کے اوپر خنجروں سے بتیس وار کر کے حضرت کو شہید کر دیا، ظالم یہ سمجھتا تھا کہ مولانا سمیع الحق کی شہادت سے حق کی نمائندگی ختم ہو جائے گی۔دو دہائیوں سے امریکی مظالم جن معصوم لوگوں پر جاری رہے، ظالم سمجھتا تھا کہ اب ان مظلوموں کو ہم نے بے یار و مددگار کیا ہے مگر وہ یہ بھول گئے کہ ظالم پر اللہ کی لعنت اور مظلوم پر اللہ کی رحمت برستی ہے دنیا نے دیکھا کہ حضرت استاد شہید کی شہادت رنگ لے آئی، ظالموں کا غرور اللہ نے کیسے خاک میں ملا دیا اور مظلوموں کو اللہ نے کیسی عزت عطا فرمائی۔

حضرت استاد شہید بڑے باپ کے بہت بڑے بیٹے تھے، ان کا کمال تھا کہ انہوں نے باپ کی عالی نسبت کے باوجود اپنا نام بنایا ہر حلقہ میں امتیازی مقام حاصل کیا یہاں تک کہ ملک کی

مذہبی، سیاسی اور علمی حلقے میں قائدانہ رتبہ پایا، وہ جس محفل میں بھی ہوتے میر محفل بن جاتے وہ جہاں بھی جاتے لوگوں کی توجہ کا مرکز بن جاتے تھے، ان پر صرف پھول ہی نچھاور نہیں ہوتے بلکہ لوگ دل و جان تک ان پر قربان کرتے تھے۔

کل مخدوم مکرم حضرت مولانا راشد الحق سمیع صاحب نے خصوصی اشاعت ماہنامہ "الحق" بیاد شہید ناموسِ رسالتؐ حضرت مولانا سمیع الحق شہید کا ٹائٹل بھیجا اور ۲ رنومبر کو ہونے والی تقریب رونمائی کا دعوت نامہ بھی، ٹائٹل کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں چوما اور دیر تک دل سے لگائے رکھا، اس خصوصی اشاعت کا مجھے شدت سے انتظار تھا کیونکہ حضرت استاد شہید میرے محبوب ہیں اور ہر محب چاہتا ہے کہ اس کے محبوب کا تذکرہ چہار سو عام ہوجائے۔ مدیر "الحق"، میرے محسن حضرت مولانا راشد الحق حقانی اور میرے مربی سلطان القلم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے خصوصی نمبر کی اشاعت کے ذریعے نسلِ نو اور حقانی فضلا پر احسانِ عظیم کیا ہے کہ وہ اپنے استاد کی حیات وخدمات سے آگاہ ہوجائیں۔ شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثانی مدظلہ کے ہاتھوں اس تاریخی دستاویز کی تقریب رونمائی ۲ رنومبر شاہی کلب دلہ زاک چوک پشاور میں ہوگی، اپنے اکابر اسلاف کی درخشندہ تاریخ سے واقف ہونے کے لیے اس بابرکت پروگرام میں ضرور شرکت کریں کیونکہ ع یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی

زین المحافل (دو جلد)

شرح الشمائل الترمذی

افادات:

شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ

قیمت: ۵۵۰ روپے

برائے رابطہ: 0315-9898998-03339167789

ناشر: موتمر المصنفین، جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

ادارہ

افکار و تاثرات

مولانا سید سلمان ندوی، حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی، مولانا عبدالقدوس ترمذی، مولانا ڈاکٹر قاسم محمود، ڈاکٹر اکرام الحق، مولانا حسین احمد، پروفیسر اظہار الحق، مفتی سعید خان، مولانا غلام رسول، مولانا محمد اسرار، مفتی محمد وہاب منگلوری، مولانا حسان الرحمن، جناب عبدالستار اعوان، جناب بابر حنیف صاحبان

- **ڈاکٹر مولانا سید سلمان ندوی صاحب (ساؤتھ افریقہ)**

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ''الحق'' کی خصوصی اشاعت پر دلی مبارکباد۔ مولانا مرحوم کی روح خوش ہورہی ہوگی، آپ سب بھائیوں نے ان کے حق کا کچھ حصہ بخوبی ادا کیا ہے، کانفرنس کے بعد حق کا کچھ مزید حصہ پورا ہوگا۔ آپ سب کو اللہ اجر عظیم عطا کرے۔ کانفرنس میں شرکت سے جسمانی طور پر محرومی رہے گی لیکن قلبی اور روحانی طور پر شرکت رہے گی، اللہ تعالیٰ آپ سب بھائیوں کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ دسمبر کے شروع میں پاکستان کا قصد ہے۔ والسلام مولانا سید سلمان ندوی

- **مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب (مہتمم جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ)**

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آج آپ کا ارسال کردہ چار جلدوں پر مشتمل ''خصوصی نمبر'' موصول ہوا، اس کو اپنی اصل شکل وصورت اور جمال وکمال میں دیکھا، باوجود سادگی کے اس میں کمال کی جاذبیت پائی جاتی ہے، اس کے تمام پہلو قارئین کو مطالعے کی دعوت دیتے ہیں، پڑھ کر میں بہت محظوظ ہوا، اس کی کمپوزنگ، سیٹنگ، عنوانات سب ماشاء اللہ بہت اعلیٰ ہیں، اس پر بہت خوشی ہوئی۔ ان شاء اللہ مزید کام اس سے بہتر آئے گا۔ آپ سب سے دعاؤں کی درخواست ہے، جس طرح آپ نے اپنے والد صاحب کے اس خصوصی نمبر کو ظاہری ومعنوی حسن سے مزین کیا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو بھی ظاہری و معنوی حسن سے مالا مال فرمائے اور جس طرح آپ نے اپنے والد صاحب کی حیات وخدمات کو دنیا کے سامنے ایک خوبصورت انداز میں پیش کیا اللہ تعالیٰ آپ کو بھی دنیا وآخرت میں اس کا صلہ عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد کو صحیح معنوں میں شیخ الحدیث صاحبؒ، حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ

اور آپ کے صحیح جانشین ثابت فرمائے اور یہ مشن تا قیامت جاری وساری رکھے۔ آمین

میں آپ کو اور آپ کی مؤتمر المصنفین کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے آپ کی زیرنگرانی اس خوبصورت نمبر پر شب وروز کام کیا۔ آپ سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

● مولانا عبدالقدوس ترمذی صاحب (مہتمم جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا)

بگرامی خدمت مخدوم زادہ مولانا راشدالحق سمیع زیدمجدہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی؟ ماہنامہ ''الحق'' کی خصوصی اشاعت برائے شہید حق رحمہ اللہ تعالیٰ کی تقریب رونمائی میں شرکت کے لیے آپ نے بندہ ناچیز کو یاد فرمایا اس کرم فرمائی پر بندہ تہہ دل سے شکرگزار ہے لیکن آں محترم کا دعوت نامہ کل ۵/نومبر کو موصول ہوا ، اس لیے اس سعادت کے حصول سے محروم رہا۔ بہرحال! ارادہ ہے کہ کسی وقت آپ حضرات کی ملاقات کے لیے جامعہ دارالعلوم حقانیہ حاضری ہو۔ ان شاء اللہ تعالیٰ جلد حاضری ہوگی اور تلافی مافات بھی۔کل ہی ڈاک سے خصوصی اشاعت پر چار جلد موصول ہوکر باصرہ نواز ہوئی ، اسے دیکھ کر جو خوشی اور مسرت ہوئی وہ ناقابل بیان ہے۔فوری طور پر تمام جلدوں کا جائزہ لیا، اس کے بعد جمعہ کے لیے جامع مسجد حاضر ہوا۔عصر، مغرب اور عشا کے بعد کے اوقات میں جلداول کے اہم مضامین تقریباً مکمل کر کے سویا، ان شاء اللہ تعالیٰ باقی جلدوں سے بھی استفادہ کروں گا ۔اس خصوصی اشاعت کی جامعیت اور ہمہ گیری قابل داد ہے، حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی ہشت پہلو عظیم علمی اور عبقری شخصیت پر اس قدر ضخیم اور عظیم تاریخی نادرالمثال اشاعت بلاشبہ آپ کا اور مخدوم ومکرم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی دامت برکاتہم کا ایسا عظیم کارنامہ ہے جو ہمیشہ تاریخ کے اوراق میں چمکتا رہے گا۔ حضرت حقانی مدظلہ اور آپ نے حضرت شہید رحمہ اللہ تعالیٰ کے کارناموں کو اجاگر اور تاریخ میں محفوظ کر کے جہاں حضرت شہید رحمہ اللہ تعالیٰ کی روح کو مسرور فرمایا وہیں امت مسلمہ اور ان کے متعلقین پر بھی احسان عظیم فرمایا ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

بندہ اس عظیم کارنامہ پر آپ کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہے اور آپ کے لیے دل سے دعاگو ہے۔ فقط دعاجو: احقر عبدالقدوس ترمذی غفرلہ

● مولانا ڈاکٹر قاسم محمود صاحب (رئیس جامعہ اسلامیہ مخزن العلوم کراچی)

قابل صد تکریم برادر عزیز القدر مولانا راشدالحق سمیع صاحب دامت برکاتکم !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ! مجھے اس بات پر انتہائی قلبی مسرت ہوئی کہ آپ نے اپنے عظیم والد

حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی حیات و خدمات پر موقر ''الحق'' کا تاریخ ساز اور ضخیم خاص نمبر شائع کر کے اہل ذوق کی تسکین ذوق کیلئے پیش کرنے کا عظیم معرکہ سر کرلیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے چار جلدوں پر مشتمل تاریخی خاص نمبر شائع کر کے اردو ادب کی تاریخ کا بھی نہایت اہم سنگ میل عبور کرلیا ہے اور بلاشبہ یہ عظیم کارنامہ آپ جیسا حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمہ کا لائق پوتا اور حضرت شہیدؒ کا قابل سپوت ہی انجام دے سکتا تھا۔ ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔

آپ کی قابلیت، صلاحیت اور خلوص و جانفشانی اور سب سے بڑھ کر اپنے عظیم والد سے قریبی قلبی عقیدت و ارادت جیسے عناصر و قوام کارمحرک نہ ہوتے تو یقیناً یہ عظیم ادبی کارنامہ انجام نہ پاتا۔ میں سب سے پہلے ''الحق'' کے حضرت مولانا سمیع الحق شہید نمبر کے اجرا کے اعصاب شکن معرکے کو نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے سر کرنے پر آپ کی خدمت میں ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کرتا ہوں۔ اس کے بعد مجھے اس بات پر بھی انتہائی خوشی و طمانیت ہوئی کہ خاص نمبر کے اجرا و رونمائی کی تقریب بھی نہایت کامیابی سے انجام پائی۔ یہ تقریب بھی جس حسن و دلکشی اور جامعیت و جاذبیت کا مرقع تھی، اس میں سے آپ کی مدبرانہ خوش سلیقگی اور دست ہنر کی نفاست جھانک رہی تھی۔ یقیناً اس تقریب کی بہترین پیشکش اور کامیابی میں بھی آپ کے کمال فن کا اعجاز شامل تھا۔ برادر عزیز! بخدا مجھے اس قدر مسرت و اطمینان ہے کہ اس کا اظہار ان الفاظ میں کئے بغیر رہا نہیں جائے گا کہ یقیناً آج میرے باکمال اور صاحب فن بھائی مولانا راشد الحق سمیع نے اپنی لیاقت و شائستگی سے حضرت شیخ الحدیث اور حضرت شہید کی ارواح مقدسہ کو بھی فخر کے احساس سے سرشار کردیا ہے۔ یقیناً اکابر کیلئے آپ جیسے قابل فخر بیٹے ہی قابل فخر سپوت کہلاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی مجھے اس بات پر بھی بے حد افسوس ہے کہ میں انتہائی دلی خواہش اور کوشش کے باوجود اعذار کی بنا پر تقریب رونمائی میں شریک نہیں ہوسکا۔ تقریب کا اعلان ہونے کے ساتھ ہی مجھے ہر لمحہ یہ احساس تھا کہ ہر حال میں مجھے اس پر وقار تقریب کا حصہ ہونا ہے مگر تدبیر کند، تقدیر زند خندہ کے مصداق تدبیر پر تقدیر غالب آ گئی اور میں چاہت کے باوجود اس عظیم تقریب جس کے دولہا یقیناً آپ ہی تھے، میں شرکت کے افتخار و اعزاز سے محروم رہ گیا، جس کا مجھے ہمیشہ قلق رہے گا۔ اب اس غیر ارادی غیر حاضری پر معذرت کے روایتی الفاظ بھی بے وزن اور خالی خالی سے محسوس ہو رہے ہیں۔ بہرکیف! میں ایک بار پھر خاص نمبر بلکہ خاص الخاص نمبر کے کامیاب اجرا پر تہہ دل سے آپکو مبارکباد پیش کرتا ہوں، اللہ آپ کی توفیقات خیر میں بیش از بیش اضافہ فرمائے اور ہر شر و آفت سے قدم قدم آپکی حفاظت فرمائے۔ (آمین)

● ڈاکٹر اکرام الحق صاحب (سیکرٹری اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان)

گرامی قدر مولانا راشد الحق سمیع صاحب !السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!آپ کی طرف سے ارسال کردہ گراں قدر کتاب "خصوصی اشاعت ماہنامہ "الحق" بیاد مولانا سمیع الحق" کا چار جلدوں پر مشتمل ایک سیٹ موصول ہوا، ماشاء اللہ مولانا سمیع الحق کی حیات و خدمات پر بہت عمدہ کام کیا گیا ہے۔ کتاب اسلامی نظریاتی کونسل کی لائبریری میں برائے استفادہ محققین رکھوا دی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ کتاب کے مرتبین ،معاونین اور سرپرستوں کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اسے نافع خلائق بنائے۔ والسلام

● مولانا حسین احمد صاحب (ناظم اعلیٰ وفاق المدارس کے پی،وناظم تعلیمات جامعہ عثمانیہ پشاور)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔حضرت مولانا راشدالحق صاحب زیدمجدکم۔آپ کی جانب سے پرخلوص قیمتی ہدیہ موصول ہوا،دل کی گہرائیوں سے ممنون وشکرگزار ہوں۔یہ بہت زیادہ قیمتی ہدیہ اس لئے ہے کہ یہ صرف مولانا شہیدؒ کی سوانح وتذکرہ نہیں بلکہ دارالعلوم حقانیہ کی ستر بہتر سال پر مشتمل علمی،جہادی، سیاسی اور صحافتی دور کی بھی ایک مربوط تاریخ ہے اور آنے والوں کیلئے مشعل راہ ہے۔میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے قلم میں طاقت عطا فرمائے کہ حضرت مولانا سمیع الحق شہید رحمہ اللہ کا جو قلمی جہاد تھا آپ اس کے علمی وقلمی امین و وارث ہیں۔آپ بہتر انداز میں اس وراثت کا حق ادا کررہے ہیں۔اللہ حضرت شہیدؒ کی کامل مغفرت فرمائے۔آمین

● پروفیسر مولانا اظہار الحق صاحب (شاہ منصور،صوابی)

محترم القام جناب مولانا راشد الحق سمیع صاحب !السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!اللہ کرے مزاج گرامی بخیر و عافیت ہوں، آپ کا ارسال کردہ ہدیہ گراں قدر "شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق:حیات وخدمات" نمبر موصول ہوا، بے حد ممنون ہوں۔الحمدللہ مطالعہ کا موقع ملا،بعض مضامین دقت نظر سے دیکھے۔ایسا محسوس ہورہا تھا جیسے مولانا شہید نور اللہ مرقدہ سے ملاقات کررہا ہوں اوران کی مجالس سے فیضیاب ہورہا ہوں،مولانا شہیدؒ جیسی ہمہ جہت شخصیت پرلکھنا بہت مشکل ہے لیکن آپ نے جس انداز سے ابواب مرتب کئے ہیں وہ ہر لحاظ سے لائق صد تحسین ہیں۔خصوصی اشاعت میں تکرار کم سے کم ہے، آپ نے دریا کو کوزے میں بند کیا ہے،یہ نمبر ہمارے لئے مشعل راہ بھی ہے۔مولانا شہیدؒ کی حیات وخدمات اور ہر جہت کا احاطہ کرکے آپ نے اورمولانا عبدالقیوم حقانی (کثر اللہ امثالہ) نے ترتیب دے کر ہمیں تیار لقمہ مہیا کیا ہے۔آپ نے ہم جیسے طالب علموں پر احسان کیا ہے دل کی

گہرائیوں سے مبارکباد اور اظہار تشکر پیش کرتا ہوں۔ والسلام

● **مولانا مفتی سعید خان** (الندوہ ایجوکیشنل ٹرسٹ اسلام آباد)

جناب مولانا راشد الحق سمیع صاحب۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آنجناب کی ارسال کردہ کتاب ماہنامہ ''الحق'' کی خصوصی اشاعت موصول ہوئی، کچھ حیرت بھی ہوئی کہ آپ کو ان گوناگوں مصروفیات کے باوجود ''ندوہ'' یاد رہا، بہت مسرت ہورہی ہے کہ آپ کا یہ شاہکار ''الندوہ'' کی لائبریری کا سرمایہ بنے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے والد گرامی قدر رحمہ اللہ تعالیٰ کا مثیل بنائے اور اپنی رحمت و رضا سے نوازے۔

● **مولانا غلام رسول حقانی صاحب** (مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن باڑہ گیٹ پشاور)

محترم ومکرم مخدوم زادہ مولانا راشد الحق سمیع صاحب زید مجدکم العالی!وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ محترم کی طرف سے نہایت وقیع اور گرانقدر ہدیہ ''شہید اسلام استاذ محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق نور اللہ مرقدہ کی حیات وخدمات پر مشتمل ماہنامہ ''الحق'' کی خصوصی اشاعت چار جلد ہمارے ادارہ کو موصول ہوئی، دارالعلوم کے کتب خانہ کی زینت ورونق میں اضافہ کرنے پر تمام حضرات اساتذہ کرام کا تہہ دل سے آپکا شکریہ ادا کرتے ہیں، تسلیمات پیش فرماتے ہیں اور دعائیں دیتے ہیں، استاد محترم مہتمم جامعہ اور آپ کے تمام برادران وعملہ ''الحق'' کو سلام عرض فرمائیں۔

● **مولانا محمد اسرار مدنی** (ڈائریکٹر مجلس تحقیقات اسلامی پاکستان)

برصغیر کی عمدہ روایت اور ماہنامہ ''الحق'' نمبر برصغیر میں دینی اور ادبی رسائل وجرائد کا ہمیشہ سے یہ دستور رہا ہے کہ وہ نامور اہل علم کی وفات اور ان کے حیات وخدمات پر خراج تحسین پیش کرنے کیلئے خصوصی اشاعت کا اہتمام کرتے ہیں جو عموماً کسی ماہنامہ، سہ ماہی اور ششماہی مجلے کا خصوصی نمبر یا شمار ہوتا ہے جس میں اس دور کے نامور اہل علم، متعلقین اور اہل قلم لکھتے ہیں، یہ خصوصی اشاعتیں کبھی کبھار کسی خاص موضوع پر بھی نکلتے ہیں، نقوش نمبرز کا ایک عرصے تک مجلاتی اردو ادب پر راج رہا ہے۔ برصغیر اور پاکستان کے سب سے قدیم دینی مجلے ماہنامہ ''الحق'' نے بھی کئی نمبرات شائع کیں۔ جس میں شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہؒ نمبر اور مولانا ابراہیم فانیؒ مرحوم نمبر پر مجھے براہ راست آپ لوگوں کے ہمراہ کام کرنے کا موقع ملا اور ترتیب سے لے کر طباعت تک سارے مراحل طے کئے، اس وقت مولانا سمیع الحق شہیدؒ نے بھرپور رہنمائی فرمائی جبکہ مدیر ''الحق'' مولانا راشد الحق سمیع کا تعاون رہا۔ دنیا بھر کے اہل علم اس انتظار میں تھے کہ الحق اپنے بانی پر کیسا نمبر شائع کرے گا؟ اس کا معیار کیا ہوگا؟ کتنا ضخیم ہوگا؟ کئی جگہ پر سوالات پوچھے گئے۔ان تمام احباب کیلئے خوشخبری ہے

کہ ماہنامہ ''الحق'' کے مدیر اعلیٰ برادرم مولانا راشد الحق سمیع بن مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی شب وروز کوششوں اور ''موتمر المصنفین'' کی کاوشوں سے اردو زبان میں چار ضخیم جلدوں میں خصوصی نمبر شائع ہوکر منظر عام پر آچکی ہے۔ کتاب کی ترتیب، حسن انتظام، حسن طباعت کا فیصلہ تو قارئین کریں گے مگر میرے خیال سے یہ سوانحی ادب میں ایک منفرد اضافہ ہے۔ برصغیر میں کسی بھی شخصیت پر یہ سب سے ضخیم نمبر ہے اور حسن طباعت کے اعتبار منفرد اور لازوال! سینکڑوں اہل قلم، مذہبی سیاسی، سماجی، عسکری اور بین الاقوامی شخصیات کے مضامین و مقالات، شذرات، ہزاروں عنوانات اور تعارفی حواشی پر مشتمل نامور دانشوروں، ادیبوں، صحافیوں اور شعرا کی خراج عقیدت پر مشتمل تاریخی دستاویز۔ یہ صرف مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی سوانح نہیں بلکہ ساتھ ساتھ دارالعلوم حقانیہ کی پون صدی پر مشتمل تاریخ، مذہبی اور سیاسی فکر کی داستان، ادبی اور علمی موضوعات پر مشتمل کاوش ہے جس میں اہل علم، ایم فل اور پی ایچ ڈی سکالرز کے مقالات کیلئے کئی راستے نکل سکتے ہیں۔ خصوصاً اردو ادب، ثقافت، افغانستان، خیبر پختونخوا کے اہل وقلم کے حوالے سے کئی اطراف پر کام ہوسکتا ہے۔ اس نمبر میں حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدیر اعلیٰ ماہنامہ القاسم، مولانا محمد اسلام حقانی، مولانا حبیب اللہ حقانی اور مولانا محمد فہد سمیت جناب بابر حنیف اور دیگر احباب نے بھی مدیر ''الحق'' کے ساتھ بھرپور کام کیا ہے۔ راقم کو جامعہ حقانیہ اور ''الحق'' سے رخصت ہوئے چار سال سے زیادہ عرصہ ہوا ہے مگر ''موتمر المصنفین'' و ''الحق'' سے تعلق کسی نہ کسی عنوان سے جاری رہا۔ حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ نے وفاق مجلس شوریٰ کے مباحث میرے ساتھ مرتب کئے آپ رہنمائی فرماتے اور میں مواد کو تلاش کرتا رہا۔ شہادت سے ایک دن قبل انہوں نے مسودہ فائنل کرنے کے بعد بھیج دیا۔ ان کی شہادت کے بعد اس پر کام کیا اور بڑی شان سے اس کی اشاعت کرائی۔ مجھے خوشی ہورہی ہے کہ اس نمبر کے حوالے سے بھی ''الحق'' اور موتمر کی ٹیم کیساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہے۔

● مولانا احسان الرحمٰن (مدیر ماہنامہ ''العصر'' جامعہ عثمانیہ پشاور)

مولانا راشد الحق سمیع صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امید ہے کہ آپ بخیر وعافیت ہوں گے، اللہ آپ کو مزید عزت بخشے۔ مجھے آپ کا دعوت نامہ موصول ہوا تھا لیکن افسوس کہ اس میں طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے اس پروگرام اور نہ وفاق کے اجلاس میں شرکت کرسکا۔ اگر اس کانفرنس کا دعوت نامہ نہ بھی ملتا تب بھی ہم اس میں شرکت کو اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ بہرحال! اس پروگرام پر ہمیں بہت زیادہ خوشی اور مسرت ہوئی اور سب سے زیادہ خوشی ہمیں اس بات پر ہے کہ مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی چار ضخیم جلدوں میں خصوصی نمبر منظر عام پر آ گیا، جس طرح مولانا شہیدؒ کی شان تھی اس طرح یہ کتاب

بھی ظاہری و معنوی لحاظ سے بہت عمدہ ہے، کتاب کا ٹائٹل بھی ماشاء اللہ بہت اعلیٰ ہے، مضامین کا نفیس انتخاب، غرض یہ کہ دیکھنے والوں کو پڑھنے کی ترغیب دیتی ہے میں محسوس کررہا ہوں کہ مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی خدمات اور خصوصاً ''مؤتمر المصنفین'' کا قیام انہوں نے فرمایا تھا حقانی فضلاء کو جو قلم تھمایا تھا یہ یقیناً اس کا بین ثبوت اور مظہر ہے۔اللہ ہمیشہ دارالعلوم پر اپنی بہاریں جاری رکھے اور اللہ خزاں سے دور رکھے اور مولانا شہیدؒ کے خانوادہ پر اللہ ہمیشہ رحمت اور برکتیں نازل فرمائے اور اس کی برکات سے ہم سب کو مالا مال فرمائے۔ایک بار پھر آپ کو اس عظیم نمبر کی اشاعت پر مبارکباد پیش کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کے علم وعمل، صلاحیتوں اور توانائیوں اور لیاقت میں، آپ کی زندگی میں خیر و برکت نازل فرمائے اور اللہ تعالیٰ حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ پر انوارات نازل فرمائے، بہت خوشی کا موقع ہے جو بھی اس نمبر کو دیکھتا ہے اسے دل کا سکون اور طمانیت محسوس ہوتی ہے اور حضرت مولانا صاحب کا جو قرض آپ کے ذمہ تھا اُسے آپ نے احسن طریقے سے ادا کردیا ہے۔میں ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں میری طرف سے صد بار مبارک ہو۔

● مولانا مفتی محمد وہاب منگلوری (رئیس دارالافتاء واستاد الحدیث سیدو شریف سوات)

محترم المقام مخدومی المکرم حضرت مولانا راشد الحق سمیع صاحب! زیدمجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ماہنامہ ''الحق'' ستمبر ۲۰۲۱ء موصول ہوا، اداریہ میں خصوصی نمبر کے متعلق تفصیلات ملاحظہ کیں اور بالخصوص چار جلدوں تک پہنچنا یقیناً کارِعظیم ہے۔برادرم عزیز! مولانا صاحب کے متعلق نمبر پر بہت خوشی ہوئی اور کاخ محبت وعقیدت کے تمام دریچے کھل گئے، صرف ''الحق'' کے اداریہ دیکھنے سے ہی خیالات چھلک پڑے، نمبر کے متعلق یہ کلام موزوں ہوا، یہ ایک طالب علمانہ کوشش ہے ورنہ

من نہ دانم فاعلاتن فاعلات — شعری گویم بہتر از قند و نبات

لیکن قدرتی طور پر الحمدللہ ہدیہ تبریک وزن اور قافیہ کے مطابق موزوں ہے۔من فقیر کی جانب سے بطور ہدیہ قبول فرمائے۔

● جناب عبدالستار اعوان (نامور صحافی لاہور)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔مولانا راشدالحق صاحب۔امید ہے مزاج گرامی بخیریت ہوں گے۔

مجاہد اسلام، شہید اسلام مولانا سمیع الحق شہید رحمہ اللہ کی یاد میں ماہنامہ ''الحق'' کا شاندار نمبر اپنے بھائی مولانا عبدالجبار سلفی صاحب کے کتب خانے میں دیکھا اور اس کا مطالعہ جاری ہے۔آپ

نے ماشاء اللہ انتہائی قلیل وقت میں اتنا عظیم الشان ضخیم نمبر شائع کر ڈالا۔اللہ کریم آپ کی مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازیں، ہم سب کو شہید قائد کے مشن اور نظریات سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائیں۔(آمین ثم آمین)

● **جناب بابر حنیف** (انچارج کمپیوٹر سیکشن، ''الحق'' اکوڑہ خٹک)

آنجناب کی طرف سے قیمتی تحفہ ''خصوصی اشاعت'' کیا ملا کہ ماضی کے حسین یادوں کا دریچہ کھل گیا، حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی دس جلدوں پر مشتمل کتاب ''خطبات مشاہیر'' کی شروع سے لے کر آخر تک کمپوزنگ، پروف، سیٹنگ بندہ ناچیز کے ہاتھوں سے ہوئی، تکمیل کے آخری مراحل تک تقریباً روزانہ ہی حضرت شہیدؒ سے اس سلسلے میں بات چیت ہوتی۔کتاب کی اشاعت کے بعد ایک نسخہ مجھے بھی بطور خاص عنایت فرمایا اور اپنے دست مبارک سے اپنے تاثرات کچھ اس انداز میں تحریر فرمائے:

> ''نیک دعاؤں کیساتھ !عزیز مکرم جناب بابر حنیف صاحب کیلئے جن کا اس کتاب کی کمپوزنگ، ایڈیٹنگ جیسے سخت کاموں میں بہت بڑا حصہ ہے، مالی مشکلات کے باوجود دارالعلوم کی خدمت کو ترجیح دے کر وقف ہیں،اللہ تعالیٰ دارین میں اس کا صلہ اور اجر عطا فرماوے۔
>
> سمیع الحق ۱۹ر ستمبر ۲۰۱۵

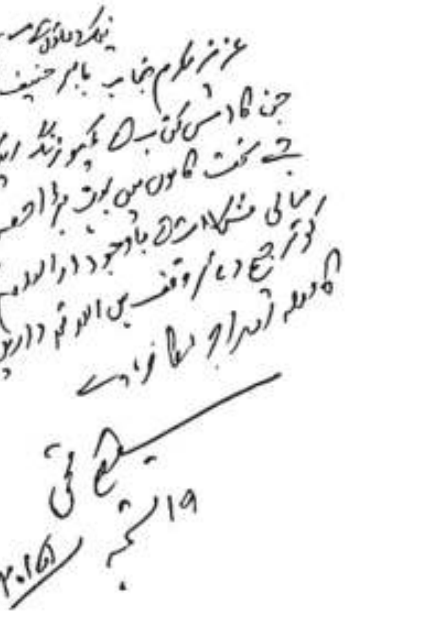

مولانا مفتی محمد وہاب منگلوری
رئیس دارالافتاء واستادالحدیث سیدوشریف سوات

ہدیہ تبریک وتحسین

''شہید اسلام مولانا سمیع الحق نمبر'' اشاعت خصوصی ماہنامہ "الحق"

تاریخ حق "الحق" کا یہ نمبر عظیم ہے
ہر لفظ اس کا نحہ بادِ نسیم ہے
آفاق میں ہے دھوم و صدا ہائے آفرین
ہر سطر اس کا جادۂ دین قویم ہے
حقانیہ کے چشمہ صافی کی ہے تسنیم
یہ ہدیہ تکریم ہے دُر یتیم ہے
حقانیوں کے جہدِ عمل کا ہے آئینہ
دعائے انوری(1) بھی زقلبِ صمیم ہے
ہے جہد مسلسل راشد حق(2) کا ثمر بار
ہے گہر خیز نعمت رب کریم ہے
افغانیوں کے غیرت دیں کی ہے داستاں
فرعونِ وقت کے منہ پہ یہ ضرب کلیم ہے
یہ نصف صدی کا قصہ ہے دریا ہے بکوزہ
الحق کے مؤتمر پہ یہ لطف قدیم ہے
پڑھنے سے اس کے ملتے ہیں نقوش کفِ پا
نسلوں کے لئے راہ، یہ شانِ رحیم ہے
وہاب یہ کہتا ہے کہ ظاہر میں ہے نمبر
یہ سیفِ بے نیام برائے لئیم ہے

---

(1) شیخ الحدیث حضرت مولانا انوارالحق صاحب، مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ (2) حضرت مولانا راشدالحق سمیع حقانی مدیر ماہنامہ "الحق"

صاحبزادہ عبدالحق ثانی

دارالعلوم کے شب و روز

جامعہ کے سہ ماہی امتحانات کے نتائج

۱۸ ؍ اکتوبر کو دارالحدیث ہال میں جامعہ کے سہ ماہی امتحانات کے نتائج کا اعلان اور پروگرام منعقد ہوا اور نمایاں پوزیشن لینے والے طلباء کو انعامات سے نوازا گیا۔تقریب کی صدارت وتقسیم انعامات حضرت مولانا انوارالحق مہتمم صاحب نے فرمائی جبکہ اساتذہ وعملہ بھی اس موقع پر موجود تھا۔

دارالعلوم میں ''الحق'' خصوصی نمبر بیادشہید مولانا سمیع الحقؒ کی تقریب رونمائی

حضرت دادا جان مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی عظیم الشان حیات وخدمات پر ''الحق'' خصوصی نمبر کی اشاعت کی خوشی میں جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے تمام شیوخ ،اساتذہ اور جملہ سٹاف کے اعزاز میں چچاجان حضرت مولانا راشدالحق صاحب کے دفتر میں اور ان کی دعوت پر مختصر تقریب رونمائی نمبر وعشائیہ کا اہتمام ہوا،تمام شیوخ واساتذہ نے اس عظیم الشان ''الحق'' نمبر کی اشاعت پر خوشی کا اظہار کیا اور مرتبین حضرت مولانا راشدالحق صاحب اور حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہ ،نائب مدیر مولانا اسلام حقانی ،نائب مدیر مولانا حبیب اللہ حقانی ، جناب بابر حنیف صاحب ،مولانا فہد ،مولانا نعمان حقانی کی کاوشوں کو خراج تحسین پیش کیا۔حضرت مہتمم صاحب ،نائب مہتمم صاحب نے اساتذہ ومشائخ کو گرانقدر نمبر کا ہدیہ پیش کیا۔

دارالعلوم میں نئے اِنڈور بیڈمنٹن اسپورٹس ہال کا افتتاح

جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں نئے اِنڈور(بیڈمنٹن Badminton) اسپورٹس ہال کا افتتاح ہوا،سارے پاکستان میں دینی مدارس اور جامعات میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا عظیم الشان منصوبہ ہے جس کی ۲۲؍ نومبر کو بعد از نماز مغرب افتتاحی تقریب منعقد ہوئی ، یہ منصوبہ آج سے دو برس قبل محکمہ سپورٹس نوشہرہ کے تعاون سے شروع ہوا تھااور اس نئے منصوبے کے محرک اور نگران مولانا راشدالحق سمیع صاحب

تھے اور اس سلسلے میں انکی بھرپور معاونت جناب شہزادنصیر صاحب نے کی تھی۔ یہ جدید سہولیات سے آراستہ وسیع وعریض ہال بیڈمنٹن اور دیگر کھیل وغیرہ کے تمام تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔اس کے قیام سے دینی مدارس کے طلبا کی ذہنی وجسمانی صلاحیتوں میں مزید اضافہ ہوگا۔تقریب میں علاقہ کے ایم پی اے جناب محمد ادریس خٹک صاحب، سپورٹس کے ڈی ایس او نوشہرہ ذکاء اللہ، نائب مہتمم جامعہ حقانیہ و امیر جمعیت علمائے اسلام مولانا حامد الحق حقانی، جمعیت علما اسلام کے پی کے امیر مولانا سید یوسف شاہ صاحب،مولانا حزب اللہ حقانی،مولانا لقمان الحق ،مولانا عرفان الحق ،مولانا بلال الحق و دیگر اساتذہ وطلبائے کرام نے اس افتتاحی تقریب میں شرکت کی۔تمام شرکا نے اسے بہت ہی مفید اور مثبت قرار دیا۔بعدازاں طلباء کی ٹیموں نے بیڈمنٹن میچ کھیلے، کامیاب ٹیم کومہمانوں نے شیلڈ اور ٹرافیوں سے نوازا۔

حضرت مہتمم صاحب کی مصروفیات

☆ دارالفرقان حیات آباد میں شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب سے تفصیلی ملاقات کی۔

☆ وفاق المدارس کے صوبائی ناظم اعلیٰ مولانا حسین احمد صاحب اور میڈیا کوارڈینیٹر مولانا سراج الحسن صاحب نے تقسیم انعامات وفاق المدارس العربیہ مشاورت کیلئے حضرت مہتمم صاحب سے ملاقات کی۔

☆ ۲رنومبر کوتقریب وفاق المدارس العربیہ، تقسیم انعامات کے لئے پشاور تشریف لے گئے بعد میں شہید ناموس رسالتؐ مولانا سمیع الحقؒ کے قومی کانفرنس کی صدارت کی۔

☆ ۳رنومبر کومجلس عاملہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیراہتمام ایک کانفرنس کے سلسلے میں اسلام آباد تشریف لے گئے۔

جامعہ عثمانیہ بانڈہ نبی تحصیل پبی ضلع نوشہرہ مہتمم مولانا عبدالقیوم مدظلہ نے مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں پروگرام کیا تھا، حضرت مہتمم صاحب وہاں تشریف لے گئے ،وہاں بیان و دعا کی،مولانا بلال الحق کی صاحب بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

مولانا منظور مینگل صاحب ملاقات کیلئے حضرت مہتمم صاحب کے دفتر تشریف لائے اور حضرت مہتمم صاحب نے انہیں اپنی کتاب ''خطبات انوارحق'' تحفہ بھی دیا۔

ختم نبوت کانفرنس مردان میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے اور ختم نبوتؐ کے موضوع پر ہزاروں سامعین سے خطاب فرمایا۔

۲رنومبر پروگرام بسلسلہ شہید ناموس رسالتؐ مولانا سمیع الحقؒ کے سلسلے میں خوشحال خان خٹک لائبریری اکوڑہ خٹک میں بیان فرمایا

مولانا طیب صاحب لدھیانوی خطیب مسجد خاتم النبیین کراچی، قاری عبدالستار صاحب محمود کوٹ کراچی، قاری مطیع الرحمن مہتمم مدرسہ تقویت الایمان کراچی، قاری مطیع الرحمن مہتمم مدرسہ زکریا الخیریہ نصیرآباد کراچی ملاقات کے لئے حضرت مہتمم صاحب سے ملنے دارالعلوم تشریف لائے۔

دارالعلوم کے قدیم فضلاء مولانا قاضی محمد طیب صاحب اور مولانا مشرف شاہ اور مولانا ریاض حقانی ملاقات کیلئے مہتمم صاحب سے ملاقات کیلئے تشریف لائے اسی روز MNA شیخ الحدیث مولانا محمد انور صاحب، جامعہ علیمیہ درہ پیزو لکی مروت مولانا مفتی سعدالدین صاحب کے ہمراہ ملاقات کیلئے تشریف لائے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان کے پوتے مولانا عبید اللہ خالد مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی کے صاحبزادے مولانا معاذ خالد اور مولانا عمار خالد، حضرت مہتمم صاحب سے ملاقات کیلئے تشریف لائے۔

جامعہ دارالفرقان کے مہتمم اور وفاق المدارس کے مجلس عاملہ کے رکن حضرت مولانا عبدالبصیر شاہ ملاقات کے لئے دارالعلوم تشریف لائے اور حضرت مولانا مہتمم صاحب سے ملاقات کی

ضلع سوات کے سابقہ وفاق المدارس کے عملہ کے رکن مولانا محبّ اللہ ملاقات کیلئے تشریف لائے اور مہتمم صاحب سے ملاقات کی۔

جامعہ ضیاء القرآن مولانا عبدالواحد صاحب کلابٹ ہری پور میں سیرت کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے اور وہاں سیرت النبیؐ کانفرنس سے صدارتی خطاب فرمایا۔

حضرت نائب مہتمم صاحب مدظلہ کی مصروفیات واسفار:

افغان وزیرخارجہ مولانا امیر خان متقی صاحب اوران کے وفد سے ملاقات

☆ اسپیکر قومی اسمبلی جناب اسد قیصر صاحب کی طرف سے افغان وزیرخارجہ مولانا امیر خان متقی صاحب اوران کے ساتھ آئے ہوئے وفد کے اعزاز میں سرینا ہوٹل اسلام آباد میں ظہرانے کا اہتمام کیا گیا جس میں ملک کی دیگر سیاسی جماعتوں کے قائدین نے شرکت کی، والدمحترم حضرت مولانا حامد الحق حقانی صاحب نے بھی شرکت فرمائی اور افغان وزیر خارجہ سے تفصیلی ملاقات کی، افغان وزیر خارجہ کے ہمراہ وفد میں افغانستان کے وزیر ماحولیات مولوی ہدایت اللہ بدری صاحب بھی شامل تھے۔

☆ اسلامی نظریاتی کونسل کے دوروزہ اجلاس میں شرکت کی۔

☆ رابطہ عالم اسلامی پاکستان کے زیراہتمام اسلام آباد میں منعقدہ کانفرنس میں شرکت کی اور خطاب فرمایا، تقریب کے میزبان سعودی سفیر جناب نواف بن سعید المالکی صاحب اور ڈائریکٹر جنرل رابطہ عالم اسلام جناب انور مسعود الحارث صاحب تھے۔

☆ ناروے ایمبیسی کے فرسٹ سیکرٹری جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں والد محترم حضرت مولانا حامد الحق حقانی صاحب سے ملاقات کی اور مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا، وفد نے جامعہ کا تفصیلی دورہ بھی کیا

☆ حضرت والد مولانا حامد الحق صاحب نے شمالی پنجاب کے امیر مولانا عبدالقدوس نقشبندی صاحب کی میزبانی میں منعقدہ رحمۃ للعالمین کانفرنس میں شریک ہوئے۔ اٹک میں دارالعلوم نصیریہ غورغشتی، زڑہ میانہ ختم نبوتؐ کانفرنس، پشاور میں وفاق المدارس کے دینی مدارس کنونشن میں تقاریر فرمائیں۔

وفیات:

☆ جمعیت علمائے اسلام ضلع نوشہرہ کے سرپرست اور خاندان حقانی کے انتہائی وفادار ساتھی حضرت مولانا احمد قاسم صاحبؒ بقضائے الٰہی وفات پاگئے، جامعہ کے جملہ مدرسین اور جملہ حقانی خاندان نے نماز جنازہ میں شرکت کی، نماز جنازہ حضرت مہتمم صاحب مدظلہ نے پڑھایا۔

☆ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے مدرس اور جمعیت علماء اسلام کے صوبائی امیر مولانا سید محمد یوسف شاہ صاحب کی والدہ مرحومہ کی نماز جنازہ میں تشریف لے گئے آپ کے ہمراہ مولانا راشد الحق صاحب ودیگر اساتذہ کرام بھی شریک سفر تھے۔ حقانی خاندان اور دارالعلوم کے تمام اساتذہ اس غم میں حضرت مولانا یوسف شاہ صاحب اوران کے خاندان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔

☆ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے مفتی و مدرس مولانا مفتی مختار اللہ حقانی صاحب کے والد بھی گزشتہ دنوں وفات پاگئے، بعد از نماز عشاء جہانگیرہ میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جامعہ کے اساتذہ کے علاوہ علاقہ بھر کی کثیر تعداد نے بھی جنازے میں شرکت کی، اسی طرح دوسرے دن ۲۵ نومبر کو جامعہ حقانیہ کے مخلص جناب مسعود صاحب اور مولانا فاروق صاحب کی والدہ بقضائے الٰہی وفات پاگئی جن کا نماز جنازہ دارالعلوم حقانیہ کے سبزہ زار (قرآنک پارک) میں ادا کیا گیا جس میں دارالعلوم کے اساتذہ کے علاوہ ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ ان تمام مرحومین کے رفع درجات کے لئے دارالعلوم میں فاتحہ خوانی کی گئی۔

مولانا محمد اسلام حقانی

تعارف وتبصرہ کتب

- **ماہنامہ ''المدینہ'' خاتون جنت (سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ) نمبر** مدیر: قاری حامد محمود

ضخامت: ۴۸۰ صفحات ناشر: ماہنامہ ''المدینہ'' صائمہ ٹاور روم نمبر A 205 سیکنڈ فلور آئی آئی چندریگر روڈ کراچی 03002204266

ماہنامہ ''المدینہ'' کراچی عرصہ بیس سال سے مسلسل اور باقاعدگی کیساتھ شائع ہورہا ہے، یہ حاجی مسعود پاریکھ صاحب کی سرپرستی اور قاری حامد محمود صاحب کی ادارت میں شائع ہونے والا ایک اہم علمی اور معیاری مجلّہ ہے، اس مجلّے کو وقتاً فوقتاً سیرت النبیؐ، حیات الصحابہؓ اور دیگر مذہبی و سماجی موضوعات پر خصوصی نمبرات شائع کرانے کا اعزاز حاصل ہے اب تک اس مجلّہ کے کئی اہم علمی، ادبی، فکری اور سوانحی موضوعات پر خصوصی اشاعتیں منظر عام پرآ کر اہل علم سے دادو تحسین وصول کرچکی ہیں۔

زیر تبصرہ خصوصی اشاعت ''خاتون جنت نمبر'' رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی چہیتی بیٹی، جنتی عورتوں کی سردار سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی مبارک زندگی، اوصاف وکمالات کے تذکرہ پر مشتمل ہے، اس کے مدیر اور مرتبین نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے نہایت عرقریزی اور جانفشانی سے اس خصوصی شمارے کو مرتب کرکے سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی حیات مبارکہ، مناقب اور خصائل پر نامور اہل علم وقلم کی تحریروں سے اس مجلّے کو مزین کیا، مجلّے کے مضمون نگار حضرات نے نظم ونثر دونوں میں خاتون جنت کی حیات ومناقب، زندگی ومعمولات اور زہد وتقویٰ پر روح پرور انداز اور شستہ اسلوب میں لکھ کر خراج عقیدت ومحبت پیش کی ہے، ماہنامہ ''المدینہ'' کے سرپرست اور مدیر کی طرف سے چار ابواب پر مشتمل ''خاتون جنت نمبر'' کا اجرا مسلم خواتین کی رہنمائی کیلئے مشعل راہ اور معاشرے میں اسلامی اقدار کے فروغ کا ذریعہ ثابت ہوگا، اہل علم اور عامۃ الناس یکساں طور پر اس وقیع کاوش سے مستفید ہوسکتے ہیں۔(ان شاء اللہ)

- **فی حب مصر** تالیف: ڈاکٹر زاہد منیر عامر مترجم: ڈاکٹر اسامہ محمد ابراہیم شلبی

ضخامت: ۲۸۰ صفحات ناشر: شعبہ تالیف وترجمہ پنجاب یونیورسٹی لاہور

علمی وادبی حلقوں میں ڈاکٹر زاہد منیر عامر کا شمار ممتاز علمی وادبی شخصیات میں ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے انہیں بے شمار علمی وادبی صلاحیتوں سے نوازا ہے، آپ ایک نامور مصنف، صاحب طرز ادیب اور مایہ ناز شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ مصر کی معروف درسگاہ جامعۃ الازہر میں اردو اور مطالعہ پاکستان کے

استاد بھی رہ چکے ہیں اور اب ادارہ زبان و ادبیات اردو پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ڈائریکٹر ہیں، آپ دوراں طالبعلمی سے اب تک لکھ رہے ہیں، اب تک شعری مجموعوں کے علاوہ تنقیدی، ادبی، تاریخی اور تہذیبی موضوعات پر آپ کی چالیس کتابیں ، چھ سو سے زائد مقالات اور کئی ممالک کے سفرنامے شائع ہو چکے ہیں۔زیر تبصرہ کتاب فی حب مصر اس سلسلہ کی ایک حسین کڑی ہے، یہ موصوف کے وہ مقالات ہیں جو انہوں نے مصر کے حوالے سے اردو کے مختلف مجلات میں لکھے ہیں، اس میں انہوں نے سفر مصر کے مشاہدات و تاثرات کو جمع کیا ہے، جامعہ ازہر کے لغت و ترجمہ کالج کے استاد ڈاکٹر اسامہ محمد ابراہیم شلبی نے عربی زبان میں اس کا بہترین انداز میں ترجمہ کیا ہے، اس مجموعہ میں انہوں نے چھ عنوانات کے تحت اپنے مشاہدات قلمبند کئے ہیں، جسمیں تاریخ وتہذیب، شعروادب، تعلیم وتعلم، مصری نوجوان، اقبال ومصر اور جامعۃ الازہر قابل ذکر ہیں۔ ہر مقالہ اپنے موضوع پر بہترین مشاہدات پر مشتمل ہے، عربی زبان سے آشنا اہل علم کیلئے یہ ایک قیمتی سوغات اور انمول تحفہ سے کم نہیں، اہل علم اسکا مطالعہ کرکے ایک اہل علم کے علمی وادبی مشاہدات وتاثرات سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

● **رموز انقلاب** مؤلف: مولانا وسیم اکرم قاسمی

ضخامت: ۱۵۲صفحات ناشر: حافظ عرفان اللہ فانی 03449796365

مولانا وسیم اکرم قاسمی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے طالب علم اور جمعیت طلباء اسلام ضلع کرک کے ذمہ دار ہیں، سکول و کالج کے زمانے سے جمعیت طلبا اسلام کے ساتھ وابستہ ہیں، انہوں نے ''رموز انقلاب'' کے نام سے جمعیت طلباء اسلام کے کارکنان کے لئے فکری، تربیتی اور مفید مضامین جمع کی ہیں۔ کتاب تین حصوں، خاتمہ، ضمیمہ پر مشتمل ہے، حصہ اول میں نظریاتی اور فکری جنگ کا تعارف ہے، دوسرا حصہ انقلاب کا تعارف، انقلاب کی ضرورت، انقلاب کے تقاضے، نصب العین تنظیم اور اہمیت، انقلاب اور وحدت فکر وعمل واضح طریقہ کار انقلاب اور جہد مسلسل، تیاری کے بعد اقدام انقلاب اور جہاد جیسے اہم عنوانات پر مشتمل ہے۔ تیسرے حصہ میں تنظیم کی اہمیت، جمعیت طلباء اسلام کیوں بنی؟ ضرورت واہمیت اور جمعیت طلباء اسلام کے اصول و امتیازی خصوصیات پر بحث ہے، خاتمہ میں جمعیت طلباء اسلام کے مونوگرام کو موضوع بحث بنایا گیا ہے، ضمیمہ جمعیت علمائے اسلام کے امیر حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ کے تاریخی خطاب (جو آپ نے جمعیت طلباء اسلام کے تربیتی کنونشن پشاور یونیورسٹی میں فرمایا تھا) پر مشتمل ہے۔ آخر میں مولانا خرم شہزاد کا مرتب کردہ مضمون ''جمعیت طلباء اسلام پاکستان اکابر جمعیت علماء اسلام کی نظر میں'' شامل کیا گیا ہے۔ کتاب جمعیت طلباء اسلام کے لئے کارکنوں کے لائحہ عمل ہے۔ جمعیت کے احباب اور دینی مدارس کے طلبہ کے لئے بھی مشعل راہ کا کام دے گی۔(مبصر: مولانا حبیب اللہ حقانی)